حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت سے مشرف ہونے
والے مشائخ چشتیہ کے خوابوں کا ایمان افروز مجموعہ

بزرگانِ چشتیہ کو خواب میں

زیارتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف

مولانا روح اللہ نقشبندی غفوری

پسند فرمودہ حضرت اقدس سید حشمت علی مدنی نور اللہ مرقدہ مجازِ صحبت حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

مکتبہ عمر فاروق

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت سے مشرّف ہونے والے
مشائخ چشتیہ کے خوابوں کا ایمان افروز مجموعہ

بزرگانِ چشتیہ کو خواب میں زیارتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف

مولانا محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

پسند فرمودہ

حضرت اقدس سید حشمت علی مدنی نور اللہ مرقدہٗ

مجاز صحبت

حکیم الامّت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

تقریظ

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی دامت برکاتھم
فاضل دارالعلوم دیوبند
(تلمیذ...... شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ)

ناشر

مکتبہ عمر فاروق رض شاہ فیصل کالونی نمبر ۴، کراچی نمبر ۲۵

نامِ کتاب .... بزرگان چشتیہ کو خواب میں زیارتِ نبی ﷺ

مؤلف .... مولانا محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

ناشر .... مکتبہ عمر فاروقؓ شاہ فیصل کالونی نمبر ۴، کراچی نمبر ۲۵

فون نمبر 021.4594144

اشاعتِ اوّل .... اگست ۲۰۰۸

ضخامت 216

قیمت ....?

قارئین کی خدمت میں

کتاب ہذا کی تیاری میں تصحیحِ کتابت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے، تاہم اگر پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو التماس ہے کہ ضرور مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں ان اغلاط کا تدارک کیا جا سکے۔

۔جزاء کم اللہ تعالیٰ جزاءً جمیلاً جزیلاً۔

فہرست

☆ .... ☆ .... ☆ .... ☆ .... ☆ .... ☆ .... ☆

انتساب

بندۂ ناچیز اپنی اس حقیر سی سعی کو انتساب کی صورت میں مندرجہ ذیل

مردِ مومن، تاج الفحول الکاملین، قدوۃ المشائخ والسالکین، پیشوائے سالکین،

اکمل الکملاء، طرز الاولیاء سرتاپا کمال، امام عرفاں

حضرت مولانا عبدالحق العباسی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

اور

رئیس المتوکلین، یگانہ جہاں ومقتدائے زماں، زاہد زمانہ، عابد یگانہ
مرقع انوار، ہادیٔ طریقت

حضرت مولانا عبدالرزاق العباسی نور اللہ مرقدہ

کے نام منسوب کرتا ہوں۔

خاکپائے اہل اللہ اور خانقاہ غفوریہ حقانیہ نقشبندیہ کا ایک ادنی خادم

محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

پسند فرمودہ

ولی کامل، حضرت اقدس سید حشمت علی مدنی نوراللہ مرقدہٗ
مجاز صحبت
حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام علی من لا نبی بعده وعلی آله واصحابه اجمعین .

صاحب تصنیف ان رویائے صادقہ کو جمع کر کے اور بکھرے ہوئے جواہر ریزوں کو یکجا کر کے منظر عام پر لائے ہیں جو ابھی تک مخفی خزانہ میں محفوظ تھے۔ میں اپنا ایک خوشگوار فریضہ سمجھتا ہوں کہ امت مسلمہ کو ان کے مطالعہ کی طرف متوجہ کردوں جن کے مطالعہ سے عجیب روحانی مسرت محسوس ہوتی ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب بنام ''بزرگان چشتیہ کوخواب میں زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم'' اس عظیم خدمت کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

''اور اللہ تعالیٰ مؤلف ہذا کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور روحانی فیوض وبرکات سے نوازے۔

وبجاه النبی الکریم صلوات الله وسلامه علیه وعلی آله واصحابه اجمعین

حشمت علی عفی عنہ

۲۱۔۸۔۱۴۲۴ھ

تقریظ

شیخ التفسیر والحدیث فقیہ العصر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی دامت برکاتھم

فاضل دارالعلوم دیوبند

(تلمیذ......شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہ)

(بانی ومہتمم مدرسہ عربیہ نجم المدارس کلاچی، ڈیرہ اسماعیل خان)

بخدمت برادر محترم ومکرم جناب گرامی قدر حضرت مولانا محمد روح اللہ نقشبندی غفوری صاحب زادت معالیکم وبورکت ایامکم ولیالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی جناب سے عجیب وغریب تحائف مبارکہ اور ہدایائے مضاعفہ بصورت کتب قیمہ مل کر نہ صرف بہت ہی خوشی اور مسرّت قلبیہ حاصل ہوتی ہے اور دل سے آپ کیلئے دعائے خیر وبرکت نکلتی ہے بلکہ آپ کا یہ عجیب وغریب ذوق وشوق قابل صدرشک بن جاتا ہے کہ گویا آپ ہمہ وقت اکابر اولیاء اللہ کے ساتھ ہی رہ رہے ہیں جبکہ انہیں یاتو رحمۃ للعلمین علیہ وعلٰے الہ واصحابہ واتباعہ الف الف صلوۃ المصلین وافضل تسلیمات المسلمین کی خواب میں زیارت ہورہی ہے جیسا کہ ''بزرگان چشتیہ کوخواب میں زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم'' کتاب سے ظاہر ہے، یا پھر اس نے حیات مستعارہ آخری مبارک ساعات ہیں جوانہیں جنات النعیم میں داخلہ کی دعوت دے رہی ہیں بہر حال آپ کا یہ ذوق وشوق ہم جیسے غافلین کو بھی خدا کرے جگانے کا ذریعہ بن جائے، آمین

آپ کی ہر تالیف گویا بزبان حال ہم سے یہ اپیل کرتی ہے کہ

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سایہ تلے
(کیونکہ) حشر تک سونا پڑے گا خاک کے سایہ تلے

آمین آمین ویرحم اللہ عبدا قال آمینا .

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۰۸/۵/۲۳

ابتدائی باتیں

خواب کی حقیقت اسلام میں

جس طرح آج دین کی اکثر حقیقتوں سے انکار یا ان کا استخفاف محض اس لئے کیا جارہا ہے کہ وہ سمجھ میں نہیں آتی ہیں، اسی طرح نیک خوابوں کا بھی انکار کیا جارہا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب میں اس کا اجمالی ثبوت کتاب اللہ اور حدیث سے پیش کردیا جائے تاکہ منصف مزاج بھائی اس حقیقت کو سمجھ سکیں۔

قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے:۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ٥
الذین امنوا وکانوا یتقون ٥ لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا
وفی الاخرۃ لا تبدیل لکلمات اللہ ذالک ھو الفوز العظیم ٥

(سورۃ یونس۔نمبر ۶۲ تا ۶۴)

یادرکھو اللہ والوں پر نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمناک ہوں گے وہ اللہ والے جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہوئے ان کے لئے اس دنیاوی زندگی میں بھی بشارت ہے (نیک خواب) اور قیامت میں بھی بہتری ہے اللہ تعالیٰ کے کلموں کو کوئی بدل نہیں سکتا ہے سب سے بڑی کامیابی ہے۔

اس بشارت سے مراد امام الانبیاء جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی میں یہ ہے:۔

ھی الرّءیا الصالحۃ یراھا المسلم اوتری لہ .

بشریٰ سے مراد وہ بہترین خواب ہے جو کسی مسلمان کو آئے یا اس کے بارے میں کسی دوسرے کو آئے۔

ایک دوسری حدیث میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب کے متعلق ارشاد فرمایا کہ بہتر خواب نبوت کا ۴۶واں حصہ ہے، بعض روایات میں اس سے زیادہ اور کم تعداد بھی آئی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ وہ خواب دیکھنے والے کے اعتبار سے ہے،

خواب نبوت کا ۴۶/۱ حصہ کیوں ہے؟ اس کے متعلق علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ شارح صحیح مسلم نے فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ۲۳ سال تک وحی آتی رہی، اعطاء نبوت سے پہلے چھ ماہ سچی خوابوں کے ذریعہ القا ہوتا رہا چنانچہ چھ ماہ کا عرصہ ۲۳ سال کا ۴۶ واں حصہ ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری روایت میں ارشاد فرمایا کہ نبوت تو اب ختم ہو چکی ہے مگر رویائے صادقہ باقی ہیں اور رہیں گی۔

رؤیائے صادقہ معتزلہ کے ہاں

یہ مسئلہ تمام اہل اسلام کے ہاں اجماعی مسئلہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہیں اور اپنے بعض بندوں کو سچی خوابیں دکھاتے ہیں، علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:۔

والذین ذکر عنهم انکار کرامات الاولیاء من المعتزلة وغیرهم کابی اسحاق اسفرائنی وابی محمد ابن ابی زید وکما ذکر ذلک ابومحمد بن حزم لا ینکرون الدعوت المجابة ولاینکرون الرویاالصادقة فان هذامتفق علیه بین المسلمین وهوان الله تعالیٰ قد یخص بعض عباده باجابة دعائه اکثرمن بعض ویخص بعضهم لمایریه من المبشرات.

(کتاب النبوات از ابن تیمیہ، ص ۲۶۷)

وہ لوگ جو کرامات اولیاء اللہ کے منکر ہیں جیسا کہ ابواسحٰق وغیرہ معتزلہ ان کے ہاں بھی دعاؤں کا قبول ہونا اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو سچی خوابوں کا آنا درست ہے یہ مسئلہ سب مسلمانوں میں اجماعی اور اتفاقی طور سے صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کی دعاؤں کو دوسروں سے زیادہ قبول کرتا ہے۔ اور بعض بندوں کو یہ شرف خصوصی بخشتا ہے کہ ان کو سچی خوابوں سے نوازتا ہے۔

خود جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی خواب کو سن کر نہ صرف

درست فرمایا بلکہ ان سے شرح محمدی کا ایک عظیم رکن ثابت فرمایا، جواذان تمام روئے زمین کے مسلمان دن میں پانچ مرتبہ دیتے ہیں اور یہ اذان دین کا ایک بہت بڑا اشعار ہے اس کا ثبوت قرآنی آیات سے نہیں بلکہ زمانہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں گیارہ صحابہ کرام کو خواب میں یہ کلمات بتائے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تسلیم فرما کر حکم اذان ارشاد فرمایا جیسا کہ صحیح احادیث میں ہے:۔

ابو حنیفة عن علقمة بن مرثد عن ابی بریدة عن ابیه ان رجلا من الانصار مربرسول الله صلی الله علیه وسلم فراه حزینا وکان الرجل ذاطعام یجتمع الیه فانطلق خزینالمارای من حزن رسول الله صلی الله علیه وسلم فترک طعامه وما کان یجتمع الیه ومسجدهٔ یصلی فبینما هو کذلک اذا نعس فاتاه اتٍ فی النوم الحدیث بطوله.

انصار میں سے ایک آدمی کا گذر امام الانبیاء سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہوا تو آپ کو غمگین پایا یہ آدمی بڑا کھانا کھلانے والا تھا اس کے ہاں بڑا مجمع رہا کرتا تھا مگر وہ یہاں سے جا کر سارے کاموں کو چھوڑ کر اپنی نماز کی جگہ میں علیحدہ ہو کر نماز پڑھنے لگا، نماز پڑھتے پڑھتے اسے اونگھ آ گئی تو خواب میں ایک آدمی نے آ کر اذان کے یہ کلمات سکھا دیئے۔

اسی طرح ابوداؤد میں عبداللہ بن زید عن ابیہ سے نیند میں اذان کے القاء کا قصہ موجود ہے، اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خواب میں اذان کا طریقہ اور الفاظ القاء کئے گئے جس کو طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے، جب حضرت عمر فارق رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ بھی گھر سے فوراً حاضر خدمت نبوت کبریٰ ہوئے اور عرض کیا کہ اس خدا کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا رسول بنا کر بھیجا میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا جس طرح زید نے دیکھا ہے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فللّٰہ الحمد۔

سنن ترمذی اور صحیح ابن حبان میں بھی یہ واقعات صحیح موجود ہیں جن کو فقہ حنفی کی

مشہور مستند کتاب ''الجواھر المنیفه'' جلد اول ص ۵۵ تا ۵۷ میں نقل کیا ہے۔

بلکہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ اکثر اوقات صبح کی نماز کے بعد حاضرین سے پوچھتے کہ کسی نے رات کو خواب دیکھا ہے؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خواب کی تعبیر بھی فرماتے تھے۔

جیسا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ خواب دربار پرانوار میں پیش کیا کہ میں ایک پودے کے سائے میں بیٹھا ہوا ہوں اور میرے پاس دوات اور کاغذ بھی ہے اور میں سورہ ص لکھ رہا ہوں، جب میں سجدہ والی آیت پر پہنچا تو دوات، کاغذ اور اس پودے نے بھی سجدہ کیا اور سجدہ میں یہ کہہ رہی ہیں یا اللہ! اس کی برکت سے گناہوں کا بوجھ اتار دے اور اس کا شکر محفوظ فرمالے اور اجر زیادہ فرمادے، اس کے بعد وہ اپنی اصلی حالت پر آگئیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب سن کر فرمایا تو نے بہترین بات دیکھی اور بہتر ہوگی تیری نیند، اور تیری آنکھ نے بہتر نیند کی، یہ اس نبی علیہ السلام کی توبہ ہے جس کی تلاوت پر اس نے مغفرت کا انتظار کیا ہم بھی اس مغفرت کی امید رکھتے ہیں۔

(عمل الیوم واللیلہ ص ۲۴۷)

حضرت ابوخزیمة رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ نبی رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر سجدہ کر رہے ہیں، جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ خواب پیش کی تو آپ نے لیٹ کر فرمایا اپنی خواب کو سچا کرلے، تو ابوخزیمہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی نورانی پیشانی پر سجدہ کرنے کی سعادت حاصل کی آج بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سعادتمندوں کی راہ نمائی فرماتے ہیں، یہاں صرف ایک واقعہ درج کیا جاتا ہے جسے سابق والی کابل امیر عبدالرحمٰن مرحوم نے اپنی خودنوشت سوانح حیات میں لکھا ہے۔

(مشکوۃ شریف کتاب الرؤیا)

''کہ مجھے ایک بادشاہ کے حضور پیش کیا گیا جس کے دائیں بائیں چار خوبصورت اور وجیہہ حضرات بیٹھے ہوئے ہیں، مجھ سے پہلے ایک شخص پیش ہوا جس نے یہ کہا کہ اگر مجھے بادشاہ بنایا گیا تو میں تمام مذاہب کی عبادت گاہوں کو گرا کر مساجد بنادوں گا، اس پر اسے باہر نکال دیا گیا جب

میں حاضر ہوا تو مجھ سے بھی یہی سوال ہوا تو میں نے کہا میں انصاف کروں گا اور سارے بتوں کو توڑ دوں گا اور کلمہ طیبہ کو سر بلند کروں گا، میری درخواست کو منظور کرلیا گیا اور مجھے امیر افغانستان ہونے کا یقین ہو گیا، مجھے بتایا گیا کہ جس شہنشاہ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے وہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان کے دائیں بائیں حاضر حضرات ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہما ہیں چنانچہ امیر افغانستان عبدالرحمٰن مرحوم نے افغانستان پر ۱۸۸۰ء تا ۱۹۰۱ء حکومت کی۔

سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا ایک واقعہ

قال عبد الواحد بن آدم الطواویسی رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ جماعۃ من اصحابہ فسلمت علیہ فرد علی السلام فقلت ما وقوفک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انتظر محمد بن اسمعیل البخاری فلما کان بعد ایام بلغنی موتہ فی الساعۃ التی رایت رسول اللہ علیہ وسلم. (طبقات کبریٰ از سبکی، ج ۲، ص ۱۴)

عبدالواحد بن آدم کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات (شب عید الفطر) سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کے ساتھ کھڑا ہوا دیکھا تو دربار عالی میں سلام عرض کیا جس کا سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا میں نے وہاں قیام فرمانے کی وجہ پوچھی تو ارشاد فرمایا کہ میں محمد بن اسماعیل بخاری کا انتظار کر رہا ہوں، چند دنوں کے بعد مجھے یہ اطلاع ملی کہ اسی وقت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تھا جس وقت میں زیارت سے مشرف ہوا تھا۔

(ف) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سمرقند کے قریب خارتنگ نامی قصبہ میں ۲۵۶ھ کو عید الفطر کی رات کو ہوئی اور اسی قصبہ میں عید کے دن لاکھوں مسلمانوں نے

آپ کی نماز جنازہ کی سعادت حاصل کی اور وہیں آپ کا مزار پرانوار ہے۔

دُرِّثمین یعنی حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خوابی چہل حدیث

(نوٹ)......حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیم وتعلم کا ایک ذریعہ خواب کو بھی قرار دیا ہے جس پر اپنی مشہور کتاب ''الفوز الکبیر'' میں مدلل بحث فرمائی ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بالمشافہ اور عالم خواب میں احادیث سنیں بعض کی اصلاح فرمائی جن کو رسالہ کی صورت میں مرتب فرمایا اور اس کا نام دُرِّثمین رکھا یہ اصل رسالہ ١٣٠٨ھ کو حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی کے نواسے مولوی ظہیر الدین عرف سید احمد نے مدرسہ عزیزیہ سے شائع کیا تھا آج بھی کتب خانوں میں یہ رسالہ موجود ہے، اس میں تین قسم کی سندیں ہیں:۔

(١)......جن میں شاہ صاحب اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی واسطہ نہیں۔

(٢)......جن میں ایک واسطہ ہے۔

(٣)......جن میں ایک واسطہ سے زیادہ واسطے ہیں۔

اس رسالہ کا ترجمہ اردو بان میں مولانا عاشق الٰہی صاحب بلند شہری نوراللہ مرقدہ نے کیا تبرکاً ایک حدیث کو درج کیا جاتا ہے:۔

''شاہ صاحب بالسند شیخ محمد بن الرحمٰن شارح مختصر الخلیل کا قصہ بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم شیخ عارف باللہ تعالیٰ عبدالمعطی تونسی کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے چلے جب روضہ شریف کے قریب پہنچے تو شیخ عبدالمعطی کو دیکھا کہ چند قدم چلتے پھر کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کچھ ایسا کلام کیا جس کو ہم نہ سمجھے جب ہم واپس ہوئے تو ان سے دریافت کیا کہ آپ بار بار کیوں کھڑے ہوتے تھے؟

جواب میں فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے حاضری کی اجازت چاہتا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تو میں کچھ آگے بڑھ کر رک جاتا تھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا، میں نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم امام بخاری جو کچھ اپنی صحیح (بخاری میں) آپ سے روایت کرتے ہیں کیا وہ سب صحیح ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحیح ہے، میں نے عرض کیا صحیح بخاری کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے روایت کرو۔‘‘

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ عبدالمعطی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ محمد بن خطاب کو روایت بخاری کی اجازت دی اور اسی طرح ہر استاد نے اپنے شاگرد کو اجازت دی سید احمد بن عبدالقادر نے شیخ نخلی کو اسی سند سے روایت کرنے کی اجازت دی سید احمد بن عبدالقادر نے شیخ ابو طاہر کو اجازت دی اور انہوں نے مجھے اجازت دی (اس کے بعد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ) میں نے اس حدیث شریف کو شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ صاحب دہلوی کے ہاتھ سے لکھا ہوا دیکھا ہے اس میں صحیح بخاری کے ساتھ صحیح مسلم کا بھی ذکر ہے یعنی صحیح بخاری و صحیح مسلم دونوں کی اجازت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کی‘‘۔

(ف نمبرا) یہ کتاب درثمین اور فیوض الحرمین اکابر اہل سنت والجماعت (دیوبند) کے ہاں معتبر اور مستند ہیں، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے حوالہ جات کو نقل فرمایا ہے۔

(حاشیہ کوکب دری جلد دوم ص ۲۱۱)

(ف نمبر۲) حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہٗ نہ صرف برصغیر کے محسن عظیم ہیں بلکہ آپ کی علمی اور روحانی برکات کا دائرہ تمام ممالک اسلامیہ تک وسیع ہے، آپ نے سب سے پہلے قرآن حکیم کا فارسی زبان میں ترجمہ فرمایا، موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی دو شرحیں لکھیں اور ’’حجۃ اللہ البالغہ‘‘ جیسی پر از حکمت اسلامیہ کتاب تحریر فرمائی۔

حجۃ اللہ فی الارض الامام الشاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مشاہدات

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جن کے متعلق حضرت مرزا مظہر جان جاناں دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تاثر بالفاظ قطب عالم حضرت مدنی قدس سرہ العزیز یہ ہے کہ:۔

''مجھ کو اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کی سیر مثل کف دست کرائی میں نے اپنے زمانے میں شاہ ولی اللہ جیسا کوئی نہیں دیکھا''۔ (الفرقان ولی اللہ نمبر)

یہی حضرت ولی اللہ فرماتے ہیں مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے یہ نعمت بھی عطا فرمائی کہ مجھے توفیق دی حج بیت اللہ اور زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ١١٤٣ھ حج میں اور اس سے بڑی نعمت ملی کہ میرا حج مشاہدہ کے ساتھ ہوا اور معرفت کے ساتھ۔

(مقدمہ فیوض الحرمین)

اس کی تفصیل اپنے مشاہدہ نہم میں فرماتے ہیں:۔

''اور میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر امور میں اسی صورت میں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھے بار بار باوجودیکہ میری کمال آرزو تھی کہ روحانیت میں دیکھوں جسمانیت میں نہ دیکھوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ کو دریافت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے روح کو صورت جسم میں کرنا اور یہی بات جو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انبیاء کرام علیہم السلام نہیں مرتے اور نماز پڑھا کرتے ہیں اپنی قبور میں اور وہ زندہ ہیں اور جو جو فرمایا ہے اور جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا تب ہی مجھ سے خوش ہوئے اور انشراح فرمایا اور ظاہر ہوئے اور یہ اس واسطے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں'' (فیوض الحرمین)

یہی وجہ ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ اپنے تمام علوم کو دربار سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ترتیب یافتہ تسلیم کرتے ہیں جیسا کہ فرمایا:۔

''مجھ کو سالک بنایا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

تربیت فرمائی پس میں اویسی ہوں اور شاگرد ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بلا کسی واسطہ کے'' (مشاہدہ نمبر ۱۷)

(ف) ''فیوض الحرمین'' اکابر علمائے اہل سنت والجماعت (دیوبند) کے ہاں مستند اور معتبر کتاب ہے، جیسا کہ قطب الارشاد والتکوین حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ نے حج بیت اللہ سے پہلے زیارت مدینہ منورہ کرنے کا مشورہ دیا اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ''فیوض الحرمین'' کا مطالعہ بھی کرڈالئے۔ (مکاتیب ج ۱ ص ۱۲۹)

(سوال)......اگر یہ مان لیا جائے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب اور بیداری میں ہوسکتی ہے تو اس سے بہت سے مفاسد کا دروازہ کھلنے کا امکان ہے، مثلاً کوئی فاسق فاجر یہ کہہ دے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا ہے کہ تم نماز نہ پڑھو تو اب اس کا کیا جواب ہوگا؟

(جواب)......جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خداوندکریم کے مقرب خاص ہیں وہ تو نیند میں بھی نہ کوئی غیر موزوں فعل فرماسکتے ہیں اور نہ اس کا حکم فرماتے ہیں، صحیح احادیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دو بھائیوں کو دیکھا ان میں سے چھوٹے کو مسواک دینے کا ارادہ ظاہر فرمایا تو ان کو فرمایا گیا کبر یعنی بڑے بھائی کو مسواک دے۔

یہ حدیث بخاری میں موجود ہے چہ جائیکہ وہ خود کسی کو غیر مشروع بات یا کام کا حکم ارشاد فرمادیں اس لئے ایسے آدمی کی بات کو تسلیم نہ کیا جائے گا بلکہ یہ اس کی سمجھ اور یادداشت کا قصور ہوگا۔

جیسا کہ محدث کبیر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے مندرجہ ذیل حکایت نقل فرمائی ہے۔

''شیخ علی متقی صاحب ''کنز العمال'' (م ۹۷۵ھ) کے زمانہ میں ایک آدمی نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے فرمارہے ہیں اشرب الخمر (شراب پیا کر) یہ خواب اس نے علی متقی کے سامنے پیش کردیا، حضرت شیخ نے جواب میں فرمایا

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دراصل یوں فرمایا ہے ''لا تشرب الخمر'' (شراب نہ پیا کر) مگر تجھے یہ خواب نیند کی وجہ سے یاد نہ رہا جیسا کہ دن میں بھی انسان بھول جاتا ہے، کیا تو شراب پیتا ہے؟ اس نے کہا ہاں میں شراب پیتا ہوں، تو شیخ نے فرمایا کہ تجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے'' (فیض الباری جلد ۱ ص ۲۰۳)

نیز شرعی احکام کے لئے تو جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا مجموعہ ہے اس لئے انہی پر عمل کیا جائے اور انہی کے مطابق تعبیر کی جائے گی۔

(سوال)...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک مخصوص طور پر کسی کو پورا یاد نہیں رہتا اس لئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کسی دوسری صورت میں ہو تو اس کو کس طرح سمجھا جائے گا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔

(جواب)...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مختلف اور متعدد صورتوں میں رونق افروز ہوتے ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ''محمد'' صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یا دوسرے قرائن سے اس کا علم ہو گیا تو بس وہ آپ ہی ہیں۔

گیارہویں صدی ہجری کے محدث وشارح حدیث ملا علی قاری قدس سرہ العزیز نے فرمایا:۔

''صحیح بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کسی حالت میں بھی باطل اور غلط نہیں ہو سکتی اگر چہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اصلی شکل انور کے بغیر کسی دوسری صورت میں نظر آویں اس لئے یہ شکل بھی منجانب اللہ بنائی جاتی ہے'' (جمع الوسائل جلد نمبر ۲ ص ۲۹۸)

اور وہ انسان خوش نصیب ہے جس کی شکل میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ظہور فرمادیں اس لئے کہ اس انسان کو بھی مٹی نہ کھا سکے گی۔

چنانچہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ:۔

''ان کے والد ماجد ان کے جد امجد کے ۲۱ برس بعد فوت ہوئے، دفن کے بعد کچھ ایسا واقعہ ہوا کہ ان کے دادا صاحب ظاہر ہو گئے سب نے دیکھا

کہ آپ کا جسم اسی طرح صحیح سلامت ہے امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت چاہتا ہو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مدرسہ سیوفیہ میں شیخ نورالدین شوقی کے ہاں کر سکتا ہے، چنانچہ میں وہاں گیا تو میں نے مدرسہ کے پہلے دروازے پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے پر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو اور تیسرے پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کھڑا پایا، میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کمرہ میں تخت پر جلوہ افروز ہیں، میں نے جو جا کر دیکھا تو اس جگہ شیخ نورالدین کو بیٹھے ہوئے پایا ان سے میں نے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں تو وہ ہنس پڑے میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتا رہا تو جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور مجھ کو شیخ نورالدین میں ظاہر ہوا، پیشانی سے لے کر پاؤں کی انگلی تک نور ہی نور بن گیا اور شیخ کا اپنا چہرہ چھپ گیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔ جب صبح نیند سے بیدار ہوا تو یہ خواب نورالدین شوقی کے سامنے بیان کیا آپ نے بے حد مسرت کا اظہار کیا اور یہ فرمایا کہ اگر آپ کی یہ خواب درست ہے تو میرا بدن میری موت کے بعد بھی نہ گلے گا، چنانچہ شیخ کی وفات کے ۳۱ برس بعد ان کی لاش کو دیکھا گیا تو اسی طرح صحیح وسلامت تھی"۔

(الیواقیت والجواہر ج ۲ ص ۱۳۶)

یہ عقیدہ واقعات کی روشنی میں

اگر چہ یہ عقیدہ تواتر سے ثابت ہے اور اس کی کئی مثالیں اور تاریخی واقعات موجود ہیں مگر رسالہ کے اختصار کے پیش نظر چند واقعات درج کئے جاتے ہیں:۔

(۱)...... دسویں صدی ہجری کے مجدد علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا

ہے کہ ان کے پاس ایک فریادی آیا اور اس نے درخواست کی کہ آپ سلطان قایتبائی خان کے پاس جا کر میری سفارش کریں آپ نے اس کو جواب میں کہا کہ اے میرے بھائی میں پچھتر دفعہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے جاگتے اور نیند کی حالت میں بھی مشرف ہو چکا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض احادیث کی صحت کے متعلق پوچھ چکا ہوں، مجھے یہ خدشہ ہے کہ اگر میں آپ کے ساتھ سلطان کے پاس سفارشی ہو کر چلا جاؤں تو اس سے ہوسکتا ہے کہ زیارت پھر مجھے نصیب نہ ہو میں اس شرف اور بزرگی کو جو زیارت سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے کو حاصل ہے اس شرف سلطانی پر ترجیح دیتا ہوں۔ (سعادت الدارین ص ۴۳۷)

(۲)......امام ابوالحسن اشعری کا پہلا مسلک اعتزال تھا آپ کو تین دفعہ خواب میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اشعری کو فرمایا کہ اے ابوالحسن میری احادیث کی تائید کرو اس لئے کہ وہ صحیح ہیں چنانچہ ابوالحسن اشعری نے احادیث کا مطالعہ شروع کر دیا اور بالآخر اعتزال سے تائب ہو کر اہل سنت کا مسلک اختیار فرمایا۔

(طبقات کبریٰ ج۱)

(۳)......نویں صدی ہجری کے مفسر قرآن عزیز شیخ علاؤالدین بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کو کہ چھوٹی عمر میں تالیف اور تصنیف کا کام کرنے کی وجہ سے مصنفک (چھوٹا مصنف) کے نام سے مشہور ہیں، انہوں نے مصابیح کی شرح لکھی اور یہ فرمایا کہ یہ شرح میں نے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے لکھی ہے۔ آپ سلطان روم کے ہاں بڑے معزز سمجھے جاتے تھے، ۸۷۵ھ میں وفات پائی اور قسطنطنیہ میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے احاطہ میں دفن ہوئے۔ (تذکرۃ المفسرین ص ۱۴۳)

علامہ نورالدین سمہودی م ۹۱۱ھ (جنہوں نے مدینہ منورہ کے حالات پر مفصل اور محققانہ تبصرہ فرمایا ہے اور جن کی تصویب اور توثیق خاتم المحدثین بخاری ہند علامہ سید محمد انور شاہ صاحب نے بھی فرمائی ہے) نے کئی واقعات نقل فرمائے ہیں جن میں سے چند درج کئے جاتے ہیں۔

(۴)......ابن الجلاء کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں مدینہ منورہ آیا اور سخت بھوک لگی تو

قبر انور کے پاس آکر درخواست کی کہ حضرت شہنشاہ کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مہمان حاضر ہے اتنے میں مجھ کو نیند آئی خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک چپاتی عنایت فرمائی ہے جو میں نے کھانی شروع کردی ابھی آدھی کھا چکا تھا کہ میں نیند سے بیدار ہوگیا جب میں جاگا تو اپنے ہاتھ میں آدھی روٹی کو موجود پایا۔

(۵) ......ابوالخیر اقطع کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ گیا پانچ دن تک بھوکا رہا آخر پانچ یوم کے بعد دربار سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھ کر کہا کہ حضرت میں تو جناب کا مہمان ہوں یہ کہہ کر قبر انور کے پیچھے سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ دائیں ابوبکر رضی اللہ عنہ بائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی تھے انہوں نے مجھے ہلاتے ہوئے فرمایا کہ اٹھ جناب سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں، چنانچہ میں اٹھا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک چپاتی دی جو میں نے کھالی ابھی آدھی کھائی تھی کہ جاگ پڑا اٹھا تو میرے ہاتھ میں چپاتی موجود تھی۔

(۶)......محمد ابن ابی زرعہ شیرازی کا بیان ہے کہ میں اپنے باپ اور عبد اللہ ابن حفیف کے ساتھ مکہ مکرمہ گیا ہم سخت مفلس اور قلاش ہو گئے جب مدینہ منورہ پہنچے تو میں نے اپنے والد ماجد سے بھوک کی شکایت کی چونکہ میں ابھی بچہ تھا اس لئے میری بھوک سے سخت بیتابی دیکھ کر میرے والد ماجد دربار سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں مراقب ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت ہم سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں، تھوڑی دیر کے بعد میرے باپ نے مراقبہ سے سر اٹھایا تو میں نے دیکھا کہ میرے والد ماجد ہنس بھی رہے ہیں اور رو بھی رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ میں میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ میں کچھ نقدی دے دی ہے یہ کہہ کر میرے باپ نے مٹھی کھولی تو اس میں روپے موجود تھے اللہ کریم نے ان میں اس قدر برکت ڈالی کہ جب ہم شیراز واپس لوٹے تو وہی ہمارا سرمایہ رہا۔

(۷)......علامہ نور الدین فرماتے ہیں کہ میں نے خود شیخ محمد ابن ابی امان سے سنا

کہ وہ فرماتے تھے کہ میں محراب فاطمہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ شریف مکہ بعد زیارت روضۂ اطہر کے واپس لوٹ کر آیا اور وہ بڑا ہشاش بشاش تھا روضۂ اطہر کے خادم شمس الدین صواب نے اس سے پوچھا کہ کیوں ہنس رہے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے دربار سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی بھوک کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دودھ کا ایک پیالہ پلایا جس کو میں نے خوب سیر ہو کر پیا اور وہ ابھی تک میرے منہ میں موجود ہے چنانچہ انہوں نے اپنی ہتھیلی پر تھوک ڈالا تو وہ دودھ تھا۔

اسی طرح بہت سی حکایات علامہ نورالدین نے ذکر فرمائی ہیں۔

(۸)..... قصیدہ بردہ جس کو عرف عام میں اسی نام سے پکارا جاتا ہے مگر اس کا صحیح نام جیسا کہ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ''بر الداء'' یعنی وہ قصیدہ جس کے پڑھنے سے بیماری سے شفاء ہوتی ہے، حضرت شیخ الہند کے والد ماجد مولانا ذوالفقار علی رحمۃ اللہ علیہ دیوبندی نے اس کی وجہ تالیف میں فرمایا ہے کہ:۔

> '' مصنف قصیدہ حضرت علامہ ابوعبداللہ شرف الدین محمد ابن سعید بوصیری نے فرمایا کہ مجھ پر فالج کا حملہ ہوا جس نے میرے بدن کے نچلے حصے کو بالکل شل کر دیا میں سخت معذور اور لاچار ہو گیا مجھے خواب میں یہ الہام کیا گیا کہ میں جناب سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ایک قصیدہ لکھوں اور اس کو دربار خداوندی میں اپنی بیماری سے شفاء کی درخواست کا وسیلہ بنا کر دعا کروں چنانچہ میں نے یہ قصیدہ لکھا اور سو گیا خواب میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو میرے بدن پر پھیرا میں اسی وقت تندرست ہو گیا جب میں خواب سے بیدار ہوا تو اپنے آپ کو بالکل تندرست پایا جبکہ میں صبح گھر سے نکلا تو مجھ کو فقیر منش بزرگ نے یہ کہا کہ میں آپ سے اس قصیدہ کو سننا چاہتا ہوں جو آپ نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں لکھا ہے میں نے کہا کہ میں نے تو بہت سے قصائد لکھے ہیں آپ کون سے قصیدہ کے متعلق

فرماتے ہیں؟ اس پر اس درویش نے فرمایا کہ وہ قصیدہ جس کا ابتدائی شعر یہ ہے۔ ع

امن تذکر جیران بذی سلم

مجھ کو یہ بات سن کر بڑا تعجب ہوا اس لئے کہ میں نے یہ قصیدہ کسی کو نہیں سنایا تھا اس درویش نے فرمایا کہ جب یہ قصیدہ پڑھا جا رہا تھا تو میں نے اس کو سنا اور میں نے دیکھا کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سرسبز ٹہنی کی طرح جھوم رہے تھے"۔ (عطر الوردہ ص ۳)

یہ بات اتنی مشہور ہے کہ تواتر تک پہنچ چکی ہے۔

(ف) دارالعلوم دیوبند کے نصاب میں قصیدہ "بـــــر اء الـــد اء" کا پڑھانا بھی داخل ہے مگر اس لحاظ سے نہیں کہ یہ ایک بلند پایہ علمی اور ادبی کتاب ہے اور اس کے پڑھنے سے عربی زبان اور عربی ادب میں مہارت پیدا ہو سکتی ہے بلکہ جیسا کہ شاہ محمد الیاس صاحب قدس سرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ:۔

"اس قصیدہ کا داخل نصاب فرمانا اس لئے ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت زیادہ ہو"۔ (ملفوظات)

(۹)...... شیخ الاسلام مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا ۲ مارچ ۱۹۵۲ء کو داہنا حصہ سن ہو گیا ،ڈاکٹروں نے تشخیص کی کہ یہ فالج کا اثر ہے آپ کو بڑا صدمہ اور تکلیف ہوئی دوسرے یوم آپ نے فرمایا کہ میں نے آج رات خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مجھ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے داہنے ہاتھ پر دعا پڑھی اور دم کیا اور فرمایا کہ حسین احمد تشویش کی کوئی بات نہیں ہم صرف تمہاری عیادت کو آئے ہیں چنانچہ حضرت بفضلہ تعالیٰ تندرست ہو گئے۔ (الصدیق بحوالہ مکتوبات شیخ الاسلام)

(۱۰)...... حضرت سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ صوفیائے امت اور اولیائے ملت میں سے گذرے ہیں ان کا واقعہ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں نقل کیا جاتا ہے۔

"وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک پر حاضر ہوئے اور شدت شوق میں یہ اشعار پڑھے"

فی حالة البعد روحی ارسلها
تقبل الارض و ھی نائبتی
فھذه دولة الاشباح قد حضرت
فامد دیمینک کی تخطی بھا شفتی

(ترجمہ) جب میں جناب سے دور تھا (وطن میں) تو اپنے روح کو بھیج دیتا تھا اور وہ اس پاکیزہ زمین کو چوم لیا کرتی تھی اب تو میں اپنے بدن کے ساتھ حاضر ہوں اس لئے از راہ کرم اپنا ہاتھ مبارک ظاہر فرمادیں تاکہ میرے ہونٹ بھی بوسہ لے کر شرف حاصل کرسکیں۔

فوراً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک مزار مبارک سے ظاہر ہوا اور انہوں نے دوڑ کر بوسہ دیا اور بے ہوش ہو گئے، اس وقت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے سورج بھی ماند ہو گیا تھا لکھا ہے کہ اس وقت نوے ہزار آدمیوں کا مجمع تھا جس میں بڑے بڑے قطب اور غوث ابدال اور بزرگ بھی موجود تھے۔

(بنیان المشید) (فضائل درود شریف وفضائل حج از شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۵۱)

(ف)......حضرت سید احمد رفاعی کبیر رحمۃ اللہ علیہ چھٹی صدی ہجری کے بڑے ولی ہوئے ہیں آپ نے تصوف میں ایک کتاب '' البرھان المو ئد '' لکھی ہے جس کا ترجمہ اردو میں مولانا ظفر احمد عثمانی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ ٹنڈ والہ یار نے حضرت حکیم الامۃ کے حکم سے فرمایا ہے حضرت تھانوی قدس سرہ العزیز نے فرمایا یہ کتاب اس قابل ہے کہ سالکین بطور ورد کے اس کا مطالعہ کریں اب دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب نوراللہ مرقدہٗ کے مقدمہ کے ساتھ شائع ہو رہی ہے۔

(دارالعلوم جون ۱۹۸۰ء)

(۱۱)......حضرت حاجی امداداللہ صاحب نوراللہ مرقدہٗ کے متعلق مولانا تھانوی نوراللہ مرقدہٗ نے فرمایا ہے کہ:

''بفضلہ تعالیٰ اس جوار پاک شہ لولاک میں پہنچے اور شرف جواب صلوٰۃ وسلام حضرت خیر الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے

مشرف ہوئے''۔(امداد المشتاق ص۱۲)

(۱۲)......حضرت مولانا قاضی سجاد حسین صاحب صدر المدرس مدرسہ عالیہ فتحپوری دہلی کا بیان ہے کہ ان سے:۔

''حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب مرحوم مفتی مالیر کوٹلہ نے بیان کیا کہ جب میں ایک بار مدینہ منورہ گیا تو مشائخ وقت سے یہ تذکرہ سنا کہ امسال روضۂ اطہر (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عجیب کرامات کا ظہور ہوا ہے ایک نوجوان نے جب بارگاہ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھا تو دربار رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے **وعلیکم السلام** کے پیارے الفاظ سے اس کو جواب ملا! سمجھے یہ ہندی نوجوان کون تھا؟ یہی تمہارے استاذ مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ''

(الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر)

(۱۳)......امام الحرمین فرماتے ہیں کہ میں فلاسفہ، معتزلہ، اہلسنت کے دلائل کو باہم برابر پایا اور حیران تھا کہ کس طرح رجوع کروں، سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا **علیک باعتقاد الصابونی** چنانچہ میں نے وہی مسلک اہل سنت اختیار کر لیا۔

(ف)...... یہ امام صابونی اسماعیل بن عبدالرحمٰن مشہور محدث اور مفسر ہیں جن کی وفات بروز جمعہ ۴/محرم ۴۴۹ھ کو ہوئی۔(بستان المحدثین فارسی ص۸۶)

(۱۴)......یحییٰ بن معین محدث جنہوں نے اپنے ہاتھ سے ایک لاکھ احادیث لکھیں ۲۳۳ھ کو مدینہ منورہ کی حاضری کے بعد مکہ مکرمہ جانے لگے پہلی ہی منزل پر روح اقدس سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے قُرب کو چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو، واپس مدینہ منورہ لوٹ آئے تین دن کے بعد رحلت فرما گئے۔

(۱۵)...... پانچویں صدی ہجری کے محقق عالم ابوالشکور السالمی نے فرمایا ہے:۔

''میں نے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی چمک سے میں صرف چہرہ اقدس کی

سفیدی ہی دیکھ سکا میں نے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو آدمی ہر جمعہ کو دو سیر غلہ یا دو درہم (مجھے پورا یاد نہیں) صدقہ دے گا اللہ تعالیٰ اس کے ماں باپ دونوں کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا"۔

اس خواب کو نقل کرنے کے بعد علامہ ابوالشکور السالمی نے فرمایا ہے کہ اس ارشاد میں بھی اس بات کی دلیل ہے کہ:۔

"قبر کا عذاب حق ہے اور زندہ لوگوں کے صدقات اور دعائیں مردوں کو نفع دیتی ہیں" (تمہید ابوالشکور السالمی ص ۱۵۹)

(۱۶)......حضرت عمر فارق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب قحط پڑا تو بلال بن الحارث صحابی رضی اللہ عنہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر حاضر ہوئے اور یوں عرض کیا:۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسق اللہ لا متک فانھم قد ھلکوا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کیلئے پانی کی درخواست فرمائیں آپ کی امت قحط سے ہلاک ہو چکی ہے۔

"تو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خواب میں آ کر فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو جا کر میرا سلام کہہ دے اور یہ بھی کہہ دے کہ بارش ہو جائے گی" چنانچہ جلد ہی بارش کا نزول ہوا۔

(فتح الباری شرح بخاری۔ رسائل کوثری ص ۳۸۱)

(۱۷)......دسویں صدی ہجری کے جلیل القدر عالم عبدالوہاب شعرانی نے کئی واقعات بیان فرمائے ہیں، اپنے متعلق ارشاد فرمایا کہ:۔

"اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات میں سے مجھ پر یہ بھی احسان اور انعام ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار عالی کا حاضر باش ہوں اکثر اوقات یوں ہوتا ہے کہ میرے درمیان اور روضۂ اقدس کے درمیان فاصلہ بہت ہی کم رہ جاتا ہے میں اپنے ہاتھ کو روضۂ اطہر پر پاتا ہوں اور اسی طرح محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کلام کرتا ہوں جس طرح اپنے پاس

بیٹھے ہوئے کے ساتھ بات کی جاتی ہے''

(المنن الکبری مطبوعہ مصر ص ۱۴۲)

علامہ ابن حجر عسقلانی نے نقل فرمایا ہے کہ:۔

(۱۸)......تونس کے ایک عالم باعمل جن کا نام ایمن ابوالبرکات بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد (چودہ پشت کے اجداد کا نام محمد ہی تھا) نے مدینہ منورہ میں کافی زمانہ گذارا جب وہاں سے جانے کا ارادہ کیا تو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا ''تونے کس طرح ہماری جدائی کو پسند کرلیا'' چنانچہ مدینہ منورہ سے جانے کا ارادہ ترک کر دیا اور اپنا نام عاشق النبی رکھا ۷۳۴ھ کو مدینہ منورہ ہی میں وصال فرمایا۔ (دررکامنہ ج ا ص ۴۳۱)

علامہ شوکانی نے مزید لکھا ہے کہ تونس کے والی نے آپ سے وطن آنے کی درخواست کی تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ اگر مجھے مشرق و مغرب کی حکومت بھی دی جائے تو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب نہ چھوڑوں گا۔ (البدر الطالع ج ا ص ۱۶۰)

(۱۹)......تیسری صدی ہجری میں والی مصر احمد بن طولون نے جب جامع مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو خواب میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کا قبلہ اپنے دست مبارک سے لکیر کھینچ کر بنایا اور حکم دیا کہ اسی پر قبلہ کا رخ رکھا جائے صبح کو احمد بن طولون بیدار ہوتے ہی جب اس جگہ پہنچا تو زمین پر اسی طرح خط کشیدہ پایا اسی پر عمارت بنائی جس پر ایک لاکھ بیس ہزار دینار خرچ آئے اور وہ مصر کی عظیم مسجد ہے۔ (حسن المحاضرہ فی اخبار مصر وقاہرہ ص ۱۸۱)

(۲۰)......مولانا حبیب اللہ پچاپوری کئی دفعہ مدینہ منورہ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل کی ایک طویل قصیدہ میں فرمایا۔

اتانی رسول اللہ فی عین یقظتی — وجالستی مستقبلا وھی قبلتی

(ترجمہ) سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت میں نے بیداری میں کی اور آپ نے مجھے اپنے قریب بٹھانے کا شرف بخشا۔

مولانا کا انتقال ۱۰۴۱ھ کو ہوا۔ (نزہۃ الخواطر، ج ۵ ص ۱۲۷)

(۲۰)...... تاریخ مدینہ منورہ کے مستند مرتب ''ابن النجار'' نے ابراہیم بن بشار رحمۃ اللہ علیہ سے بیان فرمایا ہے کہ میں حج کے بعد مدینہ منورہ آیا اور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو حجرہ مطہرہ کیا اندر سے آواز آئی'' وعلیک السلام ''اور ایسا ہی جواب اولیاء کرام اور صلحاء امّت کی ایک جماعت نے سنا ہے۔

(وفاً الوفاً، ج ۴، ص ۱۳۵۲)

(۲۲)...... علامہ بحر العلوم لکھنوی نے تاریخ کازرونی کے حوالہ سے مندرجہ ذیل واقعہ نقل فرمایا ہے کہ:۔

ایک کافر بدو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پر حاضر ہوا اور آتے ہی فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور ساتھ ہی قسم کھا کر یہ کہا کہ میں نے آج سے پہلے نہ اس سے مقدس اور بابرکت قبر کو دیکھا ہے اور نہ اس کی عظمت سنی ہے لیکن اس قبر عالی وقار کی عظمت اور محبت میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے ڈال دی ہے، پھر مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

مررت علی القبر الشریف محمد × فکلمنی والقبر غیر مکلم

وبالقبر آثار النبوۃ قائم × تصدع فیہ قلب کل مسلم

وان انا لم اعھدک یا سید الوری × فقبرک ینبئ ان فیہ مکرم

(ترجمہ)

(۱)...... میرا گذر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر ہوا تو قبر مبارک نے میرے ساتھ کلام کیا حالانکہ (عام طور پر) قبر بولا نہیں کرتی۔

(۲)...... آپ کی مزار سے نبوت کے آثار ایسے قائم ہیں جو ہر مسلمان کے دل میں اثر انداز ہوتے ہیں۔

(۳)...... اس سے پہلے اگر چہ میں جناب سے ناواقف تھا مگر جناب کی قبر نے مجھے اطلاع دی کہ میرا محبوب اس میں آرام فرما ہے۔ (ارکان اربعہ، ص ۲۸۰)

(۲۳)...... قراء سبعہ میں امام قراءت نافع مدنی بھی ہیں وہ جب تلاوت فرمایا کرتے

تھے تو ان کے منہ سے خوشبو آیا کرتی تھی جس کی وجہ یہ ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ان کے منہ میں قراءت فرمائی تھی، علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں فرمایا۔

فاما الكريم السر فی الطيب نافع
فذاک الذی اختیار المدینۃ منزلا

(شاطبی شعر ۲۵)

(۲۴)..... امام صنعانی ابن حسن فاروقی، آپ کی ولادت التمش کے زمانہ میں لاہور میں ہوئی طلب علم کے لئے حرمین شریفین گئے وہاں سے واپسی پر لاہور آئے تو التمش کی بیٹی رضیہ سلطانہ تخت نشین تھی جس کو آپ نے پسند نہ فرمایا اور پھر بغداد تشریف لے گئے مکہ مکرمہ میں ۹ شعبان ۶۵۰ھ کو وفات پائی آپ نے حدیث کی ایک کتاب لکھی جس کا نام مشارق الانوار ہے ہندوستان کے جلیل القدر عالم شیخ شمس الدین خواجگی کو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا خواب میں شرف حاصل ہوا آپ نے مشارق الانوار کی احادیث کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نے احادیث مشارق کلھا صحیحۃ مشارق کی سب احادیث صحیح ہیں۔ (نزہۃ الخواطر ج ۳، ۶۵)

(۲۵)..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر آخرت کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ فراق کے صدمہ کو برداشت نہ کرتے ہوئے مدینہ منورہ سے شام کے ایک قصبہ جابیہ میں قیام پذیر ہو گئے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتنی سنگدلی؟ کیا تو میری زیارت کے لئے نہیں آتا؟ بیدار ہوتے ہی رخت سر باندھا اور مدینہ منورہ حاضر ہو گئے دربار اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) میں صلوٰۃ وسلام پیش کیا لوگوں کو جب معلوم ہوا تو سب صحابہ کرام نے خصوصاً امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے اذان کہنے کا فرمایا آپ نے نماز کے وقت اسی جگہ کھڑے ہو کر اذان کہی جہاں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوا کرتے تھے، اللہ اکبر اللہ اکبر! سارا مدینہ منورہ کانپ گیا جب کلمہ شہادت پڑھا تو سارا مدینہ آہ و بکا کی لپیٹ میں آ گیا حتیٰ کہ پردہ نشین عورتیں پردہ سے باہر نکل آئیں اور یوں معلوم ہوا کہ

سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم روضہ اقدس سے باہر تشریف لے آئے ہیں، حضرت بلال رضی اللہ عنہ شدت فراق سے اذان بھی پوری نہ کر سکے۔ (وفاء الوفاء جلد ۳، ص ۳۵۶)

اسے محدث ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے پختہ سند کیساتھ روایت کیا ہے۔

(آثار السنن از شوق نیموی ص ۱۲۶)

آئمہ مجتہدین کی دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں قبولیّت

اکثر علماء کرام اور بزرگان دین کو دربار نبوب میں حاضر باشی کی سعادت حاصل رہی ہے اور وہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے بیداری اور جاگتے ہوئے بھی شرف حاصل کر لیتے تھے۔ ائمہ مجتہدین امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم کو یہ شرف بدرجہ کمال حاصل تھا (جس کی تفصیل کتب تاریخ میں موجود ہے) یہاں صرف ایک ایک واقعہ جس کا تعلق اس موضوع سے ہے اختصار کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔

(۲۶)......امام ابو حنیفہ رحمۃ للہ علیہ نے بچپن کی عمر میں جبکہ آپ مکتب میں پڑھ رہے تھے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کی اور اس خواب کو اپنے استاذ کے سامنے بیان فرمایا تو استاذ محترم نے فرمایا کہ:۔

''اگر واقعی تو نے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کی ہے تو تیرا قدم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر ثابت رہے گا اور تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی اشاعت کرے گا''

(تعبیر نامہ ابن سیرین صفحہ ۴۴)

(ف)......ولی کامل حضرت علی ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ:۔

''میں ملک شام میں حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف کے باب بنی شیبہ سے تشریف لا رہے ہیں اور

اپنی بغل مبارک میں ایک ایسے بوڑھے کو اٹھایا ہوا ہے جیسے بچوں کو اٹھایا جاتا ہے میں نے قدم مبارک کو بوسہ دیا اور دل میں یہ خیال گذرا کہ یہ کیسا خوش بخت اور عجیب بچہ ہے کہ قد چھوٹا اور داڑھی موجود ہے میرے اس خیال کو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نورانی فراست سے معلوم فرماتے ہوئے خود ہی ارشاد فرمایا کہ یہ خوش بخت بچہ تیرا اور تیرے علاقہ کے لوگوں کا امام ہے یعنی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ'' (کشف المحجوب فارسی ص۹۹، ۱۱۰)

(۲۷)...... ایک دفعہ امام شافعی نے خواب دیکھا کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ اس نوجوان (احمد بن حنبل) کو خوشخبری دو کہ عنقریب اسے اللہ کے دین کے بارے میں آزمائشوں سے گزرنا ہوگا اس سے کہا جائے گا کہ قرآن کو مخلوق کہو پھر اس کے انکار پر اسے سخت سزائیں دی جائیں گی اور ان ہی سزاؤں کی جزاء میں اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے ذکر کو عام کردے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے مصر سے یہ خواب لکھ کر اپنے شاگرد رشید ربیع کو دے کر امام احمد بن حنبل کے پاس بغداد بھیجا، اس بشارت کو پڑھ کر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور اپنے بدن سے ایک کپڑا اتار کر ربیع کو بطور انعام کے دے دیا (بحوالہ طبقات سبکی ج ا ص ۲۰۵)

(۲۸)......امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق دربار سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر گہرا اور مضبوط رہا ہے اس کے لئے مندرجہ ذیل شہادت کافی ہے:۔

''جب سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک زبان پر آتا تو چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا، مسجد نبوی میں شور وغل ناپسند فرماتے کہ یہ آستانہ نبوت سے گستاخی ہے کلام نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) اس وقت تک زبان پر نہ آتا جب تک وضو یا غسل فرما کر باادب بیٹھ نہ لیتے آپ کے اصطبل میں کثرت سے گھوڑے اور خچر تھے مگر کبھی مدینہ کی گلیوں میں سوار ہو کر نہ نکلے اور فرماتے کہ مجھے شرم آتی ہے کہ جو سرزمین قدوم نبوی سے مشرف ہوئی اس کو میں جانوروں کی سموں سے روندوں، کوئی شب ایسی نہ گذرتی جس میں عالم رویا

میں زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف حاصل نہ ہوتا''

(تذکرۃ المحدثین ج ۱ ص ۳۷)

(۲۹)......ذی الحجہ ۶۳ھ میں جو مشہور واقعہ ہوا جس کو واقعۃ الحرہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس واقعہ میں دس ہزار سے زیادہ اہل مدینہ شہید کر دیئے گئے اور مسجد نبوی بھی ان شامی بدبختوں سے محفوظ نہ رہ سکی لوگ گھروں میں نماز ادا کرتے تھے صرف ایک تابعی سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ مسجد نبوی میں رہے وہ فرماتے ہیں کہ:۔

''میں نے کئی راتیں مسجد نبوی میں اس طرح گذاریں کہ سوائے میرے کوئی بھی انسان مسجد میں عبادت کے لئے نہ آتا تھا جب شامی بدبخت مسجد میں بے ادبی کے لئے آتے تو مجھے دیکھ کر کہتے اس بوڑھے پاگل کو دیکھو، جب نماز کا وقت آتا تو روضہ اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اذان کی آواز آتی اور پھر اقامت بھی کہی جاتی میں اکیلے نماز ادا کر لیتا''

(وفاء الوفاء ج ۱ ص ۱۳۴)

(۳۰)......قصہ نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ:۔ مدینہ منورہ کے مستند مؤرخ علامہ نورالدین سمہودی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مرتبہ کتاب ''وفاء الوفاء'' میں تحریر فرمایا ہے کہ سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں سلطان نے تین رات نماز تہجد کے بعد لگاتار یہ دیکھا کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دو بدبخت انسانوں کی طرف اشارہ فرما کر یہ حکم دے رہے ہیں کہ مجھے ان دو بدبختوں سے بچائے سلطان نے تیسرے دن اپنے سعادتمند وزیر جمال الدین موصلی سے یہ واقعہ بیان کیا اس نے مشورہ دیا کہ یہاں اب بیٹھنا نہیں چاہئے بلکہ خفیہ طور پر فوراً مدینہ منورہ پہنچ کر اس صورتحال سے نمٹا جائے چنانچہ اپنے بیس خاص خدام اور کافی مال ساتھ لے کر سولہ دن سفر طے کر کے سلطان مدینہ منورہ پہنچا اور حکم دیا کہ سب اہل مدینہ آئیں تا کہ ان کو انعام دیا جائے سب اہل مدینہ آئے مگر جن دو کی شکل خواب میں دکھائی گئی تھی وہ نہ آئے معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ دو ایسے پردیسی یہاں قیام پذیر ہیں جو رات دن عبادت میں مصروف رہتے ہیں کسی کے ہاں نہیں جاتے آخر سلطان نے ان کو بلوایا تو وہی نکلے جو خواب میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائے تھے

سلطان کے حجرہ میں گیا تو ایک چٹائی کے نیچے ایک سرنگ کو پایا جو روضۂ اطہر کے قریب پہنچ چکی تھی، سلطان کے استفسار پر انہوں نے راز کھول دیا کہ وہ اندلس کے عیسائی ہیں اور عیسائی حکومتوں نے ان کو اس لئے بھیجا ہے کہ جسد اطہر کو نکال کر لے آؤ اور وہ ساری کاروائی جو انہوں نے کی تھی بیان کردی آخر سلطان نے ان کی گردن اڑادی اور پھر ان کی لاشوں کو جلادیا، اس کے بعد پانی تک زمین کھدوا کر سیسہ اور قلعی پگھلا کر دیوار بنادی جو حجرۂ اطہر کے اندر ہے اور جالیوں سے نظر آتی ہے......

اس واقعہ کو مورخ محمد اور مطری نے مدینہ منورہ کے علماء اور مشائخ سے نقل کیا اور زین مراغی خالد بن محمد بن نصر قیسرانی اور موفق الدین ابوالبقاء نے باسند نقل کیا ہے۔اس واقعہ کے بعد علامہ جمال الدین اسنوی م ۷۷۱ھ نے ایک کتاب بنام الانتصارات الاسلامیہ لکھی ہے جس میں یہ تحریر کیا ہے کہ کسی حال میں بھی نصاریٰ کو خادم نہ رکھا جائے اور نہ ان پر اعتماد کیا جائے۔(وفاء الوفاء جلد اول)

(۳۱)......چوتھی صدی ہجری کے ولی کامل ابوبکر محمد کلاباذی حنفی م ۹۹۰ء ۳۸۰ھ کی مرتبہ کتاب **التعرف لمذهب اهل التصوف** مطبوعہ قاہرہ سے چند واقعات نقل کئے جاتے ہیں،

(الف) ابوبکر محمد بن علی الکتانی نے کہا ہے کہ میں خواب میں دیکھا کہ سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چار بزرگ انسان ہیں ان کا تعارف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کراتے ہوئے فرمایا ابوبکر، عمر، عثمان، علی، رضی اللہ عنھم پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھے ساتھ لے کر صفا پہاڑی پر چڑھ گئے جب میں نیند سے بیدار ہوا تو میں نے اپنے آپ کو کوہ صفا پر پایا حالانکہ میں اپنے حجرے میں سویا تھا۔

(ب)......امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے بصرہ کی مسجد میں جاکر دیکھا کہ ہمارے چند ساتھی مسجد میں بیٹھے ہوئے ایک آدمی کی غیبت کر رہے ہیں تو میں نے ان کو ارشادات سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارشادات غیبت کی مذمت میں سنائے تو انہوں نے غیبت چھوڑ کر دوسری بات شروع کردی اتنے میں وہ آدمی بھی آگیا تو وہ بھی اس سے ملے اور میں نے بھی ان کے ساتھ

اس کی ملاقات کی اس کے بعد وہ بھی اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے اور میں بھی اپنے گھر چلا گیا رات کو نیند میں دیکھا کہ ایک حبشی غلام میرے لئے ایک رکابی کھانے کے لئے لایا جس میں مرغن کھانا ہے اور اس پر خنزیر کے گوشت کا ایک ٹکڑا پڑا ہے اور مجھے اس کے کھانے کا کہا میں نے یہ کہتے ہوئے انکار کیا کہ یہ تو خنزیر کا گوشت ہے، اس نے زور سے میرے جبڑے کھول کر اس کو میرے منہ میں رکھ دیا میں اس کے ڈر کے مارے اس کو چباتا رہا اور باہر نہ پھینک سکا، اسی پریشانی کے عالم میں میری آنکھ کھل گئی اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اس خواب کے بعد پورا ایک ماہ میری یہ حالت رہی جب کوئی چیز کھاتا یا پانی پیتا تو خنزیر کے گوشت کا ذائقہ منہ میں پاتا اور ناک میں اس کی بدبو پاتا۔ (ص ۱۵۳،۱۵۴)

(۳۲)...... شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے اپنی خود نوشت سوانح حیات میں مندرجہ ذیل واقعہ تحریر فرمایا ہے:۔

ایک روز اشعار کی ایک کتاب دیکھ رہا تھا اس میں ایک مصرعہ تھا

اے حبیب رخ سے اٹھا دو حجاب کو

یہ اس وقت بہت بھلا معلوم ہوا میں مسجد شریف میں حاضر ہوا اور مواجہہ شریفہ میں بعد ادائے آداب وکلمات مشروعہ انہیں الفاظ کو پڑھنا اور شوق دیدار میں رونا شروع کیا دیر تک یہی حالت رہی جس پر یہ محسوس ہونے لگا کہ مجھ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ حجاب دیواروں اور جالیوں وغیرہ کا حائل نہیں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کرسی پر سامنے بیٹھے ہوئے ہیں آپ کا چہرہ مبارک سامنے ہے اور بہت چمک رہا ہے۔

(ج ۱، ص ۱۰۷)

(۳۳)...... خود دار العلوم دیوبند کی ابتدائی عمارت نو درہ کی بنیاد سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد عالی اور نشان زدہ خطوط پر رکھی گئی ہے جس کا مختصر سا تذکرہ یہ ہے کہ جب طلباء اور اساتذہ کی تعداد زیادہ ہوگئی تو بزمانہ مولانا شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ چند کمرے بنانے کے لئے کچے نشانات لگا دئے گئے مگر کام شروع کرنے سے پہلے سید دو عالم صلی اللہ علیہ نے خواب میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ارشاد فرمایا کہ جو خطوط میں نے کھینچے ہیں ان پر عمارت بنائی جائے علی الصباح جب شاہ صاحب اس جگہ تشریف

لائے تو واقعی نشانات جدیدہ موجود تھے انہی پر ۱۸۷۲ء ۱۲۹۲ ھج میں وہ عمارت تیار ہوئی جو نودرہ کے نام سے مشہور ہے۔

آج بھی دارالعلوم دیوبند کے ترانہ میں یہ موجود ہے۔

یہ علم وعمل کا گہورہ تاریخ کا وہ شہ پارہ ہے
ہر پھول یہاں اک شعلہ ہے ہر سرو یہاں مینارہ ہے
خود ساقی کوثر نے رکھی میخانے کی بنیاد یہاں
تاریخ مرتب کرتی ہے دیوانوں کی روداد یہاں

(۳۴)...... قطب عالم حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم'' میں فرماتے ہیں

''کہ تحدیث بالنعمۃ کے طور پر عرض ہے کہ یہ گنہگار کئی مرتبہ زیارت سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوا جو ارشاد فرمایا وہ حرف بحرف صحیح نکلا۔ زیارت مدینہ منورہ کے وقت اپنا معمول یہ ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں بیٹھتا ہوں جب کبھی یہ شرف ملا نماز عصر کے بعد مراقبہ میں جو ارشاد فرمایا وہ بالکل حرف بحرف صحیح نکلا۔

الحمد لله علی احسانه وعلی احسان رسوله الرؤف الرحیم .

زمانہ تعلیم میں دارالعلوم دیوبند کی مسجد میں زیارت کا شرف حاصل ہوا اور آپ کے نعلین مبارک اٹھانے کی سعادت ملی۔ اور حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر کی۔

۱۹۳۲ء میں احقر مدرسہ عالیہ مظاہر علوم سہارنپور میں تعلیم کے دوران مدرسہ کے قریب مسجد محلّہ تیلیانوالی میں تھا ایک رات کو مندرجہ ذیل خواب دیکھا:۔

''سید دو عالم صلی اللہ علیہ ایک بڑی حویلی میں تشریف فرما ہیں اور لوگ جوق درجوق زیارت کے لئے جارہے ہیں میں بھی دروازہ پر پہنچا تو اندر سے آواز آئی کی جب فاطمہ بلائے گی تب تم آنا''۔

طالب علمی کے زمانہ کی یہ خواب میں نے لکھ لی، آخر ۱۹۳۸ء میں میری محترمہ ہمشیرہ صاحبہ میرے بہنوئی مولانا الحاج حضرت الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کو

تشریف لے گئیں حج سے واپسی کے کچھ دن بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بچی عطا فرمائی جس کا نام فاطمہ تجویز ہوا، ۱۹۳۹ء میں دوران اعتکاف سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس کی زیارت کا شرف ہوا، حضرت مدنی قدس سرہ نے اس کی تعبیر فرمائی کیا تعجب ہے حج وزیارت کی دولت نصیب ہو جائے، چنانچہ ظاہری اسباب وسامان نہ ہوتے ہوئے بھی بحمدہ تعالیٰ پہلی مرتبہ حج وزیارت کی سعادت جنوری ۱۹۳۹ء میں حاصل ہوگئی یعنی ۱۹۳۲ء کی خواب کی عملی تفسیر اور تعبیر سات سال بعد ظاہر ہوگئی۔ **الحمد لله**

(رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۳۴۶)

دور حاضر کے امام تصوف شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ مہاجر مدنی نے اپنی مرتبہ کتاب ''فضائل درود شریف'' میں ایسے کئی واقعات کو باسند ذکر فرمایا ہے، اگر چہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا کسی بات کا فرمادینا یا نقل کر دینا ہی سب سے بڑی دلیل ہے مگر پھر بھی دوسروں کے اطمینان کے لئے آپ نے باقاعدہ حوالہ جات دیئے ہیں اسی کتاب میں سے دو واقعے نقل کئے جاتے ہیں، آپ نے فرمایا:۔

(۳۵)...... ہمارے حضرت اقدس شیخ المشائخ مسند ہند امیر المومنین فی الحدیث حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ اپنے رسالہ ''حرز ثمین فی مبشرات النبی الامین'' جس میں انہوں نے چالیس خواب یا مکاشفات اپنے یا اپنے والد ماجد کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے سلسلے میں تحریر فرمائے ہیں، اس میں نمبر ۱۵ میں تحریر فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے فرمایا کہ وہ ایک دفعہ بیمار ہوئے تو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے بیٹے کیسی طبیعت ہے؟ اس کے بعد شفاء کی بشارت عطا فرمائی اور اپنی داڑھی مبارک سے دو بال مرحمت فرمائے مجھے اسی وقت صحت ہوگئی اور جب میری آنکھ کھلی تو وہ دونوں بال (مبارک) میرے ہاتھ میں تھے، حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت والد صاحب نور اللہ مرقدہ نے ان دو بالوں میں یہ ایک مجھے مرحمت فرمایا تھا۔

(فضائل درود شریف ص ۱۴۳)

(ف) حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے ان دونوں بالوں کی خصوصیت یہ بھی فرمائی کہ:۔

''اولاً باہم پیچیدہ مے باشد چوں درود خواندہ شود ہر یکے جدا می ایستند (انفاس العارفین ص ۱۴۱ مطبوعہ ۱۳۱۵ ھج ۱۸۹۷ء)

(ترجمہ) یہ دونوں مبارک بال آپس میں پیچیدہ ہوتے ہیں جب درود شریف پڑھا جاتا ہے تو علیحدہ علیحدہ ہو کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

ایسے واقعات مبارک پر اعتراض اور شک کرنے والوں کے لئے حضرت شیخ الحدیث نے اسی کتاب میں یہ فرمایا:۔

''ان قصّوں میں کچھ تردد نہ کرنا چاہیے اس لئے کہ احادیث صومِ وصال میں انی یطعمنی ربی ویسقینی (مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے) میں ان چیزوں کا ماخذ دراصل موجود ہے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان انی لست کھیئتکم (کہ میں تم جیسا نہیں ہوں) عوام کے اعتبار سے ہے اگر کسی خوش نصیب کو یہ کرامت حاصل ہو جائے تو کوئی مانع نہیں اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ کرامات اولیاء برحق ہیں، قرآن پاک میں حضرت مریم علیہا السلام کے قصہ میں کلما دخل علیھا زکریا المحراب وجد عندھا رزقا (الایہ) وارد ہے یعنی جب بھی زکریا علیہ السلام ان کے پاس تشریف لے جاتے تو ان کے پاس کھانے پینے کی چیزیں پاتے اور ان سے دریافت فرماتے کہ اے مریم یہ چیزیں تمہارے پاس کہاں سے آئیں وہ کہتیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئی ہیں بے شک اللہ تعالیٰ جس کو چاہے بے استحقاق رزق عطا فرما دیتے ہیں، ''درمنثور'' کی روایات میں اس روز کی تفاصیل وارد ہوئی ہیں کہ بغیر موسم کے انگوروں کی زنبیل بھری ہوئی ہوتی تھی اور گرمی کے زمانے میں سردی کے پھل اور سردی کے زمانے میں گرمی کے پھل۔

یارب صل وسلم دائما ابدًا
علی حبیبک خیر الخلق لکھم

(کتاب مذکور ص ۱۴۵)

(ف)......ایسے واقعات پر امام محمد بن موسیٰ بن النعمان (م ۲۳۴ ھج

کی کتاب بنام مصباح الظلام فی المستیغثین بخیر الانام
التیقظة والمنام ہے نیز شیخ ابوعبداللہ شمس الدین محمد بن موسیٰ بن نعمان
مراکشی مالکی (م ۶۸۳ھ) نے بھی اس موضوع پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے)
(کشف) اور یہ کتاب درالکتب المصریہ میں قلمی محفوظ ہے۔

(رسائل کوثری ص ۳۹۷)

(۳۶)......الحاوی للفتاوی ۲:۴۴۳

قال الشیخ عبد القادر جیلانی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل الظهر فقال لی یا بنی لم لا تکلم ؟ قلت یا ابتاہ !امار جل اعجمی کیف اتکلم علی فصحاء بغداد فقال افتح فاک ففتحته فتفل فیه سبعا وقال تکلم علی الناس وادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة فصلیت الظهر وجلست وحضر نی خلق کثیر فارتج علی فرایت علیا قائما بازائی فی المجلس فقال لی مثل ما قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ظہر سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیٹا تم بات کیوں نہیں کرتے۔ عرض کیا ابا جان! میں عجمی ہوں فصحائے بغداد کی طرف کلام کیسے کرسکتا ہوں۔ فرمایا اپنا منہ کھول۔ میں نے منہ کھولا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مرتبہ میرے منہ میں لعاب دہن ڈالا اور فرمایا کہ لوگوں کو حکمت اور موعظہ حسنہ کے ذریعے اللہ کی طرف دعوت دے پھر میں نے ظہر کی نماز پڑھی اور بیٹھ گیا۔ ایک ہجوم میرے گرد جمع ہوگیا۔ پھر میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس کھڑا ہوا دیکھا۔ انہوں نے بھی مجھے وہی کچھ فرمایا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

یہ واقعہ امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کفایۃ المعتقد صفحہ ۳۸۷ پر درج فرمایا ہے۔

(۳۷)......الحاوی للفتاوی ۲:۴۴۴

قال فی ترجمة الشیخ خلیفه بن مو سی النهر ملکی کا ن کثیر الرویة لرسول الله صلی الله علیه وسلم یقظة ومنا فکا ن یقال ان اکثر افعا له متلقاة منه صلی الله علیه وسلم اما یقطة اما منا ما وراه فی للیة واحد ة سبع حشر ة مر ة .

شیخ خلیفہ بن موسیٰ کے حالات میں لکھا ہے کہ وہ خواب اور بیداری میں کثرت سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیا کرتے تھے۔ اور کہا جاتا تھا کہ ان کے اکثر کام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلقی سے ہوتے تھے خواہ تلقی خواب میں ہو یا بیداری میں اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات میں سترہ مرتبہ دیکھا۔

(۳۸)......علامہ الکمال الاوفوی نے اپنی کتاب الطالع السعید میں

کا ن مشهور ابالصلا ح وله مکا شفات و کر امات کتب عنه ابن دقیق العبد وابن النعما ن والقطب العسقلا نی و کا ن یذ کر انه یری النبی صلی الله علیه وسلم ویجتمع به .

ترجمہ: علامہ صفی ابی عبداللہ محمد بن یحییٰ الاسوانی میں فرمایا:۔

وہ بہت صالح مشہور تھے۔ ابن دقیق العید ابن النعمان اور قطب عسقلانی نے ان کے مکاشفات اور کرامات کا ذکر کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور مجلس کی۔

(۳۹)...... شیخ عبدالغفار بن نوح نے اپنی کتاب الوحید میں فرمایا۔

کا ن الشیخ ابی العبا س المر سی وصلة با لنبی صلی الله علیه وسلم اذا سلم علی النبی صلی الله علبه وسلم رد علیه السلا م ویجا وبه اذا تحدث معه .

شیخ ابی العباس المرسی کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوتی تھی۔ جب آپ سلام کہتے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیتے اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرتے تو حضور صلی اللہ عایہ وسلم اس کا جواب دیتے تھے۔

(۴۰)......ابن فارس کی کتاب المنح الالھیۃ فی مناقب السادۃ الوفائیۃ میں ہے۔

قال (ای ابن فارس) کنت وانا ابن خمس سنین اقرا القرآن علی رجل یقاله الشیخ یعقوب فاتیته یوما فرأیت النبی صلی الله علیه وسلم یقظة لا مناما وعلیه قمیص ابیض قطن ثم رایت القمیص علی فقال لی اقرأ فقرأت علیه سورة والضحی و الم نشرح ثم غاب عنی فلما ان بلغت احدی وعشرین سنة احرمت لصلاة الصبح بالقرافة فرایت النبی صلی الله علیه وسلم قبالة وجهی فعانقنی وقال لی واما بنعمة ربک فحدث .

ابن فارس کہتے ہیں کہ جب میں پانچ برس کا تھا تو شیخ یعقوب سے قرآن مجید پڑھتا ایک روز میں ان کے پاس آیا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عین بیداری میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفید سوتی قمیض پہن رکھی تھی پھر میں نے دیکھا کہ وہ قمیض میں نے پہنی ہوئی ہے پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھ! میں نے سورۃ والضحیٰ اور الم نشرح پڑھی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم غائب ہو گئے۔ جب میری عمر ۲۱ برس کی ہوتی میں نے قرافہ میں صبح کی نماز کی نیت باندھی تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سامنے دیکھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معانقہ فرمایا اور فرمایا اپنے رب کی نعمت بیان کر۔

(۴۱)......معجم شیخ برہان الدین بقاعی میں بیان ہوا ہے۔

قال حدثنی الامام ابو الفضل بن ابی الفضل النویری ان سید نور الدین الایحی والد الشریف عفیف الدین لما وردالی روضة الشریفة قال السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته سمع من کان بحضرته قائلا من القبر یقول وعلیک السلام یا والدی .

کہتے ہیں امام ابوالفضل النویری نے مجھے سے بیان کیا کہ سید نورالدین

جب روضۂ اطہر پر حاضری دیتے تو کہتے السلام علیک ایھا النبی .
جولوگ وہاں موجود ہوتے وہ قبر مبارک سے یہ آواز سنتے کہ وعلیک السلام یا ولدی۔

(۴۲)...... حافظ محب الدین بن النجار نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے جس کو علامہ سیوطی نے الحادی للفتاویٰ صفحہ نمبر ۲۴۷ پر بیان فرمایا ہے کہ شیخ عبدالواحد بن عبدالملک نے بیان فرمایا کہ۔

حججت وزرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبیننا انا جالس عند الحجر ة اذاد خل الشیخ ابو بکر الد یا ربکر ی ووقف باز اء وجھہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال السلام علیک یارسو ل اللہ فسمعت صو تا من داخل الحجر ة وعلیک السلام یا ابا بکر وسمعہ من حضر ہ .

میں نے حج کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی جب میں روضہ اطہر کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ابو بکر دیار بکری آئے اور مواجہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر کہا السلام علیک الخ میں نے روضہ اطہر کے اندر سے یہ آواز سنی وعلیک السلام الخ اور میرے علاوہ جو لوگ وہاں موجود تھے انہوں نے بھی یہ آواز سنی۔

(۴۳)...... طبقات الشعرانی ۲:۳۷ سید محمد شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ میں بیان کیا۔

وکان رضی اللہ عنہ کثیر الر و یا لر سو ل اللہ صلی علیہ وسلم وکا ن یقول قلت لر سو ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النا س یکذ بو ننی فی صحۃ رو یتی لک فقال رسو ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کذ بک فیھا لا یمو ت الا یھو دیا او نصر انیا او مجو سیا .

سید محمد شاذلی کثرت سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیا کرتے تھے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض

کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم !لوگ میری رویت کا انکار کرتے ہیں۔تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تیری تکذیب کی وہ یہودی یا نصرانی یا مجوسی ہوکر مرے گا۔

(۴۴)......طبقات شعرانی ۲:۷۵

وکان (ای شاذلی)یقول رایت النبی صلی الله علیه وسلم فسألته عن الحدیث المشهور اذکر الله حتی یقولومجنون وفی صحیح ابن حبان اکثر وامن ذکرالله حتی یقولوا مجنون فقال صلی الله علیه وسلم صدق ابن حبان فی روایته وصدق راوی اذکروا الله فانی تلتهما معا مرة قلت هذا ومرة قلت هذا .

سید محمد شاذلی فرماتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور مشہور حدیث اذکر والله الخ کے متعلق پوچھا کہ ابن حبان نے اکثر وامن ذکر الله لکھا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن حبان بھی سچا ہے اور پہلی حدیث کا راوی بھی سچا ہے میں نے ایک دفعہ وہ الفاظ کہے اور دوسری مرتبہ دوسرے الفاظ۔

پھر اسی صفحہ پر ہے کہ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے مابین حجاب حائل ہوگیا اور رویت ختم ہوگئی تھی۔

وکنت اشتغلت بقراءة جماعة فی الفقه ووقع بینی وبینهم جدال فی ادحاض حجج بعض العلماء فترکت الاشتغال بالفقه فقلت یارسول الله صلی الله علیه وسلم الفقه من شریعتک فقال بلی ولکن یحتاج الی ادب بین الائمته .

میں ایک جماعت کو فقہ پڑھانے میں مشغول تھا میرے اور ان کے درمیان بعض علماء کے دلائل کے بارے میں اختلاف واقع ہوگیا میں نے فقہ کا مشغلہ چھوڑ دیا۔پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا فقہ کا علم آپ کی شریعت میں سے نہیں؟ حضور صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں مگر فقہاء کے دلائل کے رد کرنے میں ادب اوراحتیاط لازم ہے۔

(۴۵)......طبقات شعرانی ۱۶:۱

قال (ای عبد الله بن ابی جمرہ) انا اجتمع با لنبی صلی الله علیه وسلم یقظة .

عبداللہ ابن ابی جمرہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیداری میں زیارت اور مجلس کرتا رہتا ہوں۔

(۴۶)......طبقات ۲: ۸۸ ۷

ومنهم سید نا شمس الد ین حنفی یقو ل رایت جد ی رسو ل الله صلی الله علیه وسلم فی خیمة عظیمة والا ولیاء یحبو ن فیسلمو ن علیه واحد بعد واحد

ان میں سے ایک شمس الدین حنفی ہیں۔وہ فرماتے ہیں۔میں نے اپنے جد بزرگوار یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بڑے خیمہ میں دیکھا اور دیکھا اولیاء کرام ایک ایک کرکے آتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں۔

(۴۷)......طبقات ۲: ۱۴۷

ومنهم الشیخ مخلص ولما حج رضی الله عنه وزار النبی صلی الله علیه وسلم سمع ردالسلا م من رسول الله صلی الله علیه وسلم .

ازانجملہ شیخ مخلص ہیں جب انہوں نے حج کیا اور روضئہ اطہر پر حاضری دی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام کا جواب سنا۔

(۴۸)......الیواقیت والجواہر ۱: ۱۳۲

ومنهم السیوطی یقو ل رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الیقظة بضعا وسبعین مر ة وقلت له فی مر ة منها هل انا من اهل الجنة یا رسول الله فقال نعم فقلت من غیر غداب

يسبق فقال ذلک قال الشيخ العطية وسالت الشيخ جلا ل الد ين السيو طی مر ة ان يجتمع با لسلطان الغوری فی ضرورة وقعت لی فقا ل لی يا عطيه انا اجمتع با لذ ی صلی الله عليه وسلم يقظة و اغشی ان اجتمعت با لغو ری ان يحتجب صلی الله عليه وسلم عنی .

انا نجملہ علامہ سیوطی ہیں وہ فرماتے ہیں۔

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیداری میں ستر سے زائد مرتبہ دیکھا۔ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں جنتی ہوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ پھر میں نے عرض کیا بغیر کسی عذاب کے؟ فرمایا تمہارے لئے ایسا ہی ہے۔ شیخ عطیہ کہتے ہیں۔ میں نے علامہ سیوطی سے ایک مرتبہ اپنی ایک ضرورت کے سلسلے میں سلطان غوری سے ملنے کو کہا تو علامہ سیوطی نے فرمایا کہ میں بیداری میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوتا ہوں۔

اگر میں سلطان غوری کی خدمت میں جاؤں تو مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شرم آتی۔

(۴۹)......الیواقیت والجواہر ا:۹

وسئل الحافظ ابو عبد الله الذ هبی عن قو ل الشيخ محی الد ين ابن العر بی رحمة الله عليه فی كتا به النصو ص انه ما صنفه الا با ذن من حضرت النبو ية صلی الله عليه وسلم فقال الحافظ ما اظن ان مثل هذ الشيخ محی الد ين يكذ ب اصلا مع ان الحافظ الذ هبی كا ن من اشد المنكر ين علی الشيخ وعلی طا ئفة الصوفية هو وابن تيميه .

علامہ ذہبی سے شیخ محی الدین ابن عربی کے اس قول کے متعلق سوال کیا گیا کہ میں نے کتاب نصوص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے تصنیف

کی'' حافظ ذہبی نے کہا میں یہ گمان نہیں کر سکتا کہ شیخ محی الدین جیسا شخص جھوٹ بولے حالانکہ علامہ ذہبی ایسے شخص ہیں جو ابن عربی اور صوفیاء کے سخت مخالف ہیں۔ وہ اور ابن تیمیہ دونوں شدید مخالفین میں سے ہیں۔

اور طبقات شعرانی میں شیخ علامہ عبداللہ بن ابی جمرہ، سید شمس الدین حنفی الشیخ مخلص اور کئی دیگر اولیائے کرام کے حالات میں اس بات کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ یہ حضرات بیداری میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کلامِ روحانی کیا کرتے تھے۔

اسی طرح الیواقیت والجواہر میں متعدد اولیائے کرام کے متعلق کلام بالا رواح کے سلسلے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان حضرات کی ملاقات مکالمہ اور استفادہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۵۰)......اب ہم ایک ایسی ہستی کا ذکر کرتے ہیں جو اپنے یہاں خوب جانی پہچانی ہے وہ ہیں حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی۔

تفہیمات الٰہیہ ۲۴۹

(۱)......سئالته صلى الله عليه وسلم سوالا روحانيا عن معنى قوله كنت نبيا وادم منجدل بين الماء والطين ففاض على روحي من روحه الكريم......الخ

میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے **كنت نبيا** الخ حدیث کے معنی کے متعلق روحانی طور پر سوال کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روح پر فتوح سے میرے دل پر القاہوا۔ الخ۔

(۲)......سئالته صلى الله عليه وسلم سوالا روحانيا عن معنى قوله كان فى عماء .

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم **كان فى عما**'' کے متعلق روحانی طور پر سوال کیا۔

(۳)......سالته صلى الله عليه وسلم سوالا روحانيا عن التسبب وتركها ايهما احسن لى ففاض منه صلى الله عليه وسلم على روحي الخ .

میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی طور پر سبب کے اختیار اور ترک کے متعلق سوال کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے میرے دل پر القاہوا۔الخ

(۴)...... سئا لته صلى الله عليه وسلم سو الا رو حا نيا عن سر تفضيل الشيخين على على رضى الله عنه من انه اشر فهم نسبا واقضا هم حكما واشجعهم جنا نا والصوفيه اخر هم ينتسبو ن اليه فضاض علے قلبى منه صلى الله عليه وسلم وجهين وجها ظاهر اوجها با طنا فالو جه الظا هر اوامة العد ل فى النا س وتا ليفهم وارشا د هم الى ظا هر الشر يعة وهما بمنزله الجوار ح فى ذلک والو جه البا طن الى مر اتب الفنا ء والبقاء وعلو م به الرؤ ية كلها انما تنبع من الو جه الظا هر .

میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر شیخین کی تفضیل کے راز کے متعلق روحانی طور پر عرض کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نسب کے اعتبار سے افضل ہیں۔فیصلہ کے اعتبار سے اقضیٰ ہیں اور سب سے زیادہ شجاع ہیں اور صوفی تمام کے تمام انہیں کی طرف منسوب ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے قلب پر القاہوا کہ میری نبوت کے دو پہلو ہیں ایک ظاہر ایک باطن ظاہری پہلو کا تعلق لوگوں میں عدل قائم کرنا ان کی تالیف اور ان کی ہدایت کا سامان کرنا۔اس معالے میں وہ دونوں (شیخین) میرے دست وبازو کی حیثیت رکھتے ہیں اور باطنی پہلو کا تعلق فنا وبقاء کے مراتب وغیرہ سے ہے۔مگر ان سارے پہلوؤں کا منبع اور ماخذ ظاہری پہلو ہے۔یعنی شریعت ہے۔

تفہیمات الٰہیہ ۲:۲۵۰

سئا لته صلى الله عليه وسلم سو الا روحانيا عن الشيعة فاوحاالى ان مذهبهم با طل وبطلان مذ هبهم يعر ف من لفظ الا مام ولما افقت عر فت ان الاما م عند هم هو المعصو م

المفترض الطاعة الموحی الیه وحیابا طنیاوهذ اهو معنی النبی فمذ هبهم سیلز م انکارحتم النبو ة .

میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شیعہ کے متعلق روحانی طور پر سوال کیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا مذہب باطل ہے اور اس کے بطلان کی وجہ لفظ امام سے ظاہر ہے جب میں نے غور کیا تو یہ راز مجھ پر کھلا کہ شیعہ کے نزدیک امام معصوم ہوتا ہے اور اس کی اطاعت فرض ہے۔اس پر باطنی وحی ہوتی ہے۔اور یہی اوصاف نبی کے ہوتے ہیں اس لئے ان کے عقیدہ سے انکار ختم نبوت لازم آتا ہے۔

تفہیمات الٰہیہ ۲:۲۵

سئالته صلی الله علیه وسلم عن هذ ه المذاهب وهذ ه الطریق ابها والی عند ه بالا خذ واحب ففا ض علی قلبی منه صلی الله علیه وسلم ان المذاهب والطرق کلها سواء ولا فضل بو احد علی الاخر .

میں نے حضور اکرم سے ان مذاہب (مذاہب اربعہ) چار سلسلوں (تصوف) کے متعلق سوال کیا کہ ان میں سے افضل کون سا ہے اور آپ کو سب سے زیادہ پسند کون سا ہے۔تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مجھ پر القاہوا کہ تمام مذاہب اور تمام سلسلے یکساں ہیں۔اور کسی کو کسی پر فضیلت نہیں۔

تفہیمات الٰہیہ میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے بیسیوں واقعات درج ہیں جن سے اس حقیقت کا اظہار ہوتا ہے کہ آپ نے بے شمار علمی اور دینی مسائل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روح پرفتوح سے استفادہ کیا جس کا واحد ذریعہ کلام بالا رواح تھا۔

اس کے بعد زمانی اعتبار سے اور قریب آجائیے۔

نقش حیات مدنی ص ۱۰۷ اور شیخ الاسلام ص ۶۱۔

''مواجہ شریفہ میں جب کہ آپ بیدار ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اس طرح ہوتی ہے کہ آپ میں اور ذات اقدس سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی

حجاب کسی قسم کا نہیں ہے۔"

گذشتہ صفحات میں اولیاء کرام کے متعدد واقعات درج کئے گئے ہیں کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکالمہ یا معانقہ یا مصافحہ کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے استفادہ کیا۔ اس سلسلے میں علامہ سیوطی کا ایک قول پیش کر دینا ضروری ہے جو قول فیصل کی حیثیت رکھتا ہے۔ الحاوی ۲:۴۵۳۔

فحصل من مجموع هذه النقول والاحاديث ان رسول الله عليه وسلم حي بجسده وروحه وانه يتصرف ويسرحيث في اقطار الارض وفي المكوت وهوبهيه التي كان عليها قبل وفاته لم يدل منه شئي وانه مغيب عن الابصار كما غيبت الملائكة مع كرنهم احياء باجسادهم فاذا اراد الله رفع الحجاب عمن ارادا كرامه برويته راه على هيئة التي هو عليها لا مانع من ذلك ولا داعي الى التخصيص بروية المثال ..

ان ساری احادیث اور منقولات کا ماحصل یہ ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم اپنے جسد اور روح کے ساتھ زندہ ہیں آپ زمین کے جس حصے میں اور عالم ملکوت میں جانا چاہیں جا سکتے اور تصرف کر سکتے ہیں جیسا زندگی میں کر سکتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی ہیّت میں زندہ ہیں جس ہیّت میں قبل از وفات تھے اس میں تغیر نہیں آیا اور آپ ایسے ہی پوشیدہ ہیں جیسے ملائکہ جو کہ زندہ ہیں۔ جب اللہ چاہے اور جس شخص کے لئے حجاب اٹھا دیتا ہے اور اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف کرتا ہے اور وہ شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی ہیّت پر دیکھتا ہے اس میں کوئی مانع نہیں اور عالم مثال سے اس رویت کا کوئی تخصیص نہیں۔

الحاوی للفتاویٰ ۲:۴۶۰

قلت اظهر من هذا ان يحمل على الحالة التي تعترى ارباب الاحوال ويشاهدون فيهامايشاهدون ويسمعون ما يسمعون

والصحابة رضی الله عنهم هم رؤس ارباب الاحوال .

میں کہتا ہوں اس سے ظاہر ہے کہ ارباب حال کو یہی حالت پیش آتی ہے اور اسی حالت میں مشاہدہ کرتے ہیں اور سنتے ہیں جو سنتے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم تو ارباب حال کے سردار ہیں۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(۱)......حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روح مع الجسد کے زندہ ہیں۔

(۲)......حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حیات ایسی ہے کہ عوام کی نگاہ سے اوجھل ہیں۔ جیسے ملائکہ زندہ ہیں مگر عوام کی نگاہ سے اوجھل ہیں۔

(۳)...... جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی خاص بندے کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرانا چاہتا ہے تو وہ حجاب اٹھا دیتا ہے۔

(۴)......اس رویت میں صورت مثالی کی تخصیص نہیں۔

(۵)...... یہ ساری باتیں ان احادیث اور علمائے ربانی اور اولیائے کرام سے منقول واقعات کا ماحصل ہے جو اس سلسلے میں مختلف کتابوں میں محفوظ ہیں اور ہم تک پہنچی ہیں۔

اس کے باوجود اس حقیقت کے انکار میں جو آوازیں اٹھ رہی ہیں یا اٹھائی جاری ہیں اس کا سبب کیا ہے؟ سید محمد حریری بیونی نے اپنے کتاب، کتاب الروح وماہیہا ص ۴۶ پر بیان کیا ہے۔

وانما الناس تنكرون هذه الكرامات لكثافة حجاب هم وتلبسهم بالذنوب وتعلقهم بالدنيا وانهم يريدون الاطلاع علي اسرار الاولياء مع استحالة ذالك لما هم فيه احص بالذكر منهم جفاة العلماء المتمسكن بالعرض الدنيوى الزائل الاشحاء بطيعهم المتعا كفين على ابواب الحكام والامراء يريدون ان يروهذ الاسرار بنفوسهم الملوثة ولما لم يصلو االي شئى منها ينكرون الكرامات و يحصرونها في علمهم

الظا هر ی المحد ود وكلهم اوغالبهم شر ووبال على انفسهم وعلى النا س فهم كبني اسر ائيل يو منو ن با لا نبيا ء عليهم الصلو ة والسلا م ولما يرو نهم ينكرو ن حجد او حداًو بغضا اعا ذ نا الله منها .

لوگ ان کرامات کا انکار بوجہ حجاب کی کثافت گناہوں کی آلودگی اور دنیا سے تعلق کے کرتے ہیں۔ اس کے باوجود وہ چاہتے ہیں کہ اولیاء کے اسرار سے مطلع ہو جائیں جو محال ہے ان منکرین میں ان ظالم علماء کا ذکر خصوصیت سے آتا ہے جو عارضی دنیوی اغراض سے چمٹے ہوئے ہیں جو حریص الطبع ہیں اور حکام اور امراء کے دروازوں پر جبہّ سائی کر رہے ہیں پھر چاہتے ہیں کہ ان اسرار کو دیکھ لیں حالانکہ ان کے نفوس ان آلودگیوں سے ملوث ہیں جب انہیں یہاں تک رسائی نہیں ہوسکتی تو کراماتِ اولیاء کا انکار کر دیتے ہیں اور اسے محدود علم ظاہری میں محصور سمجھتے ہیں وہ سب کے سب یا غالب اکثریت اپنی جانوں کے لئے ، اور دوسرے لوگوں کے لئے شر اور وبال ہیں اور وہ بنی اسرائیل کی مانند ہیں جو انبیاء علیہم السلام پر ایمان لاتے ہیں۔ مگر جب انہیں دیکھتے ہیں حجود ، حسد اور بغض کی وجہ سے انکار کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے۔

طبقات شعرانی ۲:۵۷ حضرت شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقا ل لى عن نفسه لست بميت وانما مرتى عبارة عن تسترى عمن لا يفقه عن الله تعالىٰ اوما من يفقه عن الله فها انا ذا راه وير انى .

میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا میں مردہ نہیں ہوں میری موت عبارت ہے اس شخص سے پوشیدہ ہونا جس کو اللہ کی طرف سے بصیرت حاصل نہیں اور جسے اللہ تعالیٰ بصیرت دے تو میں اسے دیکھتا ہوں اور وہ مجھے دیکھتا ہے۔

اور تفسیر جمل ج ۴: ۶۱۰

قال القرطبی والذی یریض الاشکال ما قاله بعض مشائخنا ان الموت لیس بعدم محض بالنسبة بالانبیاء علیهم الصلوة والسلام والشهدا فانهم موجودون احیاء وان لم نراهم

قرطبی کہتے ہیں کہ وہ جواب جو اشکال کو زائل کر دیتا ہے۔ وہ بات ہے جو ہمارے بعض مشائخ نے فرمائی ہے کہ موت بہ نسبت انبیاء اور شہداء کے عدم محض نہیں کیونکہ وہ زندہ موجود ہیں اگرچہ ہم نہیں دیکھتے۔

اسی طرح کتاب الروح ص ۶۳

ان موت الانبیاء انماهو راجع الی ان غیبوا عنا بحیث لا ندرکهم وان کانوا موجودین احیاء وذلک کالحال فی الملائکة فانهم احیاء موجودون ولا نراهم.

ابن قیم نے فرمایا انبیاء کی موت اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ وہ ہم سے غائب کئے گئے ہیں اس حیثیت سے کہ ہم انہیں نہیں دیکھتے اگرچہ وہ موجود ہیں زندہ ہیں اور یہ زندگی ان کی مثل فرشتوں کے ہے پس وہ فرشتے زندہ ہیں موجود ہیں اور ہم انہیں نہیں دیکھتے۔

بہر حال یہ موضوع طویل ہے اور طوالت کے خوف سے اسے یہاں ختم کیا جاتا ہے اب آگے ان مبارک خوابوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو سلسلہ چشتیہ کے بزرگوں کو خواب میں یا بیداری میں زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو چکے ہیں، اس سے پہلے ”بزرگان نقشبندیہ کوخواب میں زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم“ مستقل ایک موضوع کتابی شکل میں منظر عام پر آچکی ہے اب ”بزرگان چشتیہ کوخواب میں زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم“ کتاب پیش خدمت ہے۔

اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائیں اور بندۂ ناچیز کیلئے ذریعۂ نجات بھی بنائے آمین

راقم الحروف

محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم سے فارغ ہو کر اور سلوک کی منزلیں طے کر کے آپ اپنے وطن تشریف لے گئے۔ وطن میں تھوڑے سے وقت کا قیام کر کے قلب مبارک زیارت بیت اللہ اور روضہ اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے بیتاب ہو گیا آپ نے سفر شروع کیا۔ اس سفر میں اولیاء اور مشائخ سے ملاقات وصحبت حاصل کی چند ماہ کے مسلسل سفر کے بعد روضہ اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حاضر ہوئے روضہ اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سائے میں کئی روز تک عبادت الٰہی میں مصروف رہے۔

ایک دفعہ عبادت الٰہی میں مصروف تھے کہ روضہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے آواز آئی۔

اے معین الدین! تو ہمارے دین کا معین اور مددگار ہے۔ ولایتِ ہندوستان ہم نے تجھے عطا کی ہے جا اور اجمیر میں جا کر اقامت کر وہاں تاریکی پھیلی ہوئی ہے تیرے وہاں قیام سے بے دینی دُور ہوگی اور اسلام رونق پذیر ہوگا''۔

بارگاہِ رسالت سے اس حکم کو پا کر آپ بیحد مسرور ہو گئے مگر یہ معلوم کرنے کے لیے بڑے بے تاب اور پریشان تھے کہ اجمیر کہاں ہے اور ہندوستان میں کس جگہ واقع ہے اِس فکر سے آنکھ لگ گئی تو آپ کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہیں۔

سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق سے مغرب تک سیر کرا دی اور کوہ اجمیر کا بھی مشاہدہ کرایا۔ (تذکرہ اولیائے پاک وہند ص ۱۴ حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ)

بارگاہ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے حکم ملتے ہی آپ ہندوستان کی طرف روانہ ہو گئے آپ کا یہ سفرِ مبارک ہزاروں برکات اور عجیب وغریب کرامات سے معمور تھا جس شہر سے آپ گزرتے اولیاء اللہ سے ملاقات فرماتے اور قبرستان میں فروکش ہوتے۔ ہر روز دورانِ سفر میں دو قرآن کریم ختم فرماتے۔ جس جگہ آپ پہنچتے عقیدت مندوں کا

ایک گروہ جمع ہو جاتا لیکن آپ کسی جگہ قیام نہ فرماتے بلکہ فوراً ہی ایک مقام سے دوسرے مقام کیلئے روانہ ہو جاتے۔

بغداد سے ہمدان آئے اور خواجہ یُوسف ہمدانی سے ملاقات ہوئی اور ہمدان سے تبریز پہنچے اور شیخ جلال الدین تبریزی سے ملاقات ہوئی اوران کی صحبت سے فیضیاب ہوئے وہاں سے اصفہان آئے۔ یہاں کے قیام کے زمانہ میں ایک روز اصفہان کے حاکم محمد یادگار کے باغ میں ایک حوض کے کنارے فروکش ہوئے کہ محمد یادگار سیر کے لیے پہنچا اور ایک اجنبی مسافر کو دیکھ کر چین بچین ہوا لیکن حضرت نے اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو مغلوب الحال ہو گیا اور بے ہوش ہو گیا۔

خواجہ صاحب نے حوض کا پانی لے کر اس کے منہ پر چھینٹے دیئے اس کو ہوش آیا تو حضرت کا گرویدا ہو گیا۔ وہ مذہباً شیعہ تھا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گالیاں دیا کرتا تھا لیکن اپنے اعیان وارکانِ سلطنت کے ساتھ حضرت خواجہ کا مرید ہو گیا اور اپنی ساری دولت حضرت کی خدمتِ اقدس میں نظر کر دی مگر آپ نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ جو مال ظلم سے وصول کیا گیا ہو وہ اس کے اصل مالکوں کے حوالے کر دیا جائے۔

محمد یادگار نے حکم کی تعمیل کی۔ غلاموں اور لونڈیوں کو بھی آزاد کر دیا اور جب ظاہری وباطنی تعلیم مکمل کر لی تو حضرت نے اس کو خرقہ خلافت بھی عطا کیا۔ سفر کرتے کرتے بلخ پہنچے اور عرصہ تک شیخ احمد خضرویہ کی خانقاہ میں مقیم رہے۔ یہاں حکیم ضیاء الدین ایک شخص رہتا تھا جس پر فلسفہ وحکمت کا غلبہ تھا۔ اسلام کی بعض تعلیمات کا منکر تھا۔ ایک روز حضرت خواجہ صاحب جنگل میں ایک ہرن کا شکار کر کے اس کے کباب بنا رہے تھے کہ حکیم ضیاء الدین بھی اتفاق سے وہاں پہنچ گیا۔

خواجہ صاحب نے کباب کا ایک ٹکڑا اس کو کھانے کیلئے دیا جس کے بعد اس پر ایک کیفیت طاری ہوگئی اور خواجہ صاحب کے مرید ہو گئے۔ گھر میں آئے تو طب کی تمام کتابیں دریا میں ڈال دیں اور راہ طریقت کو اپنا مقصد بنالیا۔

حضرت بلخ سے غزنی تشریف لے گئے اور وہاں سے ہندوستان کی جانب روانہ ہوئے۔

آپ جس شہر سے بھی گزرتے عوام کو اپنے روحانی فیض سے مستفید فرماتے یہاں تک کہ آپ لاہور پہنچ گئے۔ پھر لاہور سے دہلی کے لیے روانہ ہوئے۔ دہلی میں آپ نے صرف چند روز قیام فرمایا جتنے دن بھی آپ دہلی میں رہے آپ کی قیام گاہ پر ہر وقت خلقِ خدا کا ہجوم رہتا۔ غرضیکہ آپ دہلی میں چند روز قیام فرمانے کے بعد اپنی منزلِ مقصود کی طرف روانہ ہوگئے۔ (ایضاً ص ۱۵)

آپ نے جس زمانے میں ہندوستان کی سرزمین پر قدم رکھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ حکومت کا آفتاب اقبال غروب ہو چکا تھا۔ شاہان نوری غزنوی حکومت پر قابض ہو چکے تھے ہندوستان میں گزشتہ اسلامی حکومتوں کے نقوش اس قدر مدہم پڑ چکے تھے کہ یہ تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا کہ اس ملک میں آگے چل کر مسلمان کبھی اُبھر سکیں گے۔

اس دور میں مسلمان کے ضعف کی وجہ صرف یہ تھی کہ مسلمان بادشاہوں نے تبلیغ اسلام کو کبھی اپنا مقصد نہیں بنایا بلکہ ان کو اسلام کی تبلیغ سے ذرّہ برابر بھی لگاؤ نہیں تھا۔ اسکے علاوہ گیارہویں اور بارہویں صدی عیسوی میں ہندوستان کی سماجی حالت حد درجہ تباہ تھی ہر شخص ایک دوسرے سے برسرِ پیکار تھا۔ اتحاد وفکر عمل کا کہیں دُور دور تک نام نہ تھا۔ چھوت چھات نے مدنی زندگی کے سارے سرچشمے مسمور کردیئے تھے۔ زندگی کی ساری لذتیں اونچی ذات کے لوگوں کے لیے مخصوص تھیں۔ غریب عوام جن مصائب میں مبتلا تھے ان کی دردناک تصویر (ابی الریحان البیرونی) نے اپنی کتاب الہند میں پیش کی ہے زندگی ان کے لیے بوجھ تھی۔ اللہ نے انھیں آدمی بنایا تھا لیکن اس کے بندوں نے انھیں جانوروں کی سی زندگی بسر کرنے پر مجبور کردیا تھا۔

صاحب سیر الاولیاء نے لکھا ہے کہ ہندوستان کے تمام مشرقی حصوں میں کفر کی تاریکی چھائی ہوتی تھیں اور بت پرستی کی طوفان خیز آندھی مغرب سے مشرق تک بڑے زور شور سے چل رہی تھی۔ ہندوستان کے تمرد وسرکشوں میں سے ہر ایک ''انا ربکم الا علیٰ کا مدعی تھا اور شرک وبدعت وبت پرستی کے ڈنکے ہر چہار طرف بج رہے تھے خدائے یکتا واحد کے ساتھ کھلم کھلا شرک کیا جاتا تھا اور پتھر مٹی کے ڈھیلوں گھر درخت گائے گوبر کو برابر سجدے ہورہے تھے۔ کفر وتاریکی کے مضبوط قفل دلوں پر پڑے ہوئے تھے، تمام لوگ

جہل وکفر کے تاریک گڑھوں میں گرے ہوئے تھے۔

ان دنوں اجمیر راجپوت سامراج کا مضبوط مرکز اور ہندوؤں کا مذہبی گڑھ تھا۔ دُور دُور سے ہندو اپنی مذہبی رسومات پُوری کرنے کیلئے وہاں جمع ہوتے تھے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اخبار الاخبار میں اجمیر کی مذہبی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ ایک ایسے سیاسی اور مذہبی مرکز میں قیام کا فیصلہ نہ صرف خواجہ صاحب قدس سرہ العزیز کے عزائم کی ترجمانی کرتا ہے بلکہ ان کی غیر معمولی خودمختاری کا بھی آئینہ دار ہے۔

(ایضاً ص ١٦)

دسویں محرم ۵٦١ھ کو آپ اجمیر میں فروکش ہوئے اور آخر وقت تک قیام یہیں رہا۔ اس زمانہ میں اجمیر اور دہلی کا حکمران مشہور راجپوت پتھورا تھا اس کے حکام نے حضرت کے قیام کی بڑی مخالفت اور مزاحمت کی اور جب وہ خود ان کے مقابلہ میں بے بس اور لاچار رہے تو ہندو جوگیوں کو اپنے جادو سے حضرت خواجہ صاحب کو مغلوب کرنے کیلئے مامور کیا ایک ہندو جوگی (جے پال) سے حضرت خواجہ کے معرکے ہوئے لیکن آپ اپنی روحانی قوت اور کرامت سے اس پر غالب رہے۔

جوگی نے حضرت کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا آپ نے جے پال کا اسلامی نام عبداللہ رکھا اور خلافت بھی مرحمت فرمائی۔ آپ کے رشد وہدایت کا سلسلہ برابر جاری رہا تھوڑے ہی دنوں میں آپ کی تعلیم سے راجہ پتھورا کے ملازمین بھی مشرف بہ اسلام ہونے لگے۔

(ایضاً ص ١٧)

٦ رجب ٦٢٧ھ بمطابق ٢١ مئی ١٢٢٩ء دوشنبہ کے دن عشاء کی نماز کے بعد آپ نے اپنے حجرہ کا دروازہ بند کرلیا کسی کو اندر آنے کی اجازت نہ تھی۔ حجرہ کے باہر خدام حاضر تھے۔ رات بھر ان کے کانوں میں صدائے وجد آتی رہی۔ رات کے آخری حصہ میں وہ آواز آنی بند ہوگئی۔ صبح کی نماز کا وقت ہوا لیکن دروازہ نہ کھلا۔ خدام کو تشویش ہوئی۔ آخر کار دروازہ توڑا گیا۔ لوگ اندر داخل ہوئے۔ دیکھا تو حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ واصل حق ہو چکے تھے اور جبین مبارک پر قلمِ قدرت سے ھذا حبیب اللہ مات فی حب اللہ لکھا ہوا تھا۔

''وہ خدا کا حبیب تھا اور اللہ کی محبت میں انتقال کیا''۔

صاحب مراۃ الاسرار نے لکھا ہے کہ آپ مقامات محبوب پر فائز ہو چکے تھے، ستر برس تک شب کو نہیں سوئے، دن بھر روزہ رکھتے اور رات بھر مراقب رہتے۔ آپ کا شمار دنیا کے اکابر مشائخ میں ہوتا ہے۔

آپ کی نماز جنازہ آپ کے فرزند حضرت خواجہ فخر الدین نے پڑھائی۔ جس حجرہ میں آپ نے انتقال فرمایا اسی حجرہ میں آپ کو دفن کیا گیا۔

محسن اعظم اور مقتدر روحانی پیشوا خواجہ معین الدین چشتی سنجری قدس سرہ العزیز سجستان میں ۵۳۷ھ میں پیدا ہوئے۔ (ماخوذ از خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ ...... حضرت سلطان المشائخ فرماتے تھے کہ شیخ قطب الدین عبادت و ریاضت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ سونا بالکل ترک کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ بستر راحت پر کبھی کسی نے آپ کو آرام کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ شروع زمانے میں نیند کے غلبہ کے بعد تھوڑی دیر سو لیتے تھے۔ لیکن آخر عمر میں وہ بھی بیداری سے بدل گیا تھا اور اکثر زبان مبارک پر جاری ہوتا تھا کہ اگر کبھی میں سو جاتا ہوں تو سخت زحمت و تکلیف اٹھاتا ہوں۔

(سیر الاولیاء)

صاحب اخبار الاخیار شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی عبادت و ریاضت کے متعلق فرماتے ہیں:۔

آپ کے شغلِ حق کی یہاں تک نوبت پہنچ گئی تھی کہ جب کوئی آپ کی زیارت کے لیے آتا تو تھوڑی دیر ٹھہر کر ہوش میں آتے اور پھر مشغول بحق ہو جاتے یا کبھی اپنے آئندہ کے حال میں سے کچھ فرما دیتے۔ پھر زائرین سے فرماتے تھے مجھے معاف کرو کہ میں ملاقات کی فرصت نہیں رکھتا یہ کہہ کر پھر مشغول ہو جاتے۔

تذکرہ نگاروں کا بیان ہے کہ بیعت کے بعد وہ دن رات میں پچانوے رکعت

نماز ادا کرتے تھے اور ہر رات کو تین ہزار دُرود شریف پڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں ہدیہ بھیجا کرتے تھے۔ شادی کی ابتدائی تین راتوں میں اپنے معمولات کو ادا نہ کر سکے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رئیس احمد نامی ایک بزرگ کو خواب کے ذریعے یہ پیغام دیا کہ وہ بختیار سے دریافت کریں کہ آخر یہ بے نیازی کیوں؟ یہ سن کر حضرت نے اسی وقت بیوی کو طلاق دے دی حالانکہ شادی کے کل تین دن گزرے تھے۔

سلطان المشائخ فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام قطب الدین کا چھوٹا صاحبزادہ انتقال کر گیا جب شیخ اسے دفن کر کے واپس آئے تو لڑکے کی ماں کی رونے کی آواز آپ کے کان میں پہنچی۔ شیخ نے بہت افسوس کیا۔ شیخ بدرالدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اس وقت آپ کی مجلس میں حاضر تھے پوچھا کہ حضرت یہ افسوس کیسا؟ فرمایا مجھے اس وقت یاد آیا کہ میں نے پہلے فرزندگی کے لیے...... خداوند کریم سے دعائیں کیوں نہ کیں۔ اگر میں اس وقت اس کی بابت خداوند کریم سے درخواست کرتا تو ضرور یہ درخواست قبول ہوتی۔ یہاں پہنچ کر سلطان المشائخ کا استغراق دوست کی یاد میں اس درجہ پہنچ گیا تھا کہ اپنے فرزند کی زندگی و موت کی خبر نہ تھی۔ (سیر الاولیاء)

☆...... اپنے مرشد کی طرح آپ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عشق میں ہمیشہ سرشار رہتے۔ پہلے تحریر کیا جا چکا ہے کہ ہر رات میں تین ہزار مرتبہ درُود شریف پڑھتے اپنی مجلس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان فرماتے اور اتباعِ سنّت کی تلقین فرمایا کرتے۔ ایک بار آپ نے فرمایا کہ مجھے قرآن کریم حفظ نہ ہوتا تھا اور میں اس کی حفظ کی دل میں تمنا رکھتا تھا۔

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی میں نے آپ سے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ یوسف پڑھنے کی تاکید فرمائی۔ میں نے سورۂ یوسف پڑھنا شروع کی تھوڑے ہی عرصہ مجھے پُورا قرآن کریم حفظ ہو گیا۔

(تذکرہ پاک و ہند ص ۴۸)

آپ کو سماع کا بہت شوق تھا لیکن سماع کو چند شرائط اور حدود کے ساتھ جائز

قرار دیتے تھے۔آپ کی وفات بھی محفل سماع میں ہوئی۔واقعہ یہ ہے کہ شیخ علی سنجری رحمۃ اللہ علیہ وسلم کی خانقاہ میں محفل سماع گرم تھی جس میں حضرت بھی موجود تھے۔قوالوں نے شیخ احمد جام کا قصیدہ پڑھنا شروع کیا جب یہ شعر پڑھا ؎

کشتگانِ خنجر تسلیم را

ہرزماں ازغیب جاں دیگراست

آپ پر اس بیت کا اس قدر اثر ہوا کہ آپ مدہوش ہو گئے۔اس حال میں گھر تشریف لے گئے۔چار دن رات برابر یہی کیفیت رہی۔جب آپ کو ہوش آتا تو اسی بیت کے اعادہ کو حکم فرماتے۔

حاضرین بار بار پڑھتے اور آپ اسی وقت تحیّر ہو جاتے لیکن جب نماز کا وقت آتا تو آپ تحیّر میں مشغرق ہو جاتے۔چار شب وروز یہی حالت رہی اور انجام کار پانچوں رات اس عالم فانی سے عالم باقی کی طرف رحلت فرما گئے نمازِ جنازہ سلطان التمش شمس الدین نے پڑھا۔

حضرت شیخ نے وصیّت فرمائی تھی کہ میری نماز جنازہ وہ شیخ پڑھائے جس نے کبھی حرام نہ کھایا ہو اور عصر کی سنتیں قضا نہ کی ہوں، ہمیشہ باجماعت نماز میں پہلی تکبیر سے شریک رہا ہو۔یہ شرطیں سلطان میں پوری ہوتی تھیں اس لیے نمازِ جنازہ سلطان التمش شمس الدین نے پڑھائی۔

صاحب سیر الاولیاء کا بیان ہے کہ عید کا دن تھا شیخ احمد عیدگاہ سے لوٹ کر آئے تھے یکا یک ایک مقام پر تشریف لے گئے۔جہاں آپ کا روضہ مبارک ہے تو کھڑے ہو کر متفکر ہوئے پھر فرمایا کہ مجھے اس سرزمین سے اہل کمال کے دلوں کی بو آتی ہے۔آپ نے اسی وقت اس زمین کے مالک سے اس جگہ کو خرید لیا اور خاص اپنے مال سے قیمت ادا کی۔ پھر فرمایا کہ میرا مدفن یہی زمین ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا روضہ مبارک اسی سرزمین پر واقع ہے۔

شیخ بلال الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جس وقت شیخ کا انتقال ہوا میں وہاں موجود تھا۔جب شیخ کے انتقال کا وقت آیا تو مجھے یونہی غنودگی آگئی۔اسی غنودگی میں

دیکھتا ہوں کہ شیخ اپنے مقام سے نکل کر آسمان کی طرف جاتے ہیں اور مجھ سے فرماتے ہیں۔ بدرالدین! خداوند کریم کے دوستوں کو موت نہیں آتی۔ جب میں بیدار ہوا شیخ اس دنیا سے رحلت فرما چکے تھے۔ (ایضاً ص ۴۹)

حضرت شیخ بہاءالدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ ...... ایک شب شیخ بہاءالدین رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک آراستہ مکان ہے جو انوار و تجلیات سے جگمگا رہا ہے، ایک مرصع تخت پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور دائیں جانب حضرت شیخ الشیوخ دست بستہ مؤدب کھڑے ہیں اور قریب ہی چند خرقے آویزاں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخدوم صاحب کو بلایا اور ہاتھ پکڑ کر اسے شیخ الشیوخ کے ہاتھ میں دے دیا اور فرمایا کہ میں اسے تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ ان خرقوں میں سے ایک خرقہ بہاءالدین کو پہنا دو"۔ چنانچہ انہوں نے تعمیل ارشاد کے طور پر ایک خرقہ آپ کو پہنا دیا۔

صبح ہوتے ہی شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو بلایا اور فرمایا کہ رات تجھے جو خرقہ عطا ہوا تھا وہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق عطا کرتا ہوں۔ پھر آپ نے ہی خرقہ پہنایا اور حکم دیا کہ ملتان چلے جاؤ اور خلق خدا کی ہدایت میں مصروف ہو جاؤ۔

سنہ ۶۶۶ھ میں آپ کا وصال ۸۸ سال کی عمر میں ہوا اور آپ کی قبر مبارک مُلتان میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ ...... رُوحانی کمال کے حُصول اور کسب فیوض و برکات کیلئے تمام اسلامی ممالک شام

عراق، بغداد، فارس، آذربائیجان، طبرستان، برمادرالہند اور ترکستان وغیرہ کا سفر کیا اور ہر سفر میں صوفیائے کرام کی صحبتوں سے مستفیذ ہوئے خراسان میں آپ تین سو مشائخ سے ملے ہیں جن میں شیخ محمد زّلی بن العلا شیخ الشیوخ ابوالحسن بن شیخ ابواسحٰق بن شہریار شیخ ابوطاہر مکتوب قابلِ ذکر ہیں۔

سفر کا ایک واقعہ خود بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ شیخ ابویزید رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر تین ماہ تک حاضر رہا۔ ہر روز غسل اور وضو کر کے بیٹھتا تھا مگر وہ کشف حاصل نہ ہوا جو ایک بار وہیں حاصل کر چکا ہے۔ آخر میں خراسان کی طرف چلا گیا۔ ایک گاؤں میں پہنچا تو خانقاہ میں متصوفین کی ایک جماعت نظر آئی میں اس جماعت کی نظر میں بہت ہی کمتر معلوم ہوا ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ ہم میں سے نہیں ہیں یہ تو عام لوگوں میں سے ہے انھوں نے مجھے ٹھہرنے کیلئے کوٹھا دیا اور وہ خود او نچے کوٹھے پر ٹھہرے۔ کھانے کے وقت مجھ کو سوکھی روٹی دی۔ اور خود اچھا کھانا کھایا، کھانے کے بعد تربوزہ کے چھلکے میرے سر پر پھینکتے تھے اور اور طنز کی باتیں کرتے تھے مگر وہ جتنا طنز کرتے تھے اتنا ہی میرا دل خوش ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ ذلت اٹھاتے اٹھاتے وہ کشف حاصل ہو گیا جو اس سے پہلے نہ ہوا تھا۔ ایک اور واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ شام میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ مؤذن کے روضہ پر سرہانے سو رہا تھا کہ خواب میں دیکھا کہ مکہ معظّمہ میں ہوں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوڑھے آدمی کو بچہ کی طرح گود میں لیے ہوئے ہیں میں نے آگے بڑھ کر قدم چومے اور حیران تھا کہ گود میں یہ بوڑھا شخص کون ہے؟ آپ کو میرے دل کا حال معلوم ہو گیا۔ فرمایا کہ یہ تیر امام ہے یعنی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس سے مجھ پر یہ منکشف ہوا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ گو مادی طور پر فانی ہو چکے ہیں مگر احکام شرعی کیلئے باقی ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حامل حضور اکرم صلی اللہ آلہ وسلم ہیں۔

اپنی سیاحت کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ چالیس سال تک مسلسل سفر میں رہے لیکن کبھی جماعت کی نماز قضا نہیں کی اور ہر جمعہ کو نماز کیلئے کسی قصبہ میں قیام کرتے۔

(تذکرہ پاک و ہند ص ۳۱)

دارالکفر ہندوستان کی تاریک فضاؤں میں آپ دعوتِ حق دینے میں مصروف تھے کہ حق تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آ گیا۔ آپ چند دن علیل رہے۔ پھر اپنے حجرے میں ۹ محرم ۴۶۵ھ کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ابو محمد بن احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کو زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆..... حضرت خواجہ ابو محمد بن ابدال چشتی سلسلہ چشت کے صاحب الجلال والکمال بزرگ ہیں۔ آپ کو آٹھ واسطوں سے خرقہ خلافت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے پہنچا۔ آپ مادرزاد ولی تھے۔ آپ کی ولادت کے حالات نہایت حیرت انگیز ہیں۔ اکثر روایات کے اعتبار سے آپ محرم الحرام ۳۴۱ھ کو حضرت احمد ابدال چشتی کے دولت کدہ میں بمقام چشت رونق افروز عالم ہوئے۔

ولادت سے قبل اسی شب میں آپ کے والد ماجد نے خواب میں دیکھا۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ اے ابو احمد! خوش ہو کہ تیرے گھر میں بابرکت بیٹا پیدا ہوا۔ اس کا نام ہمارے نام پر رکھنا۔ اور ہمارا اسلام اس سے کہنا۔

آپ کے والد صاحب جونہی خواب سے بیدار ہوئے۔ بیٹے کی ولادت کی خوش خبری سنی۔ حضرت ابو احمد نے وضو کر کے بیٹے کا چہرہ دیکھا فرمایا السلام علیکم جواب ملا وعلیکم السلام۔ یہ سنتے ہی آپ نے سجدہ شکر ادا کیا۔ اور دعا کی۔ یا رب میرے بیٹے کو میرے مرتبہ کا بنا۔ چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی اور حضرت ابو محمد اپنے والد ماجد کے جانشین برحق بنے۔

حضرت خواجہ بزرگ بہ حکم رب اکرم عالم کو فیضاب کر کے ستر سال کے سن شریف میں بموجب روایت۔۔۔۔ ۱۵/ رجب ۴۱۱ھ میں واصل بحق ہوئے مزار مبارک چشت میں ہے۔

خواجہ فضیل بن عیاض بن مسعود بن بشر التمیمی رحمہما اللہ کو زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......ابو علی اور ابو الفضل آپ کی کنیت ہے۔ بعض نے ابو الفیض بھی لکھی ہے اصل وطن آپ کا کوفہ تھا۔ سمرقند یا بخارا میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ آپ کو خلافت خواجہ عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ ابو عیاض بن منصور بن معمر سلمی عن محمد بن مسلم عن محمد بن حبیب عن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی حاصل ہے اور اس طرح سے یہ سلسلہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ خواجہ فضیل بھی صائم الدہر تھے پانچ پانچ دن کے مسلسل روزہ رکھتے تھے اور پانسو رکعت نوافل روزانہ ادا کرتے تھے۔ صاحب انوار العارفین نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ وضو میں سہو سے کسی عضو کو بجائے تین بار کے دو بار دھولیا تھا۔ شب کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ کی زیارت ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فضیل تم سے سے بعید ہے کہ وضوء میں میری سُنت چھوڑ دو۔ خواجہ اس کی ہیبت سے بیدار ہو گئے اور اپنے اوپر پانسو نوافل روزانہ کا ایک سال کے لئے کفارہ مقرر فرمایا۔ (تاریخ مشائخ چشت ص ۱۳۰ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت شیخ کی وفات ۳/ ربیع الاول ۱۸۷ھ کو حرم شریف میں ہوئی اور مکہ مکرمہ میں جنت المعلیٰ میں دفن ہوئے ہیں۔ آپ کا مزار ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہما کے قریب بتایا جاتا ہے۔ بعض لوگوں نے آپ کی وفات کا مہینہ محرم بتایا ہے۔ کسی قاری کی زبانی القارعہ سُنی اور ایک نعرہ مار کر جان نذر کر دی۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ حضرت فضیل بن عیاض کے انتقال پر آسمان و زمین روتے تھے اور سناٹا چھایا ہوا تھا۔

حضرت کے پانچ خلفاء تھے۔ سلطان ابراہیم بن ادہم، شیخ محمد شیزاری، خواجہ بشر حافی، شیخ ابو رجاء عطاروی، خواجہ عبد اللہ سباری،

(خزینۃ الاصفیاء، تعلیم الدین، روضۃ الریاحین، طبقات شعرانی، تنبیہ المغترین"۔

شیخ نظام الدین العمری التھانیسری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......ابن شیخ عبدالشکور علوم ظاہریہ و باطنیہ کے جامع تھے۔علوم معرفت واسرار ورموز کے علاوہ کیمیا وغیرہ کے علوم بھی حاصل تھے۔اس ہی وجہ سے حاسدین کو آپ کے ساتھ بغض وعداوت زیادہ تھا اور اکبر بادشاہ کے یہاں بار بار آپ کی طرف سے شکایات پہونچائی جاتی تھیں اکبر نے دو مرتبہ آپ کو ہندوستان سے باہر بھیجد یا تھا۔ اول مرتبہ حرمین شریفین کی طرف روانہ کیا۔حضرت شیخ اس سے فراغت کے بعد ہندوستان واپس تشریف لے آئے۔تو دوبارہ ماوراءالنہر کی طرف روانہ کردیا وہاں پہونچکر حاسدین پیدا ہوئے اور والی بلخ سے لوگوں نے شکایات شروع کیں اس نے بھی شیخ کے اخراج کا ارادہ کیا لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں منع فرمادیا۔خواب کا دیکھنا تھا کہ حد درجہ معتقد ہوکر مرید بن گیا۔آپ کو خرقہ اجازت حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ سے ہے آپ حضرت کے بھتیجے اور داماد بھی تھے آپ کے والد شاہ عبدالشکور بھی حضرت شیخ سے مجاز تھے۔علوم اسرار وحقائق اکثر بیان فرمایا کرتے تھے۔آپ کے ملفوظات اکثر خدام تحریر کرلیا کرتے تھے۔بعض نے کہا ہے کہ علوم ظاہری آپ نے پڑھا نہیں تھا بلا تحصیل ہی کمال حاصل تھا۔نفی اثبات اور ذکر بالجہر آپ نے شب وروز کیا ہے۔ ایک مہینہ تک اس قدر سخت مجاہدہ کیا ہے کہ بعض کے قول کے موافق حجرہ کے دروازہ پر دیوار کھینچ لی تھی اور اندر ہی مہینہ بھر تک رہے۔

شیخ کی کرامت سے نماز کے وقت ملائکہ کہ بصورت جسمیہ حاضر ہوتے تھے ان کے ساتھ امام بن کر باجماعت نماز ادا فرماتے تھے۔حضرت شیخ سے چھ ماہ کی اجازت لی تھی کہ یا مطلوب حاصل ہوگا یا اگر مقدر میں نہیں وہیں مرجاؤں گا۔حضرت نے فرمایا کہ اسم ذات ایک سانس میں نوے مرتبہ سے ابتداء کرکے روزانہ حسب تحمل ترقی کرتے رہو چنانچہ ایک سانس میں تین سو اور بعض کے نزدیک چار سو تک کے آپ عادی ہوگئے تھے۔ ابھی ایک ہی مہینہ گذرا تھا کہ تجلیات خاصہ کا ظہور ہوا۔زیادہ تخلیہ کی ضرورت نہیں رہی تھی۔

اس لئے حضرت شیخ نے منع فرمادیا۔ اور ارشاد و تلقین خلق اللہ کا امر فرمایا۔ چنانچہ مشہور ہے کہ حضرت جلال الدین نے اپنے تمام خلفاء مریدین کو اپنی حیات ہی میں حضرت شیخ نظام الدین کے حوالہ فرمادیا تھا۔ حضرت شیخ نے ان کی تعلیم و تلقین فرمائی اور ہندوستان میں اپنی نیابت کے لئے شیخ ابو سعید گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی تکمیل فرمائی۔ جس شخص پر نظر فرماتے تھے ایک ہی وہلہ میں صاحب شہود ہو جاتا تھا اسی وجہ سے بعض لوگوں نے ولی تراش نام رکھا لیا تھا۔

آپ صاحب اولاد تھے۔ سب سے بڑے صاحبزادہ شیخ محمد سعید بلخ سے پھر دوبارہ ہندوستان آئے اور اپنے وطن مالوف قصبہ تھانیسر میں قیام اختیار فرمایا۔ ان کے چھوٹے بھائی شیخ عبدالحق کرنال میں مقیم ہوئے اور باقی صاحبزادگان بلخ ہی میں مقیم رہے۔

(تاریخ مشائخ چشت ص ۲۱۳)

حضرت شیخ کی وفات آٹھ رجب ۱۰۲۴ھ یا ۳۵ یا ۳۶ھ میں ہے اور مزار بلخ میں ہے۔ آپ کے مشاہیر خلفاء میں صاحبزادہ شیخ عبدالکریم اور سید علی غواص، جو بلخ میں قائم مقام ہوئے اور حضرت شاہ ابو سعید جنہوں نے گنگوہ میں نیابت فرمائی اور شیخ اللہ داد قاضی سالم ہیں۔ (خزینۃ الاولیاء، انوار العاشقین تعلیم الدین)

حضرت شیخ عبدالہادی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ ...... شیخ عبدالہادی ابن شیخ محمد حافظ، رحمۃ اللہ علیہ نسباً شیخ رحمۃ اللہ علیہ "صدیقی" ہیں اور مسلکاً" شاہ عضدالدین رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے ہیں۔

امروہہ، محلّہ قریشیاں میں چودہ (۱۴) رجب المرجب ۱۰۸۴ھ، بروز چہار شنبہ کو پیدا ہوئے۔

☆ ...... آپ صاحب کشف تھے، لوگوں کے خطرات پر اکثر مطلع ہوتے تھے اور فوراً جواب دیا کرتے تھے۔ آپ چونکہ صحرا میں رہتے تھے اس لئے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا کہ: "آبادی میں رہ کر خلق اللہ کو نفع پہنچاؤ۔"

اس حکم کی تعمیل میں آبادی تشریف لائے اور موضع براہی میں رہنا شروع کیا۔ گاہ بگاہ دوسرے مقامات پر بھی تشریف لے جاتے رہے، جس کی وجہ سے امروہہ کا قیام بہت کم ہو گیا تھا۔

خدام اور مریدین کی نہایت کثرت تھی، ان کی اصرار سے مختلف مقامات پر تشریف لے جاتے اور کثرت سے لوگ بیعت ہوتے اور استفادہ کرتے۔ (مشائخ چشت ص ۸۴)

آخر میں قاضی شیخ الاسلام وغیرہ اکابر شہر بریلی کے اصرار پر بریلی تشریف لائے اور موضع ''کھائی کھیڑہ'' میں قیام فرمایا۔

اسی عرصہ میں طبیعت ناساز ہوگی اور مورخہ ۴/ رمضان المبارک ۱۱۹۰ھ بروز جمعہ کو انتقال فرمایا۔

تدفین پہلے تو بریلی ہی میں عمل میں آئی لیکن بعد رمضان آپ کی نعش مبارک کو لوگوں نے وہاں سے امروہہ منتقل کر دیا اور اب امروہہ میں شیخ ظہور اللہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے باغ میں مزار واقع ہے۔

(تفصیل: تاریخ مشائخ چشت: (ص: ۲۲۷ تا ۲۲۹) وتعلیم الدین (ص: ۱۸۶!) انوار العاشقین ۱۲)

واللہ اعلم۔

"رحمه الله رحمة واسعة"

خواجہ ابوہبیرہ بصری کو زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......اکثر مشائخ نے آپ کا نام نامی صرف ہبیرہ لکھا ہے اور بعض نے ابوہبیرہ لکھا ہے۔ اور لقب امین الدین تھا بصرہ میں ۱۶۷ھ میں ولادت ہوئی۔ ۱۷ سال کی عمر میں عالم فاضل، حافظ قرآن غرض علوم ظاہر سے علی وجہ الاتم فراغت پا چکے تھے۔ مجاہدہ کے شروع ہی سے خوگر تھے۔ روزانہ دو کلام مجید ختم فرمایا کرتے تھے۔ تیس سال کے مجاہدہ کے بعد ناکامی سے بہت روئے تو مغفرت کی بشارت کے ساتھ ساتھ آواز آئی کی فقیری سیکھنے کے لئے خواجہ مرعشی کے پاس جاؤ۔ وہاں حاضر ہوئے۔ چونکہ تیس سال تک پہلے مجاہدہ کر چکے تھے اس لئے ایک ہفتے میں کمال حاصل ہو گیا اور ایک سال میں اجازت وخلافت حاصل ہوگئی۔ یکسوئی کے نہایت دلدادہ تھے ہمیشہ ایک حجرہ میں عمر گذاردی رونے کے

اتنے عادی تھے کہ لوگوں کو ہلاکت کا خوف ہوتا تھا۔ دُنیا کی لذیذ چیزیں کھانی بھی ترک کر دی تھیں۔ آپ کا جوشخص منظورِ نظر ہو جاتا تھا ایک توجہ سے فوراً اس پر علوم منکشف ہو جاتے تھے حضرت ہبیرہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے خرقہ خلافت عطا ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک مع جملہ اکابر کی ارواح کے منکشف تھیں اور مجھے دُعا دے رہی تھیں۔ ۷/ شوال ۲۸۷ھ میں وصال فرمایا۔ بعض نے ۲۷۹ھ بھی تحریر فرمایا ہے بصرہ میں آپ کا مزار ہے۔ ایک سوبیس سال کی عمر آپ کی ہوئی، آپ کا مزار سے جس قدر سلاسل چلے وہ سب ہبیریاں کہلاتے ہیں۔

(خزینۃ الاولیاء نور العاشقین، تعلیم الدین، تاریخ مشائخ چشت ص ۱۴۷)

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

☆...... حضرت مولانا حکیم شاہ محمد اختر صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ اگر کسی پر زیادتی ہو جائے تو فوراً ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے میں شرمانا نہیں چاہئے۔ اس کو راضی کرلو ورنہ روز قیامت پچھتانا پڑے گا۔ جو غصہ کا علاج اور تلافی کرے اب ان کا درجہ بھی سن لیجئے۔ میرے مرشد اول حضرت شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری قدس سرہ کو ایک شخص پر غصہ آ گیا اور کچھ زیادتی ہوگئی۔ انسان ہی تو ہے چاہئے کتنا بڑا ولی اللہ ہو اس سے بھی خطا ہوسکتی ہے۔ وہ شخص بالکل ان پڑھ تھے ہل جوتنے والے جیسے دیہاتوں میں ہوتے ہیں۔ پھولپور (یوپی، بھارت) سے ڈیڑھ میل دور ایک گاؤں میں رہتے تھے۔ بعد میں حضرت کو خیال ہوا کہ مجھ سے زیادتی ہوگئی۔ اتنا غصہ نہیں کرنا چاہئے تھا۔ عصر کے بعد حضرت اس سے معافی مانگنے تشریف لے گئے اور کہا تم مجھ کو اللہ کے واسطے معاف کردو۔ اس نے کہا آپ اتنے بڑے مولانا ہیں اور میں جاہل آدمی ہوں۔ آپ تو میرے باپ کے برابر ہیں۔ باپ کو تو بیٹے پر حق ہوتا ہے۔ حضرت نے فرمایا قیامت کے دن معلوم ہوگا کون چھوٹا اور بڑا ہے۔ تم جب تک یہ نہ کہو گے کہ میں نے معاف کردیا اس وقت تک میں

یہاں سے نہ ہٹوں گا۔ اس نے جب دیکھا کہ مولانا بغیر کہلوائے جائیں گے نہیں تو کہا حضرت آپ کا حکم ہے۔ آپ کا دل خوش کرنے کے لئے کہے دیتا ہوں کہ معاف کردیا ورنہ آپ کا مجھ پر حق ہے۔ حضرت کو اسی رات حضرت سرور عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگئی۔ دیکھا کہ آپ ﷺ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک کشتی میں تشریف فرماہیں اور کچھ فاصلہ پر تنہا میں ایک کشتی پر سوار ہوں۔ حضور اقدس ﷺ نے بہ آواز بلند حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اے علی عبدالغنی کی کشتی کو میری کشتی سے جوڑ دو۔ حضرت نے فرمایا کہ جب میری کشتی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور سرور عالم ﷺ کی کشتی سے جوڑی تو اس کی کھٹ سے جو آواز آئی آج تک اس کا مزہ آرہا ہے۔ کانوں میں اس کی لذت سماگئی ہے۔ حضرت شاعر نہ تھے پھر اس مزہ کو شعر میں یوں بیان فرمایا: ع

مضطرب دل کی تسلی کے لئے حکم ہوتا ہے ملا دو ناؤ کو

دیکھئے غصہ کی تلافی وندامت ومعذرت پر کتنا بڑا انعام ملا (علاج الغضب از حضرت مولانا حکیم شاہ محمد اختر صاحب، شعبۂ نشر واشاعت خانقاہ امدادیہ اشرفیہ۔ گلشن اقبال، بلاک نمبر۲، کراچی ۴۷، صفحہ ۱۷ تا ۱۸)۔

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضور اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ نے اس حدیث میں ''لولاک ماخلقت السمٰوات والارضین'' میں ارضین پہلے فرمایا ہے یا سمٰوات پہلے فرمایا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ ''میں نے پہلے 'ارضین'' فرمایا تھا، لیکن محدثین سے یہ لفظ مؤخر ہوگیا ہے''۔

(معرفت الٰہیہ مرتبہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب، صفحہ ۴۰، ناشر، کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال کراچی)

اس خواب سے بیدار ہونے کے بعد مولانا نے تفسیر کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ زمین کا تودہ آسمان سے پہلے پیدا کیا گیا مگر اس کو آسمان کی تخلیق کے بعد پھیلایا گیا۔

بروز سہ شنبہ بتاریخ ۶ رجب المرجب ۱۳۳۴ھ بعد نماز تہجد حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ سو گئے تو انہیں جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت بابرکت جامع مسجد جون پور (یوپی، بھارت) میں نصیب ہوئی۔ سامنے سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف فرما ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھے اور کچھ ہی اٹھنے پائے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مزاحاً تبسم فرماتے ہوئے پیر پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لئے اور میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اس خیال سے سر پکڑ لیا کہ مبادا کسی پتھر سے سر مبارک نہ ٹکرا جائے اور حضور ﷺ نے ان کے دونوں پیروں کو اٹھالیا اور آتر (شمال) کی جانب نہایت زور سے لے چلے، جبکہ میں سر مبارک کو نہایت ادب سے گود میں لئے ہوئے چل رہا ہوں، یکا یک ایک دوسرے در کے گوشے میں حضور ﷺ رک گئے تو میں نے اس مہلت کو غنیمت سمجھا، سر مبارک کو خوب خوب بوسہ دیا، سجدہ کی جگہ کو جہاں نشان سجدہ بن جاتا ہے اسے بھی بوسہ دیا اور دل ہی دل میں کہتا ہوں کہ اپنے احباب سے مل کر کہوں گا کہ اب میرا منہ چومنے کے قابل ہو گیا ہے۔ (معرفت الٰہیہ، صفحہ ۴۴)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا خواب کی تعبیر کے سلسلے میں فرمایا کہ آپ حافظ علوم ولایت ہوں گے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اکثر سلاسل کے منتہی ہیں اور سر میں دماغ ہوتا ہے جو علوم کا خزانہ ہے تو سر کی حفاظت حمل ہے علوم ولایت کا اور پاؤں پکڑ لینا مانعیت ہے، بلکہ وہ رفتار غیر معتاد یعنی مخفی ہے کیونکہ علوم ولایت ناشی ہیں احوال و اذواق خاصہ کا اور اظہار آپ کے تحقیق بکلا النوعین کی مجموعی حالت آپ کی مانعیت ہے۔ خدا تعالیٰ کا شکر کرو کہ وہ مزید عطا فرمائیں۔

(معرفت الٰہیہ، صفحہ ۴۵)

☆...... حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں: پھر دیکھتا ہوں کہ حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس مسجد میں اُتر کی جانب لیٹے ہوئے ہیں۔ مجھے خیال ہوا کہ اس مجمع میں حضور اقدس ﷺ بھی تشریف فرما ہوں گے، تو میں عرض کیا "**السلام علیکم یا رسول اللہ**" (ﷺ)! تو آپ ﷺ نے جواب دیا وعلیکم السلام۔ میں مصافحہ کرنے کی غرض سے تیز چلا تو دیکھتا ہوں کہ حضور اکرم ﷺ انوار

کے ٹکڑوں کے مثل ہو کر نظر سے غائب ہو گئے۔ الحمدللہ! استقامت عطا ہوتی چلی جاتی ہے۔ (معرفت الٰہیہ، صفحہ ۴۴ تا ۴۵)

☆ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عریضہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ارسال کیا۔ عریضہ روانہ کر چکے تو مذکورہ بالا خواب کے متعلق سخت اضطراب ہوا اور عجیب عجیب باتیں دل پر گزریں، جب رات ہوئی تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ بذریعہ جناب رسول اللہ ﷺ میری تسلی فرمادی جائے اور اس کی تعبیر سے مشرف فرمادیا جائے تا کہ اضطراب رفع ہو، جب سویا تو یہ چار الفاظ دربار رسول مقبول ﷺ سے اس خواب کی تعبیر میں ارشاد ہوئے: اضمار در اضمار، استتار در استتار، انتہا در انتہا، اختتام در اختتام، پھر مجھے تسلی تام ہوگئی۔

(معرفت الٰہیہ، صفحہ ۴۶)

تعبیر کے سلسلے میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ اس خواب کی تعبیر لکھ چکا ہوں۔ الحمدللہ کہ خود حضرت رسول اللہ ﷺ کے ارشاد سے اس کی تائید ہوگئی۔ اضمار در اضمار، اور استتار در استتار علوم ولایت سے متعلق ہے: جسے میں نے لکھا تھا کہ یہ علوم مخفی ہیں اور غایت تاکید کے لئے چار الفاظ استعمال فرمائے گئے ہیں اور انتہا در انتہا، اختتام در اختتام علوم نبوۃ سے متعلق ہے، قرینہ تقابل سے اس میں اظہار کی قید ملحوظ ہے اور غایت تاکید کے لئے یہاں بھی چار الفاظ استعمال فرمائے گئے ہیں۔ فیض نبوت انتہا درجہ ظاہر ہوگا۔

(ملفوظات حسن العزیز جلد اول کا آخری ضمیمہ، ص ۱۰۱)

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری نور اللہ مرقدہ، کا سن ولادت ۱۲۹۳ھ ہے۔ آپ اپنے پیرومرشد حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ سے عمر میں ۱۲ سال چھوٹے تھے۔ آپ کے والد ماجد کا نام شیخ عبدالوہاب تھا اور آپ ضلع اعظم گڑھ کے ایک گاؤں مسمی بہ چھاؤں کے رہنے والے تھے، عمر کا بیشتر حصہ چونکہ قصبہ پھولپور میں گزرا اس لئے پھولپوری مشہور ہوئے، پھولپور گاؤں سے ۱۱ میل کے فاصلے پر ہے اور یہ تمام مقامات یوپی بھارت کے ہیں، اپنے دور کے جید عالم تھے مگر اس قدر سادگی تھی کہ معلوم

ہی نہ ہوتے تھے کہ پڑھے لکھے بھی ہیں، کرتے کے بٹن ہمیشہ کھلے رکھتے تھے اور اس کا مسنون ہونا ثابت ہے، ظہر کے وضو سے عشاء کی نماز پڑھنے کا معمول تھا، تلاوت قرآن مجید کا خاص انداز تھا، نو دس آیات کی تلاوت کے بعد زور سے آہ فرماتے اور یا اللہ کہتے، اس آہ اور اللہ میں ایسی کیفیت ہوتی کہ سننے والے کا دل حرکت میں آ جاتا تھا، مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ سے بے حد شغف تھا اور نہایت دردناک لحن میں اشعار پڑھتے تھے۔ آپ نے ۸۸ سال عمر پائی۔ فرماتے تھے کہ ۷۰ سال تک مجھے بڑھاپا محسوس نہ ہوا۔ حکیم الامّت، مجدد ملّت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ سے بہت حسن ظن تھا۔ (معرفت الٰہیہ)

☆...... حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ (اعظم گڑھ کی تحصیل پھولپور، یوپی، بھارت) نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کی بارہ مرتبہ زیارت کی ہے۔ ایک مرتبہ زیارت میں مجھ کو آپ ﷺ کی مبارک آنکھوں کے لال لال ڈورے بھی نظر آئے اور میں نے خواب ہی میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا عبدالغنی نے آج آپ ﷺ کو خوب دیکھ لیا؟ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں! آج تو نے مجھے خوب دیکھ لیا۔

(مواعظ حسنہ نمبر ۲۴ صفحہ ۱۱، ''راہ مغفرت'' از عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲ کراچی ۴۷)

☆...... حضرت مولانا شاہ عبدالغنی مہاجر مدنی قدس سرہ العزیز نے ۱۸۵۷ء/۱۲۷۳ھ میں ہندوستان سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ کو جائے قیام بنایا۔ اکثر حرم اطہر (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) میں مستغرق و مراقب رہتے تھے۔ ادباً خائف و ترساں روضۂ اطہر (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) سے کچھ فاصلہ پر بیٹھتے اور زائرین کے شور و غل مچانے پر یکدم کانپ اٹھتے اور نہایت آہستہ آواز میں یوں فرماتے: صاحبو! شور نہ کرو، دیکھو حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف رکھتے ہیں۔ یہیں آپ درس بھی دیتے اور حدیث شریف پڑھاتے تھے۔ آخر جوارِ رسول اللہ ﷺ میں بتاریخ ۶ محرم الحرام ۱۲۹۶ھ بعمر ۶۰ سال وصال فرمایا اور جنت البقیع میں مقبرۂ عثمانی کے متصل مدفون ہوئے۔ شاہ صاحب ۲۵ شعبان المعظم ۱۲۳۵ھ کو مراد آباد (یوپی، بھارت) میں پیدا ہوئے تھے۔ والد بزرگوار کا اسم

گرامی شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ نے حضرت شاہ عبداللہ المعروف شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ فرمایا کیونکہ ظاہری و باطنی علم کے لئے دہلی آنا جانا رہتا تھا۔ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے شاگرد تھے اور آپ خود حضرت شاہ اسحاق مہاجر مکیؒ کے شاگرد تھے۔

(تذکرۃ الرشید صفحہ ۲۸ تا ۲۹۔ تذکرۃ الخلیل از مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی)

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کے ایک سو کے قریب خلفاء تھے۔ وہ سب جید عالم تھے ان ہی میں ایک حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ تھے، جن کی چال تک سے فنائیت ظاہر ہوتی تھی۔ جونپور (یوپی، بھارت) میں حضرت مولانا اصغر میاں رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ پڑھاتے تھے۔ صدر مدرس حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ جب ڈھابیل (گجرات، کاٹھیاواڑ، بھارت) چلے گئے تو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے دارالعلوم دیوبند میں حضرت پھولپوری کو صدر مدرس بنانے کی تجویز پیش کی تھی۔ اعظم گڑھ میں قصبہ کے باہر جنگل میں آپ نے ایک مکان بنایا تھا۔ تہجد کے وقت تاروں کی روشنی میں آپ وہاں تلاوت قرآن مجید اور آہ وزاری کرتے تھے۔ گریباں چاک، عجب عاشقانہ انداز ہوتا تھا۔ اس وقت آپ کی عمر ۷۰ سال تھی، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت پھول پوری رحمۃ اللہ علیہ کے لئے فرمایا تھا کہ آپ حامل علوم شریعت اور حامل علوم طریقت ہیں۔

شیخ المشائخ حضرت شیخ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ ......کچھ عرصہ بعد آپ نے خواب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس آراستہ ہے، شیخ المشائخ مجلس نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حاضر ہونا چاہتے تھے غایت ادب کی وجہ سے قدم آگے نہیں بڑھتا تھا۔ اچانک آپ کے جدامجد حافظ بلاقی تشریف لائے اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچا دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے اپنے دست مبارک میں آپ کا ہاتھ لے کر حضرت میاں جی نور محمد جھنجھانوی (قدس سرہ) کے حوالے فرمادیا۔

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ''میں جب بیدار ہوتا تو پریشانی کا عجیب عالم تھا۔ میں اس وقت ''جھنجھانہ'' سے واقف نہ تھا۔ کئی سال اسی طرح گزر گئے آخر کار مولانا محمد قلندر محدث جلال آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی رہنمائی سے گوہر مقصود ہاتھ آیا اور حضرت میاں جی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کا موقع نصیب ہوا، دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ وہی صورت ہے جو خواب میں دکھلائی گئی تھی، حضرت میاں جی'' نے مجھے دیکھ کر فرمایا: ''کیا تمہیں اپنے خواب پر کامل یقین ہے؟'' یہ پہلی کرامت تھی جو مشاہدہ میں آئی۔ میرا دل بکمال استحکام حضرت میاں جی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب مائل ہوگیا۔'' ایک مدّت پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر رہ کر ریاضت و مجاہدہ کے بعد سلوک کی تکمیل فرمائی اور خرقہ خلافت سے مشرف ہوئے۔ (بیس بڑے مسلمان: (ص ۹۱، ۹۲)

نام و نسب:

آپ کا نام نامی آپ کے والد مرحوم نے ''امداد حسین'' رکھا تھا لیکن حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نبیرہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب (قدس سرہ) نے ''امداد اللہ'' کے لقب سے ملقب فرمایا۔ شاید ان کو ''امداد حسین'' نام پسند نہ آیا کہ اس میں شرک کی بو آتی ہے۔ چنانچہ اس نام کو حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ترک فرما کر کتابوں نیز خطوط میں ''امداد اللہ'' ہی لکھا...... آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مختلف خطوط میں ایک اور نام ''عبد الکریم'' بھی ظاہر فرمایا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نام حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کسی مصلحت کی وجہ سے رکھا تھا۔ آپ کا تاریخی نام ''ظفر احمد'' تھا۔

مرض وفات میں استغراق کے ساتھ ضعف اس قدر بڑھ گیا تھا کہ کروٹ بدلنا تک مشکل تھا، اشتہا بالکل جاتی رہی تھی، آخر کار ۱۳/ جمادی الاخری ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۸۹۹ء کو چہار شنبہ کے دن فجر کی اذان کے وقت چوراسی (۸۴) سال کی عمر میں اس مرد درویش نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون.

''جنت المعلی'' مکہ مکرمہ میں حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ (بانی مدرسہ صولتیہ) کے پہلو میں تدفین عمل میں آئی۔''

رحمه الله رحمة واسعة''

(بیس بڑے مسلمان: (ص:۱۰۰) وحیات امداد: (ص ۸۵) وتاریخ مشائخ چشت: (ص:۲۵۱و۲۵۲)

☆......شروع شروع میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ علماء کو بیعت نہ فرماتے تھے، پھر خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ''حاجی صاحب کے مہمان علماء ہیں اور ان کی مہمانی ہمارے ذمہ ہے''۔ اس سے حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سمجھ لیا کہ میری جماعت کے لوگ علماء زیادہ ہوں گے، چنانچہ سب سے پہلے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ آپ سے بیعت ہوئے اور دیکھتے دیکھتے جید علماء کی تعداد جو آپ سے بیعت ہوئے، آٹھ سو کے قریب پہنچ گئی۔ شرف بیعت کے بعد حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ تم سے کوئی بیعت کی درخواست کرے تو داخل سلسلہ کر لینا۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا کہ مجھ میں اتنی قابلیت کہاں ہے؟ اس پر حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب پیر نے حکم دے دیا تو مرید کو عمل کرنا چاہئے، قابلیت کا معلوم کرنا میرا کام ہے نہ کہ آپ کا۔

(امداد المشتاق، صفحہ ۱۶۰ تا ۱۶۱)

☆......شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جب دولت حج و زیارت سے مالا مال ہو کر وطن واپس آئے تو مخلوق نے مرید ہونا چاہا۔ مگر آپ نے انکار فرماتے رہے۔ بالآخر خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ کو مع خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم رونق افروز پایا اور کمال التفات شاہانہ سے عنایت فرمائے گئے۔ (انوار العاشقین صفحہ ۸۵)

☆...... حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ نے فرمایا کہ ظاہر میں اول بیعت میری طریقۂ نقشبندیہ میں حضرت نصیر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت شاہ محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی اور باطن میں بلا واسطہ خود حضرت نبی آخر الزماں ﷺ سے

اس طرح ہوئی کہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ ایک بلند جگہ رونق افروز ہیں اور حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ آپ ﷺ کے دست مبارک میں ہے اور میں بھی اسی مکان میں مودب کھڑا ہوں۔ حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں دے دیا۔

(کرامات امدادیہ از حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۴۴)

☆...... ایک دن حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ نے خواب دیکھا کہ مجلس سرور کائنات ﷺ میں حاضر ہوں۔ غایت رعب سے قدم آگے نہیں بڑھتا کہ ناگاہ آپ کے جد امجد حضرت حافظ بلاقی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر حضرت رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک میں دے دیا۔ اس وقت بعالم ظاہر میاں جیو رحمۃ اللہ علیہ سے کسی طرح کا تعارف نہ تھا، بیان فرماتے ہیں کہ جب میں بیدار ہوا تو عجیب انتشار حیرت میں مبتلا تھا کہ یارب یہ کون بزرگ ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دیا اور مجھ کو ان کے سپرد کر دیا۔ اسی طرح کئی سال گزر گئے کہ ایک دن حضرت مولانا محمد قلندر محدث جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ نے میرا اضطرار دیکھ کر بکمال شفقت وعنایت فرمایا کہ تم کیوں پریشان ہوتے ہو۔ موضع لوہاری یہاں سے قریب ہے وہاں جاؤ اور حضرت میاں جیو صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کرو۔ شاید مقصود دلی حاصل ہو اور حیض بیض سے نجات پاؤ۔ پس لوہاری کی راہ لی۔ شدت سفر سے پاؤں میں چھالے پڑ گئے۔ آخر آستانہ شریف پر حاضر ہوا اور جیسے ہی دور سے جمال با کمال ملاحظہ کیا تو وہی صورت تھی جو خواب میں دیکھی تھی۔ محو خود رفتگی ہو گیا اور افتاں وخیزاں خدمت میں پہنچ کر قدموں پر گر پڑا۔ حضرت میاں جیو رحمۃ اللہ علیہ نے میرے سر کو اٹھایا اور اپنے سینہ نور گنجینہ سے لگا لیا اور بکمال رحمت وعنایت فرمایا کہ تم کو اپنے خواب پر کامل وثوق ویقین ہے۔ یہ پہلی کرامت تھی جس کا آپ سے اظہار ہوا۔ دل بکمال استحکام آپ کی جانب مائل ہو گیا۔ ایک مدت تک خدمت بابرکت میں حلقہ نشین رہا اور تکمیل سلوک سلاسل اربعہ عموماً اور طریق چشتیہ صابریہ خصوصاً کیا اور خرقہ خلافت ونامہ اجازت خاصہ وعامہ سے مشرف ہوا۔ بعد عطائے خلافت حضرت میاں جیو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کیا چاہتے ہو تسخیر یا کیمیا جس

کی رغبت ہو وہ تم کو بخش دوں۔ آپ یہ سن کر رونے لگے اور عرض کیا کہ دنیا کے واسطے آپ کا دامن نہیں پکڑا۔ اللہ کو چاہتا ہوں۔ وہی مجھ کو بس ہے۔ حضرت میاں جیو رحمۃ اللہ علیہ۔ جواب سن کر بہت خوش ہوئے اور آپ کو بغل گیر فرما کر علو ہمت کی داد دی اور پھر دے کر رخصت کیا۔ (انوار اصفیا)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''کرامات امدادیہ'' سے یوں نقل کرتے ہیں۔ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ مجلس حضرت رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں اور غایت رعب سے قدم آگے نہیں بڑھتا کہ ناگاہ میرے جد امجد حاجی حافظ بلاقی قدس سرہ تشریف لاتے ہیں اور میرا ہاتھ پکڑ کر حضرت رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک میں دے دیتے ہیں اور آپ میرا ہاتھ حوالہ حضرت میانجی الخ...... (انوار العاشقین صفحہ ۸۴) (سوانح قاسمی جلد اول از مناظر اسلام سلطان القلم حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی قدس سرہ، صفحہ ۸۴ تا ۸۵)

☆...... حضرت حاجی امداد اللہ فاروقی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ۲۲ صفر المظفر بروز دوشنبہ ۱۲۳۳ھ میں بمقام نانوتہ (ضلع سہارنپور، یوپی، بھارت) میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل نام امداد حسین تھا جسے حضرت مولانا شاہ اسحاق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بدل کر امداد اللہ کر دیا تھا۔ تاریخی نام ظفر احمد تھا اور والد کا نام حافظ محمد امین تھا۔ آپ نے ۱۲۷۶ھ میں ہجرت فرمائی اور بروز چہار شنبہ ۱۲ جمادی الآخر ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۸۹۹ء بوقت صبح واصل بحق ہوئے اور جنت المعلیٰ کے عظیم قبرستان واقع مکہ مکرمہ میں دفن کئے گئے۔ آپ بہت بڑے عارف، شریعت وطریقت کے جامع اور اعلاء کلمۃ الحق کے لئے جہاد کرنے والے تھے۔ بے شمار اہل فن نے آپ سے فیض حاصل کیا، آپ نے ۱۲۶۰ھ میں جمال کائنات ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ ارشاد فرماتے ہیں ''تم ہمارے پاس آؤ'' یہ خواب دیکھ کر دل میں جوش پیدا ہوا اور خواہش زیارت مدینہ شریف دل میں زیادہ ہوئی۔ یہاں تک کہ بلا فکر زادِ راہ آپ نے عزم مدینہ منورہ کر لیا اور پا پیادہ چل کھڑے ہوئے۔ ابھی ایک منزل طے ہوئی تھی کہ آپ کے بھائیوں کو خبر ہوئی۔ انہوں نے کچھ

زادراہ پیش کیا جسے آپ نے بخوشی قبول کرلیا اور روانہ ہوئے یہاں تک کہ ۵ ذی الحجہ ۱۲۶۱ھ بندرگاہ لیس (متصل جدہ) پر جہاز سے اترے اور براہ راست میدان عرفات تشریف لے گئے اور جملہ ارکان حج ادا کرنے کے بعد مدینہ طیبہ تشریف لائے۔

(انوار العاشقین صفحہ ۸۴) (سوانح حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ از مولانا عبدالصمد صارم الازہری)۔

☆...... حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی بھاوج کا حسن اعتقاد اور مخلصانہ برتاؤ تھا کہ آپ کے مہمانوں کا کھانا خود پکاتی تھیں اور کسی مہمان کے ناوقت آنے سے کبھی دل تنگ نہ ہوتی تھیں۔ ایک روز حاجی صاحب نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا پکارہی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے بھاوج سے فرمایا کہ ''اٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکائے۔ اس کے مہمان علماء ہیں۔ اس کے مہمانوں کا کھانا میں خود پکاؤں گا''۔ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم المرتبت علماء ودیگر سات آٹھ سو جید علماء حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے اس خواب کی تعبیر میں یہ بھی فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے وعدہ فرمالیا ہے کہ اعلیٰ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جملہ متوسلین (بلاتوسط ہوں یا بتوسط) سوء خاتمہ سے محفوظ اور ہمیشہ اتباع شریعت کے زیور سے آراستہ رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور ادنیٰ سے ادنیٰ کا بھی خاتمہ برا نہ ہوگا۔ اس خواب کے بعد بے شمار علماء وغیرہ آپ کے مرید ہوئے (انوار العاشقین صفحہ ۸۴) (تذکرۃ الرشید از محمد عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ ص ۴۶)

☆...... شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی (علیٰ صاحبہا صلوۃ وسلاماً) کے اس خاص حصے میں جسے ریاض الجنت کہتے ہیں میں مراقب تھا۔ مراقبہ میں مجھ پر منکشف ہوا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ اپنی قبر اطہر (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) سے بصورت میاں جیو قدس سرہ رحمۃ اللہ علیہ نکلے۔ عمامہ لپٹا ہوا اور تریعنی بھیگا ہوا دست مبارک میں تھا۔ اس کو نہایت شفقت سے میرے سر پر رکھ دیا اور کچھ فرمائے بغیر واپس تشریف لے گئے۔

(کرامات امدادیہ از حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۰) (امداد العاشقین صفحہ ۸۴ تا ۸۵)

☆...... حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ وہ جب جوار پاک شہ لولاک (ﷺ) میں پہنچے تو شرف جواب صلوٰۃ و سلام حضرت خیر الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے مشرف ہوئے۔ (امداد المشتاق، صفحہ ۱۲)

ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆......ایک شکی طبیعت کا آدمی کسی بزرگ سے بیعت ہونا چاہتا تھا۔ وہ شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب وہ وضو کر رہے تھے۔ آپ نے قصداً سر کا مسح ہاتھ کی ہتھیلیوں کی بجائے ہاتھوں کی الٹی جانب سے کیا۔ یہ دیکھ کر اس نے کہا آپ کو تو مسح تک کرنا نہیں آتا۔ اس پر حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مسح کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ آپ کسی بھی کتاب میں جا کر دیکھ لیں۔ اب اس نے جو کتاب کھول کر دیکھی تو وہاں مسح کرنے کا یہی طریقہ تحریر پایا۔ سخت مذبذب ہوا۔ رات اسے حضور انور ﷺ کی زیارت بابرکت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو جا کر حاجی صاحب سے بیعت ہو۔ صبح وہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر تائب ہوا۔ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پھر اسے بیعت کر لیا۔ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کاملین میں سے تھے۔ یہاں ان کے تصرف کی ہلکی سی جھلک دیکھی جا سکتی ہے)۔

ایک صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆......مصنف ''انوار العارفین'' عاشق رسول ﷺ نور المشائخ حضرت مولانا قاسم نانوتوی قدس سرہ سے نقل کرتے ہیں کہ مولانا نے فرمایا کہ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ حضرت رسول اللہ ﷺ کا جبہ شریف جو جلال آباد میں ہے پہنے ہوئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت حاجی صاحب

رحمۃ اللہ علیہ لباس شریعت وآداب طریقت سے آراستہ وپیرانہ ہیں۔
(انوارالعاشقین ازمولوی مشتاق احمدانبیٹھوی صابری رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۸۳تا۸۴)

ایک مرید کوزیارت نبی ﷺ

☆...... مولوی غلام حسین جس نے مکہ معظمہ میں خواب دیکھا کہ ایک مجمع میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید کہہ رہا ہے کہ حضرت خاتم المرسلین ﷺ فرماتے ہیں کہ ''حاجی صاحب دیگراولیاء پرسبقت لے گئے''۔ جب حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا عجب معاملہ ہے کہ تم لوگ کیا کیا دیکھتے ہواور مجھ پر کیا کیا اعتقاد کرتے ہو؟ حالانکہ مجھ میں کچھ بھی کمال نہیں ہے،صرف اللہ کی ستاری ہے جس نے میرے عیوب چھپارکھے ہیں،امید ہے اسی طرح عاقبت میں بھی اپنے فضل وکرم سے میرے جرائم کسی پر ظاہر نہ کرے گا۔بطورتحدیث نعمت اس خواب کا تذکرہ کئی مرتبہ آپ نے فرمایا۔ (امدادالمشتاق،صفحہ۱۲۴)

حضرت مولاناسیدوارث حسن شاہ کوڑہ جہاں آبادی رحمۃ اللہ علیہ کوزیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت مولاناالحاج سیدوارث حسن شاہ کوڑہ جہاں آبادی رحمۃ اللہ علیہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھےاور۱۲۸۲ھ میں پیداہوئے تھے۔آپ کے آباؤ اجداد سلطان ایلتمش کے زمانہ میں بغرض جہادعرب سے ہندوستان آئے تھے۔سلطنت دہلی میں جب ضعف آیاتو اجداد فتح پورآبسے۔ان ہی میں حضرت مخدوم سالار بدھؒ تھے جو بعد تکمیل علوم شریعت جونپورسے وطن واپس جارہے تھے۔ہمراہ سات سوشاگرداورمرید تھے کہ راہ میں راجہ ارگل جوسخت متعصب ہندوتھاتیس ہزارفوج کے ساتھ حملہ آور ہوا۔راجہ ماراگیااوراس کا بیٹا اپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا،اس کا نام بجلی خان رکھا گیا،رات آپ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔آپ ﷺ نے فرمایا ''تم کہیں نہ جاؤ،اس جنگل کوصاف کرکے یہیں قیام کروکئی صدیوں تک تمہاری اولاداحفاد سے لوگوں کودین کا فائدہ پہنچے گااور بڑے بڑے اولیاء خداتمہاری

اولاد احفاد میں پیدا ہوں گے‘‘ اس جنگل میں گھاس کوڑہ بہت تھا پس لوگوں نے اس کا نام ’’کوڑہ‘‘ رکھ دیا جو نہایت آباد اور بارونق شہر بن گیا۔ ایام شہزادگی میں شاہ جہان اس خاندان میں مرید ہوا اور اس نے کوڑہ شریف سے متصل شاہ جہان آباد آباد کیا جو بعد میں جہان آباد (دہلی کا پرانا نام) کے نام سے مشہور ہوا۔ اسی تعلق کی بنا پر کوڑہ شریف کو کوڑہ جہان آباد کہتے ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بشارت کی برکت سے کوڑہ شریف کے اس محلّہ میں جسے میاں ٹولہ کہتے ہیں اور جہاں حضرتِ اقدس کی خانقاہ اور مسجد ہے ۲۲ مسجدیں اور ۲۲ خانقاہیں ہیں۔ اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے بھائی شجاع سے مقابلہ کرنے یہاں سے گزرا تو ادباً سواری سے اتر گیا۔ اس قصبہ کے ۶۰۰ علماء بادشاہ کے استقبال کو آئے۔ بادشاہ کو جب معلوم ہوا کہ یہ تمام علما ایک ہی خاندان کے افراد ہیں اور حضرت مخدوم بدعہ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہیں تو نہایت متعجب ہوا۔ ان بزرگوں کی دعا سے صرف دو ہزار سپاہ کی فوج سے شجاع کی کثیر فوج پر غالب آیا اور واپسی پر دو ہفتہ یہاں قیام کیا اور کوڑہ شریف جو دار الفضلاء مشہور تھا دار الاولیاء کہلانے لگا۔

(بحوالہ شمامتہ العنبر)

حضرت محبّ الدین کو زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(خلیفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ)

☆...... مکہ مکرمہ میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت محبّ الدین تھے۔ تیس سال سے برابر پیدل حج کرتے تھے۔ باوجود انتہائی نحیف ہونے کے مدینہ منورہ بھی پیدل ہی حاضر ہوتے تھے۔ آخری مرتبہ جب چلنے سے معذور ہو گئے تو سواری پر حاضر ہوئے اور بیان فرمایا کہ میرا اس سال حاضری کا ارادہ نہ تھا۔ اس سے پہلے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ’’محبّ الدین ہمارے پاس نہ آؤ گے‘‘ عرض کیا گھٹنوں میں دم نہیں رہا، کرایہ بھیج دیجئے اور بلوا لیجئے۔ علی الصبح ایک شخص آیا اور کہا میں نے آپ کے لئے سواری کا انتظام کر لیا ہے آپ میرے ساتھ مدینہ طیبہ چلئے چنانچہ سواری پر ان کے ہمراہ مدینہ طیبہ گئے اور چند ماہ کے قیام کے

بعد مکہ مکرمہ واپس ہوئے اور اسی سال وصال فرمایا۔

(تجلیات کعبہ از مولانا محمد احتشام الحسن کاندھلوی صفحہ ۱۲۱ تا ۱۲۲ کتب خانہ انجمن ترقی اردو جامع مسجد دہلی نمبر ۶)

(معارف الاسماء شرح اسماء الحسنیٰ از قاضی سید محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۵۵)

حضرت مولانا شفیع الدین نگینوی رحمۃ اللہ علیہ (خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ) کو زیارت نبی ﷺ

☆......حضرت مولانا شفیع الدین نگینوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے تھے۔ ۴۵ سال مکہ مکرمہ میں قیام رہا، اس اثنا میں روزانہ خواہ سردی، گرمی، بارش، دھوپ ہوتی، حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جاتے اور باقی اوقات میں کعبہ مبارکہ پر نظر جمائے رکھتے، بیٹھے بیٹھے سوتے اور جاگتے، تاکہ کہیں نظر کعبہ شریف سے ہٹ نہ جائے اس وجہ سے پیر ماؤف ہوگئے تو اپنے مکان کی کھڑکی سے کعبہ مبارکہ کو دیکھا کرتے تھے، اس دوران صرف ایک بار مدینہ منورہ گئے اور اس مرتبہ بھی ایسی دیر ہوئی کہ مکہ مکرمہ پہنچنا مشکل ہوگیا، حضور اقدس ﷺ نے خواب میں تسلی دی اور مکہ مکرمہ پہنچنے کا غیب سے سامان ہوگیا۔

(حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلفاء از ڈاکٹر حافظ قاری فیوض الرحمٰن (صفحہ ۱۶۹ تا ۱۷۰) مجلس نشریات اسلام، کراچی)

حضرت اقدس مولانا مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوری ثم راندیری نور اللہ مرقدہ کو زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ولادت:

آپ کی ولادت ''نوساری'' (سورت، انڈیا) شہر کے محلہ موٹھوار میں ماہ شوال ۱۳۲۱ھ مطابق ۳/ دسمبر ۱۹۰۲ء ہوئی، مشہور ۱۹۰۳ء ہے لیکن اسکول کے داخلہ میں ۱۹۰۲ء میں اور یہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔

بیعت و اصلاحی تعلق:

حق تعالیٰ نے حضرت مفتی صاحب کو بچپن ہی سے صلاح و تقویٰ کی صفت سے متصف فرمایا تھا۔

بالائے سرش زہوش مندی　　　　می تافت ستارۂ بلندی

اپنے نفس کی اصلاح کیلئے حضرت کی نظر انتخاب زمانہ کے مجدد اور کامل مصلح حکیم الامت حضرت اقدس مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہٗ پر پڑی، چنانچہ آپ نے ۱۳۵۰ھ میں بڑی مسجد راندیر کے متولی و منتظم حاجی گلاب خان کے ساتھ جبکہ وہ تھانہ بھون تشریف لیجارہے تھے، ایک خط درخواست بیعت پر مشتمل ارسال فرمایا، اس پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جو جواب مرحمت فرمایا اس سے حضرت مفتی صاحب کے مقام باطنی کا پتہ چلتا ہے، حضرت رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا گرامی نامہ حضرت مفتی صاحب مدظلہم کے نام:

مولانا دامت برکاتکم ...... السلام علیکم

خدمت سے عذر نہیں مگر مخدومیت کی صلاحیت اپنے اندر نہیں پاتا، اور نفع اس پر موقوف بھی نہیں ہے اصل چیز اتباع ہے احکام کا اور مشورہ کا، سو احکام ماشاء اللہ آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں، اور مشورہ کیلئے میں حاضر ہوں جب سے آپ فرمائیں۔

والسلام دعاگو و دعاجو...... اشرف علی

ایک مرتبہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تھانہ بھون حاضری بھی دی، ایک رات خانقاہ میں قیام رہا یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت دہلی میں ہونے والے کانگریس کے تاریخی اجلاس میں تشریف لے گئے تھے۔ اجلاس سے فارغ ہونے کے بعد تھانہ بھون حاضری دی تھی۔

اس جگہ اس حقیقت کا اضافہ ناگزیر ہے کہ موصوف متولی صاحب نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حضرت کا خط پیش کرنے کے ساتھ ساتھ حضرت کے کچھ حالات زبانی بھی بیان فرمائے، نیز حضرت کے ایک خاص عمل کا تذکرہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں یوں کیا کہ ہمارے یہ امام صاحب رمضان میں اعتکاف

کرتے ہیں، اس زمانہ اگر کوئی جنازہ آتا ہے تاکہ صحن مسجد میں اسکی نماز پڑھی جائے، اور ان کے علاوہ کوئی نماز پڑھانے والا نہیں ہوتا ہے تو یہ امام صاحب اعتکاف کی حالت میں جماعت خانہ کے بالکل کنارے آکر صفیں درست کرواتے ہیں اور جب نماز پڑھنے والے بالکل تیار ہو جاتے ہیں تو جلدی سے مسجد سے باہر صحن میں آکر نماز پڑھاتے ہیں اور سلام پھیرتے ہی فوراً اندر چلے جاتے ہیں، اس پر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''ٹھیک کرتے ہیں''۔

نیز درخواست بیعت پر مشتمل حضرت کا خط پڑھ کر متولی صاحب سے یوں فرمایا ''ایسے شخص کو کسی سے بیعت ہونے کی ضرورت ہی نہیں'' (کیونکہ بیعت کا مقصد تعلق مع اللہ کا حاصل کرنا ہے اور یہ چیز آپکے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانی جامعہ حسینیہ راندیر نے سنی تو حضرت مفتی صاحب سے فرمایا ''تمہارے پاس تو ایسی سند ہے کہ ہمارے پاس بھی نہیں''۔

اس خط کے بعد اصلاحی تعلق کی کیا نوعیت رہی، خط وکتابت کا سلسلہ جاری رہا یا نہیں اسکی تفصیل معلوم نہ ہو سکی، حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد شیخ الاسلام حضرت اقدس مدنی نور اللہ مرقدہ سے بالمشافہہ بیعت ہوئے، جبکہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ راندیر تشریف لائے تھے۔

بعد نماز مغرب حضرت مولانا اجمیری صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مفتی صاحب بیک وقت راندیر کی قوت الاسلام مسجد میں بیعت ہوئے، حضرت نے معمولات بتائے جب حضرت نے معمولات پورے کئے تو حضرت کو شدید تکلیف کا احساس ہوا، سر میں ایسا درد ہوا کہ معلوم ہوتا تھا کہ دماغ پھٹ جائے گا، جب حضرت نے درد کی اطلاع حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو دی تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آسانی سے جتنے معمولات ہو سکیں اس کو پورا کرلو، باقی چھوڑ دو، اس کے بعد راندیر کی امامت اور فتاویٰ کے کام کی مشغولی کی وجہ سے بار بار حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری نہ دے سکے حضرت خود فرماتے ہیں کہ راندیر کی امامت (اس زمانہ میں) بڑا مشکل کام تھا، تھوڑی دیر کیلئے بھی ہٹنا مشکل تھا۔

حضرت شیخ الحدیثؒ سے استفادہ:

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ سے استفادہ فرمایا، حضرت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک میں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں چند ساتھیوں کے ساتھ گیا تھا، تین روز قیام رہا، حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ تراویح کے بعد ناشتہ کے موقع پر خصوصیت سے یاد فرماتے کہ مفتی عبدالرحیم صاحب اوران کے ساتھی کہاں ہیں؟ ایک دن حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی فرمائش پر خانقاہ میں فجر کی نماز بھی پڑھائی۔

حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی زیارت

میں نے ۲۹/ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۷/ اپریل ۱۹۹۹ء کوخواب دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیاماً تشریف فرما ہیں اور حضرات شیخین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما دائیں جانب تھوڑے فاصلہ پر خادمانہ باادب کھڑے ہیں، اورٹھیک اسی طرح بائیں جانب بھی اتنے ہی فاصلہ سے دونوں حضرات شیخینؓ کھڑے ہیں تھوڑی دیر مجھے اس مبارک ونورانی منظر کودیکھنے کا لطف حاصل ہوا پھر سلسلہ ختم ہوگیا۔

(حیات عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۱۲)

حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد حضرت کیلئے، اور ایک بزرگ کی زیارت

حیات عبدالرحیمؒ کتاب کے مؤلف مزید لکھتے ہیں کہ:

میرے نواسے عزیزم حافظ سید مرغوب احمد نے مجھے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، حضرت نے

مجھے اپنے پاس اندر بلالیا اور بہت محبت کے ساتھ بٹھایا، پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ ’’ناناجان کیسے ہیں؟‘‘ میں نے عرض کیا الحمد للہ! خیریت سے ہیں، اور آئندہ سال انشاء اللہ ان کو خدمت اقدس میں بھیجوں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’ان کو مت بھیجنا! میں خود ہی آئندہ سال وہاں آؤں گا‘‘ اھ

اس واقعہ کے تقریباً ایک سال بعد میں نے خواب دیکھا کہ قبرستان (تبع تابعین کے مزار) کی طرف سے ایک بزرگ تشریف لارہے ہیں، سر سے پاؤں تک سفید لباس میں ملبوس ہیں، کوئی اور بھی آپ کے ساتھ میں ہے، میں بھی ان کے پیچھے ہولیا، چلتے چلتے جب ہجیرا (بڑی) مسجد کا دروازہ آیا تو آپ ٹھہر گئے، میں نے عرض کیا کہ حضرت! مسجد کا دروازہ یہی ہے، اس وقت رخسار مبارک پر نظر پڑی، اور میری آنکھ کھل گئی۔

(حیات عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۱۷)

وفات حسرت آیات

(نوٹ) ذیل کی تحریر حضرت کے نواسے حافظ سید مرغوب احمد راندیری مدظلہ، کی زبانی ملاحظہ فرمائیں

۹/ شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ کو شب تاریک شروع ہوئی جس نے آہستہ آہستہ ایک بدر کامل کو اپنے گہن میں لے لیا، مغرب اور عشا کا درمیانی وقت ہے کہ حضرت ناناجان پر شدید حرارت طاری ہوئی جس کا سخت اثر دماغ پر محسوس کیا گیا، اور حضرت نقاہت اور کمزوری کی وجہ سے نڈھال ہوکر ایک طرف کو جھکے پڑے ہیں، جب حضرت کی اس حالت کو حضرت کی منجھلی صاحبزادی نے دیکھا تو فوراً بخار کی دوا دی، اور حضرت کے پچیس سالہ مخلص معالج ڈاکٹر یوسف پٹیل صاحب کو بلایا گیا، ڈاکٹر صاحب اسی وقت تشریف لائے اور ایک انجکشن دیا اس کا اثر یہ ہوا کہ بخار دماغ سے ہٹ کر بدن کی طرف منتقل ہوا، اور دو تین گھنٹے کے بعد خوب پسینہ آیا اور حرارت میں کمی آئی، اور حضرت تھوڑا بحال ہوئے تو تیمم کر کے عشا کی نماز ادا کی، تعجب کی بات یہ ہے کہ حضرت کی حالت دیکھ کر ہماری حالت دگرگوں ہوگئی اور حضرت کے اطمینان کا یہ عالم فرمایا کہ مجھے بخار ہوا ہی نہیں انکار فرماتے

رہے، ویسے حضرت نانا جان تقریباً سات سال سے صاحب فراش تھے لیکن اس بخار نے حضرت کواور زیادہ نحیف وکمزور کردیا، پانی کی کمی کی وجہ سے بدن سکھ چکا تھا، اس لئے گلوکو ز دینے کا سلسلہ شروع ہوا، ایک ایک دن میں کئی کئی بوتلیں اوران کے ذریعہ ہائی ڈوز انجکشن دیئے جانے لگے۔

حضرت کے معالج خاص ڈاکٹر یوسف صاحب حضرت کے سلسلہ میں برابر فکر مندر ہتے، ذرا بھی حضرت کی صحت بگڑتی بے چین ہوجاتے اوراپنی تمام مصروفیات کو چھوڑ کر خدمت میں حاضر ہوجاتے، اور پوری توجہ سے علاج فرماتے، اور کبھی کبھار ڈاکٹر صاحب کو بھی بلاتے یا فون پر مشورہ کرتے، ان کے علاوہ ضرورت محسوس کرتے تو بڑے بڑے ماہر ڈاکٹروں کو بھی بلاتے اوران کے مشورہ لیتے وتشخیص کرواتے۔

حضرت کو تکلیف نہ پہنچے اس غرض سے تمام مشنری جیسے ایکسرے، اسکین، وغیرہ آلات حضرت کے دولت خانے پر لاتے اور معائنہ فرماتے، اس وقت تمام تر تشخیصات سے پتہ چلا کہ جسم میں پانی کی کمی کی وجہ سے گردے متاثر ہورہے ہیں، حضرت میں بیٹھنے کی طاقت نہ رہی تھی، لیٹے لیٹے ہی کوئی چیز منہ میں ڈالی جاتی تو وہ بجائے معدے میں جانے کے سانس کی نلی میں چلی جاتی اور کف کی شکل اختیار کر جانے کی وجہ سے تکلیف میں شدت پیدا ہوجاتی، یہ سلسلہ چلتا رہا، بخار بھی مسلسل رہا، الحمد للہ آخری وقت تک ہوش و حواس قائم اور دماغ کام کررہا تھا، کمزوری حد سے زیادہ بڑھ گئی تھی اس کے باوجود حضرت کو اس بات کا اہتمام تھا کہ وضو کرکے ہی نماز پڑھوں گا، درخواست کی جاتی حضرت تیمّم فرمالیں مگرانکار فرمادیتے، ایک مرتبہ حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری مدظلہم عیادت کے لئے تشریف لائے تو خدام کے عرض کرنے پر موصوف نے بڑے ادب سے گذارش کی حضرت اس حالت میں تیمّم کرنے نماز پڑھیں تو بہتر ہوگا، دوروز بعد موصوف پھر حاضر خدمت ہوئے تو فرمایا کہ آپ کے کہنے سے تیمّم سے نماز شروع کردی ہے۔

حضرت اس کمزوری کی وجہ سے مسجد کی حاضری سے معذور تھے، تراویح کی جماعت سے محرومی پر بے چینی وتڑپ کو دیکھ کر احباب نماز تراویح کے لئے حضرت کے دولت کدہ پر حاضر ہوتے حافظ ضیاء الرحمٰن صاحب تراویح میں قرآن سناتے، پچھلے رمضان تک یہ

سلسلہ چلتا رہا، امسال شعبان ہی میں حضرت نے فرمایا دیا تھا کہ میں تراویح نہ پڑھ سکوں گا، ہم نا اہل اس اشارہ کو نہ سمجھ سکے، بہر حال چاندرات کو احباب آئے اور تراویح شروع کرنے کی درخواست کی، حضرت نے اثبات میں جواب دیا اور لیٹے لیٹے ہی اقتدا کی۔

یکم رمضان ظہر کے قریب طبیعت بہت خراب ہوئی لیکن دوسری تراویح بھی جماعت سے ادا فرمائی اس کے بعد پوری رات بے چینی میں گذری، صبح ڈاکٹر صاحب ساڑھے نو بجے حاضر ہوئے نقاہت بے انتہا بڑھ گئی تھی، حضرت کے نواسے داماد مفتی عارف حسن صاحب مدظلہ (استاذ حدیث دارالعلوم اشرفیہ راندیر) حاضر خدمت ہوئے، سلام کیا مگر ضعف کی وجہ سے جواب بہت آہستہ دیا، پوچھا حضرت صحت کیسی ہے؟ فرمایا بہت خراب ہے، مفتی صاحب نے غرض کیا اللہ اچھا کریں گے تو فرمایا ہاں اللہ ہی اچھا کریں گے، ہوش حواس قائم دیکھنے سے ایسا محسوس ہی نہ ہوتا تھا ایک گھنٹہ بعد داغ مفارقت دیں گے، ایک بچہ محمد صادق حضرت کے قریب بیٹھ کر تلاوت کر رہا تھا، بندہ حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرت بستر علالت پر ہیں، سلام کیا جواب نہ پا کر بے ساختہ زبان سے کلمہ طیبہ نکلا، ابھی کلمہ مکمل ہوا تھا کہ آہ! روح نکل کر پرواز کر گئی، اس وقت بارہ بج کر پچیس منٹ ہو رہے تھے، ڈاکٹر صاحب کو اطلاع کی گئی وہ حاضر ہوئے نبض ٹٹولا آنکھوں سے آنسو بہ پڑے **انا للہ وانا الیہ راجعون** پڑھا۔

ہم نے چاہا تھا کہ نہ ہو مگر ہوئی صبح فراق
موت کا وقت جب آتا ہے ٹلتا نہیں

وفات کی اطلاع آناً فاناً پھیل گئی لوگوں کا ہجوم حضرت کے دولت کدہ پر جمع ہو گیا، ہر آنکھ اشکبار، جمع ہونے والوں میں بڑا طبقہ علماء کا تھا، حضرت کی تجہیز و تکفین کے مراحل طے کرنے کے لئے مشورہ ہوا جس کے سربراہ مولانا اسمٰعیل صاحب (مہتمم جامعہ راندیر) کو بنایا گیا، غسل کی تیاری کی گئی اور قبر کی جگہ متعین کر کے اس کے انتظامات کئے گئے، ظہر کی نماز کے بعد علماء کی موجودگی میں احباب وقریبی رشتہ داروں نے غسل کی سعادت حاصل کی، حضرت کی وصیت تھی کہ غسل کے وقت ستر پوشی کے لئے کالا اور موٹا کپڑا استعمال کیا جائے، حسب وصیت کالا کپڑا استعمال کیا گیا، حضرت نے کفن اپنی حیات ہی میں تیار

کروالیا تھا وہی کفن استعمال کیا گیا، اور حسب وصیت شامتہ العنبر استعمال کیا گیا، غسل اور تکفین سے تقریباساڑھے تین بجے فارغ ہوئے، باہر مجمع کثیر تعداد میں حضرت کے آخری دیداری کے لئے منتظر تھا، ایک گھنٹہ زیارت کا موقع دیا گیا، عصر کی اذان پر اس سلسلہ کوروک دیا گیا۔

حضرت کی وصیت تھی کہ وفات کے بعد میرا چہرہ کوئی نامحرم نہ دیکھے، ویسے بھی زندگی میں باوجودیکہ آپ کی بینائی ختم ہوچکی تھی کوئی نامحرم زیارت کرنا چاہتی تو حضرت منع فرمادیتے، اورنامحرم کے ساتھ پس پردہ بات کرنا بھی پسند نہ فرماتے، حضرت کی اس وصیت کے مطابق محلہ کی ایک خاتون نے یہ ذمہ داری لی کہ نہ میں دیکھوں گی نہ کسی غیرمحرم کو زیارت کرنے دوں گی الحمدللہ اس خاتون نے اپنی ذمہ داری پوری امانت سے سنبھالی، عصر سے تراویح تک حضرت کی تینوں بیٹیاں، دونوں حقیقی بہنیں اور گھر کی دیگر خواتین حضرت کے قریب بیٹھی اذکار وادعیہ میں مصروف رہیں۔

لوگوں کا ہجوم ایسا محسوس ہورہا تھا کہ انسانی سروں کا ایک سیل بیکراں ہے جوٹھاٹھیں ماررہا ہے، اہل راندیر نے حضرت کے جنازے میں شرکت کے لئے آنے والوں کے افطار کا بڑے اہتمام سے تمام مساجد اور جگہ بہ جگہ انتظام کیا تھا کہ کسی کوتکلیف نہ ہو، راستوں پرٹھنڈے پانی کا انتظام کیا گیا اور پارکنگ وغیرہ کی سہولت مہیا کی گئی۔

جنازہ حضرت کے گھر سے ۹/ بجے نکالا گیا اور راندیرا نجمن اسلام کے آنگن میں اونچے تخت پر رکھا گیا اور دیدار کے لئے مکمل نظم کیا گیا تاکہ کوئی تکلیف نہ ہو، دو گھنٹے زیارت کا سلسلہ جاری رہا اس کے باوجود زائرین کی آمد کا سلسلہ جاری رہا، بالآخر ۱۱/ بجے جنازہ اٹھانے پر مجبور ہو گئے، ہجوم کو مدنظر رکھتے ہوئے جنازے کے چاروں طرف لمبے لمبے آہنی پائپ باندھے گئے تاکہ کوئی بھی کاندھا دینے کی سعادت سے محروم نہ رہے، جنازہ مدرسہ اشرفیہ کے قریب ایک وسیع میدان میں لایا گیا لوگوں کا ہجوم دیکھ کر یہ محسوس ہورہا تھا کہ جنازہ کافی تاخیر سے موضع صلوۃ پر پہنچے گا مگر ایسا نہ ہوا، جنازہ لے جاتے وقت یہ محسوس ہورہا تھا کہ کوئی غیرمرئی طاقت جنازہ لئے اڑ رہی ہے اور لوگ صرف ہاتھ لگارہے ہیں۔

جنازہ میدان میں پہنچنے سے پہلے میدان بھر گیا تھا اور صفیں بننا دشوار ہو رہا تھا، حضرت کی وصیت کے مطابق مفتی عارف حسن صاحب نے نماز پڑھائی، اور راندیر کے مشہور قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا، مفتی احمد صاحب خانپوری نے تدفین کے بعد دعا فرمائی، اس طرح سوا بارہ بجے فراغت ہوئی، حضرت کی قبر کی مٹی سے ایک بھینی بھینی خوشبو قبرستان کے چاروں طرف پھیل رہی تھی جس کو سارے مجمع نے محسوس کیا، اللہ تعالیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے درجات کو بلند فرمائیں اور اپنی شایان شان بدلہ عطا فرمائیں۔

آسماں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

☆............☆............☆............☆............☆............☆
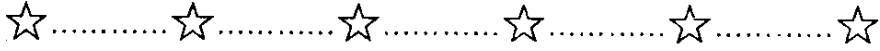
حکیم الامت، مجدد ملت، امام اہل سنت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... ایک مسجد میں جو کہ مشابہ جامع مسجد کانپور کے ہے نماز جماعت ہو رہی ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ خود امام ہیں۔ میں بھی صف میں داہنی جانب ہوں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے حضرت رسول اللہ ﷺ حج وداع کے لئے تشریف لائے ہیں اور اب مدینہ شریف تشریف لے جائیں گے۔ یہ بھی یاد آتا ہے کہ اب ذی الحجہ ہے اور ربیع الاول میں آپ ﷺ کا وصال ہو جائے گا تو کل تین ماہ حیات مبارکہ کے باقی ہیں۔ اس لئے خیال کر رہا ہوں کہ میں بھی ہمراہ آپ کے چلوں گا اور جب تک آپ ﷺ اس عالم میں تشریف رکھتے ہیں حدیثیں سن سن کر خود لکھوں گا (یہ خواب خود حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا تھا)

(اشرف السوانح حصہ سوم بقلم عزیز الحسن صاحب وعبدالحق صاحب صفحہ ۱۸۱)

☆...... حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بچپن میں خواب بہت دیکھتا تھا۔ اب تو بالکل نظر نہیں آتے۔ تعبیر حضرت مولانا یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ (مدرس اول دارالعلوم دیوبند) سے لیا کرتا تھا۔ مولانا نے بعض اوقات استخارہ تک مجھ سے کرایا ہے کہ تجھے خواب سے مناسبت ہے۔ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مولانا دیوبندی (شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ) کے مردانہ مکان میں دروازہ کے سامنے جو چبوترہ ہے اس کے کنارے پر ایک چارپائی بچھی ہے اور اس پر ایک بزرگ بیٹھے ہیں جو نہایت نازک، دبلے پتلے، اچھا قد نہایت نفیس اور قیمتی کپڑے پہنے ہیں۔ انہوں نے مجھے ایک کاغذ دیا جس پر لکھا ہوا تھا کہ ہم نے تم کو عزت دی اور اس کاغذ پر بہت سی مہریں تھیں جو نہایت صاف تھیں اور ان پر لکھا ہوا تھا ''محمد'' (صلی اللہ علیہ وسلم) (حضرت رسول اللہ ﷺ کو حلیہ شریف میں دیکھنا کچھ ضروری نہیں)۔ اسی خواب میں پھر یوں دیکھا کہ تھانہ بھون میں شادی لال تحصیلدار کے مکان میں پھاٹک سے متصل جو مکتب تھا اس کے اندر کے درجہ میں ایک انگریز اجلاس کر رہا ہے۔

لباس اس کا بالکل سیاہ ہے (یہ معلوم نہیں مکان میں کیونکر پہنچا) اس نے مجھے ایک پرچہ دیا۔ اس میں بھی یہی عبارت تھی کہ ہم نے تم کو عزت دی۔ اس میں بھی بہت سی مہریں تھی مگر صاف نہ تھی۔

میں نے مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے خواب عرض کیا تو فرمایا کہ تم کو دین اور دنیا کی عزتیں نصیب ہوں گی (کیسی برجستہ تعبیر ہے دنیا جس کا مشاہدہ کر رہی ہے)

(حکایات اولیاء از حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۴۱۹)

جامع المجد دین حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹ ستمبر ۱۸۶۳ء کو تھانہ بھون (یوپی، بھارت) میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۹/۲۰ جولائی ۱۹۴۳ء مطابق ۱۶ رجب المرجب ۱۳۶۳ھ شب سہ شنبہ بوقت عشا تھانہ بھون میں وصال فرمایا۔ تمام اکابرین علمائے اہل سُنّت دیوبند کی طرح آپ کی قبر بھی کچی ہے۔ باعمل، جید عالم، عظیم بزرگ اور مجدد وقت تھے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے۔ وقت پر کام کرنے کے اس قدر پابند تھے کہ لوگ آپ کے اوقات کار کی مناسبت سے اپنی گھڑیاں درست کر لیتے تھے۔ آپ نے اپنی زندگی کے ہر منٹ اور سیکنڈ کا بہترین استعمال کیا۔ قطب الاقطاب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے آخری خلیفہ اور جانشین تھے۔ مسلم لیگ اور پاکستان کے زبردست حامی، قائداعظم کو آپ پر ناز تھا۔ آپ کے ملفوظات میں کانگریس کے غلبہ سے کشت وخون کے جو اندیشے تھے وہ بیان ہیں جن کو بعد میں سب لوگوں نے دیکھ لیا۔ بالکل خلاف عادت ایک مرتبہ دو بجے رات حاجی سعید اللہ عثمانی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ ۱۹۴۷ء میں پاکستان بن جائے گا اور یہ بات پاکستان کے وجود میں آنے سے کئی سال پہلے کی۔ پاک وہند کے ہزاروں جید ترین علماء آپ کے شاگرد، خلفاء اور مرید گزرے ہیں۔

شریف احمد ثقہ گنج پوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... جمعۃ الوداع کی شب کو فدوی نے ایک خواب دیکھا کہ بندہ کسی جگہ پر بیٹھا ہوا حلقہ کر رہا ہے۔ اوپر سے ایک تخت نمودار ہوا جس میں چار چراغ روشن تھے اور چار ہی

اصحاب رضی اللہ عنھم نظر آئے۔ وہ اصحاب مجھے تخت پر بٹھا کر ہمراہ لے گئے۔ تخت جنگلوں میں سمندروں پر سے گزرا یہاں تک کہ ایک مسجد دکھائی دی۔ یہاں وہ تخت ٹھہرا اور وہاں ہم نے نماز پڑھی۔ مسجد کی پشت پر ایک نہر بہتی تھی جس سے ہم سب نے پانی پیا۔ تخت پر بیٹھ کر ہم پھر روانہ ہوئے یہاں تک کہ ایک بازار آیا جس میں ہر قسم کا سامان فروخت ہو رہا تھا۔ انہوں نے یہ تخت بازار میں ٹھہرالیا۔ ایک دکان پر لکھا ہوا تھا۔ یہاں پر رشیدیہ اور اشرفیہ کتابیں ملتی ہیں۔ میں نے یہ پڑھ کر ان بزرگوں سے کہا کہ وہ مجھے مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں دیں۔ انہوں نے چار کتابیں مجھے دیں۔ ان سے وہ کتابیں لے کر پھر اسی تخت پر بیٹھا جو پھر اسی طرح رخصت ہوا۔ پھر ایک سفید مکان نظر آیا جس پر سبز پردے پڑے ہوئے تھے، وہاں تخت ٹھہر گیا اور ایک کمرہ کے اندر یہ چاروں بزرگ بھی چلے گئے۔ اس کمرہ میں اس قدر تیز روشنی تھی کہ میں تاب نہ لا سکتا تھا اور وہاں نہ کوئی چراغ اور نہ بتی نظر آتی تھی۔ وہاں پر تکیہ اور قالین بچھا ہوا تھا جس پر حضرت رسول اللہ ﷺ کو سفید اونی کپڑے پہنائے جا رہے تھے۔ کپڑے پہننے کے بعد آپ ﷺ نے اس تکیہ سے کمر لگا کر بیٹھ گئے۔ دروازہ کے باہر آپ ﷺ کے سامنے میں کھڑا ہوں۔ آپ ﷺ نے مجھے اندر بلالیا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ مولانا اشرف علی رحمۃ اللہ علیہ کا خادم ہے، میں سلام کر کے بیٹھ گیا اور مصافحہ کیا۔ ایک گلاس پانی آیا جس کو حضرت رسول اللہ ﷺ نے نوش فرمایا اور چاروں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم نے بھی وہ پیا اور اس کا باقی بچا ہوا پانی میں نے پیا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مولانا اشرف علی کی کتابوں پر عمل کرتے رہنا اور دوسروں کے کہنے سننے سے نہ رکنا۔ (شریف احمد ثقہ گنج پوری، تحصیل وضع کرنال)۔

(حیات اشرف از غلام محمد بی اے عثمانیہ یونیورسٹی (حیدرآباد دکن) صفحہ ۹۶ تا ۹۸) (اس رویا سے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرتبہ عالی، آپ کے سلسلہ کی صحت ومقبولیت، آپ کے فیوض علمی کی حقانیت اور اس دور میں آپ کے متروکہ خزانہ علمی کی قدر ومنزلت کا پتہ چلتا ہے۔ حیات اشرف)

ایک بزرگ کوزیارت نبی ﷺ

☆...... ڈھاکہ (بنگلہ دیش) میں ایک بزرگ نے جو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے شناسا نہ تھے حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں ''اشرف علی صاحب کو میرا اسلام پہنچادو'' ان بزرگ نے عرض کیا کہ میں تو ان صاحب سے واقف نہیں۔آپ ﷺ نے ارشادفرمایا ''ظفر احمد کے ذریعہ'' (مولانا ظفر احمد عثمانی مولانا تھانوی رحمہما اللہ کے حقیقی بھانجے ہیں۔ڈھاکہ میں مقیم ہیں اور یہ بزرگ ان سے واقف ہیں) چنانچہ صبح کو ان بزرگ نے مولانا ظفر احمد سے یہ واقعہ بیان کیا اور مولانا موصوف نے اس کی اطلاع حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو روانہ کردی۔ جب مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تک یہ مژدہ پہنچا تو آپ پر ایک کیفیت طاری ہوگئی اور بے ساختہ زبان سے نکلا و علیکم السلام یا نبی الله. (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کے بعد فرمایا آج تو دن بھر صرف درود شریف ہی پڑھوں گا اور باقی سب کام بند۔(اس سے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی شان عالی اور عنداللہ آپ کی مقبولیت اور محبوبیت عیاں ہے) (حیات اشرف از غلام محمد صاحب بی،اے عثمانیہ صفہ ۹۸ تا ۹۹)

فضل احمد کوزیارت نبی ﷺ

☆...... ''موردالفرخی فی مولد البرزخی'' حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ جو جامع الحکم ہے پڑھا، اس وعظ شرف کی برکت سے خواب میں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی جن کے درمیان حضرت رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرماہیں زیارت نصیب ہوئی اور اس مجمع میں آپ بھی ہیں۔الحمدللہ ثم الحمدللہ (اشرف السوانح حصہ سوم صفحہ ۱۸۴) فضل احمد ہیڈ مولوی مکان عبدالرحمٰن والا محلہ افغاناں علی گڑھ (یوپی، بھارت)

سید احمد کوزیارت نبی ﷺ

☆...... آج کئی دن ہوئے۔رات خواب دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ بہت بڑی مجلس ہے۔ اس مجلس میں حضرت والا (یعنی حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

تشریف لئے جارہے ہیں۔ حضرت والا کے پیچھے احقر بھی جارہا ہے۔ تھوڑی دور جاکر دیکھتا ہوں کہ اصحاب بھی تشریف لے جارہے ہیں۔ احقر نے لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ صاحبان کون ہیں تو جواب ملا کہ سب سے آگے حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ان کے بعد حضرت والا بھی حضرت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوگئے ہیں۔ احقر پیچھے ہے۔ سامنے ایک دریا دیکھتا ہوں تو حضرت والا اور سب صاحبان آسانی سے پار ہوجاتے ہیں۔ احقر فکرمند ہے کہ کیسے جائے۔ اس کے بعد حضرت والا نے فرمایا کہ تم بھی اسی طرح چلے آؤ تو میں بھی پار ہوگیا۔ پار ہوکر دیکھتا ہوں کہ وہ مجلس تیار ہے۔ (سید احمد قصبہ رنگونیہ محلّہ مرادنگر، ضلع چاٹگام، بنگال) (اشرف السوانح حصہ سوم صفحہ ۱۸۳)

ایک غریب الوطن کو زیارت نبی ﷺ

☆...... چونکہ غریب الوطن کو تین سال ہوگئے ہیں کہ وطن سے آیا ہے اور بندہ کا یہ خیال تھا کہ کہیں پیر کامل کی قدم بوسی کروں۔ مدت ہوگئی بندہ اسی پریشانی میں تھا کہ بندہ نے خواب میں دیکھا وہ یہ کہ حضرت رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ تھے اور ان کے ساتھ ایک صندوق تھا مسدس۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو رکھو اور اس صندوق کے ہر جانب اسماء مکتوب تھے اور فوق جانب ''راقم محمد ﷺ'' یہ لفظ بعینہٖ تھا اور شرق جانب میں جناب (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام تھا۔ اس طریق پر حضرت رسول اللہ ﷺ نے آپ کے نام کی طرف اشارہ فرمادیا اور مجھے فرمایا کہ اس نام کو یاد رکھو اور حضرت رسول اللہ ﷺ صندوق سے شمال کی جانب تھے اور حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ جنوب کی جانب تھے۔

(اشرف السوانح حصہ سوم صفحہ ۱۸۹ تا ۱۹۰)

ایک صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆...... بتاریخ ۱۹ ذی الحجہ بروز بدھ ۲ بجے رات کو عالم رویا میں دیکھتا ہوں کہ حضور (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کے ہمراہ بہت سے مرید ہیں جو حضور کے بائیں جانب

برابر چلے جارہے ہیں اور فدوی داہنی جانب دائیں ہاتھ کے قریب پشت مبارک سے نہایت متصل جارہا ہے ۔ یہاں تک کہ ایک میدان یا احاطہ میں پہنچ گئے ۔ حضور وہاں کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کا دربار ہے خوب غور سے دیکھو۔ فدوی نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کبار رضی اللہ عنہم ایک بڑے تخت پر رونق افروز ہیں اور ایک مجمع کثیر حلقہ باندھے کھڑا ہے لیکن فدوی کو یہ تمام مجمع اور تخت مبارک اور حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اصحاب کبار رضی اللہ عنہم دھندلے نظر آرہے ہیں ۔ فدوی نے حضور سے نہایت گریہ وزاری سے عرض کیا کہ مجھے حضرت رسول اللہ ﷺ کا چہرہ انور صاف نہیں دکھائی دیتا ۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ ذکر کی کثرت کیا کرو ۔ انشاء اللہ صاف دکھائی دے گا ۔ فدوی کی اس وقت بحالت زاری آنکھ کھل گئی ۔ (اشرف السوانح حصہ سوم صفحہ ۱۹۰)

(اول اول خواب دیکھنے والوں کے نام ونشان اس لئے نقل نہیں کئے جاتے تھے کہ خواب بھی ایک درجہ میں اسرار ہیں تو کیوں کسی کے اسرار ظاہر کئے جائیں ۔ اس کے بعد یہ خیال پیدا ہوا کہ نام ظاہر نہ کرنے کی مصلحت مذکور سے نام ظاہر کرنے کی مصلحت قوی ہے تاکہ دوسرے لوگ بھی ان کا ثقہ یا غیر ثقہ ہونا دیکھ سکیں اس لئے پھر نام نقل کئے جانے لگے ۔ اس لئے بعض خوابوں کے ساتھ نام ونشان نظر آئیں گے اور بعض میں نہیں اور تعبیر اس لئے نقل نہیں کی گئی کہ ناظرین کو جس پر اعتماد ہو اس سے دریافت کرلیں ۔

(اشرف السوانح)

☆...... یہ دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ایک مکان میں تشریف فرما ہیں ۔ جناب والا (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) بھی وہاں تشریف رکھتے ہیں ۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کے سامنے کئی طالب علم بیٹھے ہوئے ہیں اور حدیث شریف کی ایک کتاب پاس رکھی ہے ۔

(اشرف السوانح حصہ سوم صفحہ ۱۸۷)

☆...... ایک شخص حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کانپور (یوپی ، بھارت) میں تھا ۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ایک راستے پر چلے جارہے ہیں ۔ آپ ﷺ کے پیچھے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور مولانا

تھانوی کے پیچھے وہ شخص ہے۔ (حیات اشرف صفحہ ۹۵)

منشی علی صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆......کل شب خواب میں دیکھا کہ سرزمین مکہ کے ایک بہت وسیع میدان میں حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور دائیں جانب حضرت والا (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) تشریف رکھتے ہیں اور ادھر ادھر بہت کثیر مجمع دیگر اصحاب کا حلقہ کئے ہوئے بیٹھا ہے مگر بجز اشرف الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے کسی دوسرے کا چہرہ صاف نظر نہیں آتا تھا۔ آپ ﷺ کا چہرہ انور سرخ تھا۔ نہایت لطیف و نازک اور سفید ٹوپی زیب سر کئے ہوئے تھے، میں حاضر ہوا تو قصد بیعت ہونے کا کیا۔ اس پر ارشاد ہوا سامنے آ کر بیٹھو ہم بھی دیکھیں یہ مرید کیسا ہے۔ میں نہایت ادب سے ڈرتا ہوا دوزانوں بیٹھا مگر کچھ مسکراہٹ آنے لگی۔ میں نے روکا اور نہایت مودب ہو کر دوزانو سامنے بیٹھا۔ پھر تھوڑا سا آگے بڑھا اور بیعت کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس پر آپ ﷺ نے مجھ سے عہد بیعت لینا ہنوز شروع نہ کیا تھا کہ حضرت والا نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ان سے عہد لے لیجئے کہ کرسی پر نہ بیٹھیں گے۔ اس پر حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عہد کرو کہ میں کرسی پر نہ بیٹھوں گا اور اسی کے ساتھ کسی اور بات کا عہد لیا مگر وہ بات یاد نہیں رہی۔ میں نے عہد کیا کہ میں کرسی پر نہ بیٹھوں گا۔

(منقول از اصل خط "منشی علی سجاد صاحب بی اے ڈپٹی کلکٹر شاہ آباد ضلع ہردوئی (یوپی، بھارت)

ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆......یکم شوال ۱۳۴۱ھ کی شب میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ تشریف لائے ہیں۔ جوں ہی تشریف لائے ہم سب کھڑے ہونے لگے مگر آپ ﷺ نے ہم سب کو بیٹھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ آپ (مولانا اشرف تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) اور جو جو تخت پر بیٹھے تھے یا تو اترنے لگے یا صدر کی جگہ سے ہٹنے لگے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ اس تخت پر ایک طرف بیٹھ گئے۔ چہرۂ انور نہایت نورانی تھا اور ریش مبارک بالکل سفید، قد نہ

بہت لمبا اور نہ بہت چھوٹا۔ بالکل جناب کے قد کے برابر تھا۔ اس جلسہ میں ایک شخص نے کہا کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی پہلی صورت اور دیکھی تھی اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو جس طرح ہوتا ہے وہ اسی صورت میں مجھ کو دیکھتا ہے۔ آپ ﷺ کا یہ ارشاد فرمانا مجھ کو خوب یاد ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور اس کے بعد سے اب تک ایک کیفیت نہایت سرور کی ہے اور وساوس سب موقوف ہو چکے ہیں۔

(اشرف السوانح حصہ سوم بقلم عزیز الحسن صاحب وعبدالحق صاحب صفحہ ۱۸۷)

مولانا انوار الحسن کاکوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت محسن کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ مشہور نعت گو شاعر کے فرزند مولانا انوار الحسن کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ کا خواب ذیل میں درج ہے جس سے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے منجانب اللہ مقام ارشاد پر فائز ہونے اور اپنے وقت کے مجدد ہونے کی بشارت ملتی ہے۔

فرماتے ہیں کہ میں نے سفر حج میں بمقام مدینہ طیبہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق خواب دیکھا حالانکہ اس زمانہ میں مجھ کو ان سے کوئی خاص عقیدت نہ تھی البتہ ایک بڑا عالم ضرور سمجھتا تھا اور میرا خاندان بھی علمائے حق کا زیادہ معتقد نہ تھا۔ غرض مدینہ طیبہ میں مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا مجھے بعید سے بعید خیال بھی نہ تھا کہ ایک شب میں نے دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ ایک چارپائی پر بیمار پڑے ہیں اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تیمارداری فرمارہے ہیں اور ایک بزرگ دور بیٹھے دکھائی دیئے جن کے متعلق خواب ہی میں معلوم ہوا کہ یہ طبیب ہیں۔ آنکھ کھلنے پر فوراً میرے ذہن میں یہ تعبیر آئی کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تو خیر کیا بیمار ہیں البتہ آپ ﷺ کی امت بیمار ہے اور حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اس کی تیمارداری یعنی اصلاح فرمارہے ہیں لیکن وہ بزرگ جو دور بیٹھے نظر آرہے تھے سمجھ میں نہ آئے کہ کون تھے۔ واپسی ہند پر میں نے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں یہ خواب لکھ کر بھیجا اور جتنی تعبیر میری سمجھ میں آئی تھی وہ بھی لکھ دی اور یہ بھی لکھ دیا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ بزرگ طبیب کون تھے جو دور بیٹھے تھے۔ مولانا

تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ وہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ہیں اور چونکہ وہ ابھی زماناً بعید ہیں اس لئے خواب میں بھی مکاناً بعید دکھائی دیئے۔

(حیات اشرف از غلام محمد صاحب بی اے عثمانیہ صفحہ ۹۰)

مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹ ستمبر ۱۸۶۳ء میں تھانہ بھون میں پیدا ہوئے اور ۲۰ جولائی ۱۹۴۳ء کو بمقام تھانہ بھون وصال فرمایا، کم وبیش ایک ہزار کتب ورسائل کے مصنف ہیں جن میں تفسیر ''بیان القرآن'' اور ''بہشتی زیور'' کا کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ تصنیف وتالیف کا یہ کام روزانہ عصر ومغرب کے درمیان کرتے تھے ورنہ فرصت ہی نہ ملتی تھی۔ ۱۸۹۸ء میں مکہ مکرمہ جا کر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اور خلافت سے سرفراز فرمائے گئے۔ مولانا کے علم وفضل اور تقویٰ کے مخالفین بھی قائل رہے۔ علمائے دیوبند میں پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے علی الاعلان مسلم لیگ اور قائداعظم محمد علی جناح بانی پاکستان کی حمایت کی گو آپ کو قتل تک کی دھمکیاں دی گئیں۔ ۱۹۴۳ء میں نماز تہجد کے بعد ایک رات مراقب تھے کہ معاً کشفاً معلوم ہوا کہ پاکستان بن گیا۔ اپنے بھانجے مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کو طلب کیا اور فرمایا کہ میرا وقت قریب ہے۔ اگر زندہ رہتا تو پاکستان کے لئے خود کام کرتا۔ مشیت ایزدی یہی ہے کہ مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ خطہ زمین بنے۔ قیام پاکستان کے لئے جو کچھ ہو سکے کر گزرنا، تم دونوں عثمانی ہو ایک عثمانی میری اور دوسرا عثمانی قائداعظم کی نماز جنازہ پڑھائے گا اور یہی ہوا کہ مولانا ظفر احمد عثمانی نے مولانا تھانوی کی اور مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہم اللہ نے قائداعظم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ یہ بھی فرمایا کہ قائداعظم پاکستان بن جانے کے بعد فوت ہوں گے۔ یہ تمام باتیں لفظ بہ لفظ درست نکلیں۔ سینکڑوں جید عالم آپ کے مرید وخلیفہ ہوئے مثلاً علامہ سید سلیمان ندوی، مفتی محمد حسن امرتسری ثم لاہوری، مولانا محمد رسول خان، مفتی محمد شفیع، قاری محمد طیب صاحب رحمہم اللہ وغیرہم۔ دارالعلوم دیوبند کے چار بڑے عہدیداروں میں تین پاکستان کے حامی تھے۔ سرپرست مولانا تھانوی، صدر مہتمم مولانا شبیر احمد عثمانی، مہتمم قاری محمد طیب صاحب رحمہم اللہ، البتہ صدر مدرس مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا اختلاف بھی کسی غرض پر

نہیں بلکہ دیانت اور خلوص پر مبنی تھا۔ افسوس ؎

وہ صورتیں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں — اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

محمد نجم الحسن کو زیارت نبی ﷺ

☆......۵/ رمضان المبارک کو غلبہ حزن زیادہ تھا۔ چھٹی کی شب کو ڈیڑھ اور دو بجے کے درمیان خواب دیکھا کہ والد مرحوم (مولانا محمد ادریس صاحب رحمۃ اللہ علیہ) بہت سفید اور نورانی لباس میں ہیں۔ والد صاحب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے خدام میں سے تھے۔ پھر والد کی جگہ یہ نظر آیا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ داہنی جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ باادب سر جھکائے کھڑے ہیں، سامنے یہ ناکارہ ہے، حضرت رسول اللہ ﷺ زبان مبارک سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان فرما رہے ہیں۔ آخری بات اس ناکارہ کو مخاطب کر کے یہ فرمائی "ما انا علیہ واصحابی" یہ فرماتے ہی بجائے حضرت رسول اللہ ﷺ کے حضرت والا (مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کو تشریف رکھے دیکھا بعینہ اسی جگہ اور بجائے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حافظ محمد طٰہٰ صاحب کورٹ انسپکٹر حضرت والا کے خادم کو۔ پھر آنکھ کھل گئی، تب بھی شکر کیا اور اب بھی شکر کرتا ہوں اللہ تعالیٰ حضرت والا کو قائم رکھے (محمد نجم الحسن وکیل از پرتاب گڑھ) (یوپی، بھارت) ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ۔

(اصدق الرویاء حصہ سوم، النور بابت ماہ شوال المکرم ۱۳۶۱ھ)

غلام قادر کو زیارت نبی ﷺ

☆......کمترین ایک مدت سے شیخ کامل کا خواہشمند تھا۔ ملے بہت سے مگر کوئی بھی باشریعت نہ ملا۔ آخر مجبور ہو کر متواتر سات مرتبہ استخارہ کیا۔ آخری تین مرتبہ حضور (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کے متعلق حضرت رسول اللہ ﷺ نے زیارت کے بعد مجھ کو بشارت دی۔ تصدیق خواب کے واسطے متعدد اشخاص سے معلوم کیا۔ آخری خواب میں تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے بالکل واضح بتایا۔ اب اسی وقت سے حضور کا اشتیاق ہے۔

واقعات خواب مفصلاً بوقت ملاقات یا بہ فرمان حضور کے عرض کروں گا۔ اب جس طرح حضور ارشاد فرمائیں بندہ تعمیل کرے گا (غلام قادر سکنہ بھیلہ۔ ریاست کپورتھلہ ضلع جالندھر، ڈاک خانہ ڈھلوان) (اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ)

محمد مصطفیٰ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... احقر نے خواب دیکھا کہ حضرت (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) نور اللہ مرقدہٗ نے مجھے کلید مثنوی کی ایک جلد عطا فرمائی۔ میں نے لینے میں تامل کیا اس خیال سے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ حضرت نے دوبارہ دی اور فرمایا کہ اس کو لو اور پڑھا کرو۔ میں نے بسر و چشم قبول کی۔ اتنے میں معلوم ہوا کہ وہ دینے والے حضرت مولانا نہیں بلکہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں میں نے یہ خواب حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا، فرمایا مبارک ہو اور یہ خواب کلید مثنوی کے مقبول ہونے کی علامت ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ خواب کلید مثنوی ختم ہو جانے کے کچھ دن بعد دیکھا تھا۔ (محمد مصطفیٰ مقیم میرٹھ)
(اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ماہ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ)

سعادت حسین کو زیارت نبی ﷺ

☆...... مدت گزری کہ ناچیز نے خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ کو مع چاروں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین دیکھا تھا اور حضرت والا (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑا دیکھا تھا۔ (سعادت حسین نظام پوری)
(اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ)

محمد ابراہیم کو زیارت نبی ﷺ

☆...... میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) مع آٹھ دس علماء کے ایک مسجد میں بیٹھے حضرت رسول اللہ ﷺ سے گفتگو فرما رہے ہیں۔ (محمد ابراہیم ہیڈ مولوی مدرسہ اسلامیہ۔ لاڑوا، ڈاک خانہ رامپور بازار پڑھ)

(اصدق الرویا حصہ دوم بابت ماہ ذیقعد ۱۳۵۵ھ)

ایک اہل حدیث اور زیارت نبی ﷺ

☆......ایک صالح و متقی شخص جو مسلک کے اعتبار سے اہل حدیث ہیں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہاں ایک مولوی صاحب حشمت علی نام کے آئے ہوئے ہیں اور وہ مولانا اشرف علی صاحب کو بہت برا بھلا کہتے ہیں۔ان میں کون حق پر ہے۔ارشاد اقدس ہوا مولوی اشرف علی حق پر ہیں، وہ بہت اچھے آدمی ہیں (محمد منظور نعمانی مالک رسالہ الفرقان، بریلی) (اصدق الرویا حصہ دوم بابت ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ) (میری قسمت کہاں جو حضور اقدس ﷺ کی زبان مبارک پر میرا نام آوے اور رحمت سے آوے اور اس عنوان سے آوے جو حضرت صحابہ رضی اللہ عنہ کے لئے ارشاد فرمایا گیا۔ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

ملاجیون کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور آپ ﷺ کی خدمت میں ہمارے حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات علماء حاضر ہیں۔ایک بڑا مکان ہے۔ کسی نے عرض کیا کہ انگریزوں نے کئی ملک لے لئے ہیں۔اس کے بعد دیکھا کہ کابل کی طرف سے ایک مسلمان نے لڑکر وہ ملک انگریزوں سے واپس لے گئے۔کسی نے عرض کیا حضرت رسول اللہ ﷺ کابل کے مسلمانوں نے انگریزوں سے کئی ملک واپس لے لئے۔

حضرت رسول اللہ ﷺ یہ سن کر خوش ہوئے۔پھر آپ ﷺ مع علماء کئی شہروں میں پھرے۔سب علماء نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ﷺ وعظ فرمائیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ وعظ بیان کرنے والے بہت سے علماء موجود ہیں۔دوبارہ پھر علماء نے درخواست کی۔آپ ﷺ نے دوبارہ جواب میں ہمارے حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ وعظ انہیں بیان کرنا چاہیئے یہ اچھا وعظ بیان کرنے والے ہیں۔سب علماء چپ ہو گئے۔شہر در شہر حضرت رسول اللہ ﷺ مع کل علماء کے پھرتے رہے۔ایک شہر میں ایک بڑے مکان میں

ٹھہرے، خواب ختم ہوا۔

اس خواب سے پہلے تین مرتبہ تین خواب دیکھے اور تینوں مرتبہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شکل میں حضرت رسول اللہ ﷺ نظر آئے۔ میں نے تینوں مرتبہ مصافحہ کیا مگر حضرت رسول اللہ ﷺ نے کچھ فرمایا نہیں۔

میں نے خواب ہی میں کہا کہ شکل ایسی ہی ہے جیسے ہمارے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی لیکن حضرت رسول اللہ ﷺ بولے نہیں۔ اس سے میرا دل رنجیدہ ہوا۔ دوسرا ایک شخص موجود تھا اس نے کہا کسی بات پر ناراض ہوں گے اس لئے نہیں بولے۔ خواب سے جب آنکھ کھلی طبیعت بہت رنجیدہ تھی۔ بہت دن رنج رہا۔ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے خواب بیان کیا۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ رنجیدہ کیوں ہوتے ہو۔ اگر ناراض ہوتے تو مصافحہ کیوں کرتے۔ مولانا صاحب کے اس ارشاد کے بعد دل سے رنج کی کھٹک دور ہوگئی (ملاجیون ساکن گاؤں گوگوان ۵ شعبان بروز جمعرات ۱۳۵۴ھ)

(اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ماہ رمضان ۱۳۵۵ھ)

☆...... گزارش ہے کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور وہ اس طرح کہ ایک باغ ہے جو کہ سوکھا ہوا ہے اور اس کے کنویں میں پانی بھی نہیں ہے۔ جب حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو وہ باغ بھی سرسبز ہوگیا اور کنویں میں بھی پانی آ گیا۔ ایک شخص نے کمبل بچھا دیا تو آپ ﷺ اس پر بیٹھ گئے۔ پھر میں نے مصافحہ کیا مگر زبان مبارک سے آپ ﷺ نے کچھ نہ فرمایا۔

☆...... کچھ دن بعد پھر زیارت نصیب ہوئی کہ ایک دریا ہے جس کے پاس نالیوں میں پانی جاری ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ ان دونوں کے درمیان تشریف فرما ہیں۔ میں نے پھر مصافحہ کیا مگر آپ ﷺ نے زبان مبارک سے کچھ نہ فرمایا پھر چند روز بعد حضرت رسول اللہ ﷺ کو آپ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کی شکل میں دیکھا اور مصافحہ کیا۔ پھر میں نے لوگوں سے کہا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ تو ہمارے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمشکل ہیں (ملاجیون طالب علم مدرسہ امداد العلوم، تھانہ بھون (یوپی، بھارت)

(اصدق الرویاء حصہ دوم ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ)

عمر جی آنجی کمبولی کو زیارت نبی ﷺ

☆ ...... چند روز ہوئے ایک خواب میں یہ دیکھا کہ میرے مکان میں حضرت رسول اللہ ﷺ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور آپ تشریف لائے ہیں۔ بات چیت نہیں ہوئی، دوسرے شخص نے تعارف کرایا کہ یہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں، یہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ بعد کو حضرت رسول ﷺ نے کچھ اناج کا دانہ جیسا سفید مجھے دیا۔ میں اس کو کھا گیا تو فرمایا اس کو کھانا نہیں اور دوسری مرتبہ دیا اور فرمایا کہ اس کو دھو ڈال۔ تو میں نے اس کو ہاتھ میں رکھ کر دھویا۔ پھر دیکھا تو سفید موتی جیسا تھا۔ پھر آنکھ کھل گئی۔ (عمر جی آنجی کمبولی، ضلع بروچ) (اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ماہ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ)

نورالحق کو زیارت نبی ﷺ

☆ ...... میں نے پرسوں ۲۰ شعبان ۱۳۵۳ھ کی شب کو خواب دیکھا کہ میرے شہر لکھنؤ میں میرے محلّہ کے قریب مجتیا باغ ہے۔ وہاں حضور (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کا وعظ ہے۔ میں بھی اس وعظ میں گیا۔ محفل کے درمیان میں لوہے کا ایک کٹہرا لگا ہے جس کی ایک جانب بہت اونچا ایک تخت بچھا ہوا ہے جس پر سفید فرش ہے۔ اس پر آپ وعظ فرما رہے ہیں۔ میں جہاں بیٹھا تھا اس کو دیکھ نہ سکتا تھا۔ آپ کا بیان صاف اور خوب سمجھ میں آ رہا تھا گو آپ کا گلا خراب تھا، سب یہی کہہ رہے تھے کہ گلا تو بیٹھا ہوا ہے پھر بھی آواز سب کو صاف سنائی دے رہی ہے۔ ذرا گنجلک نہیں، کمال ہے۔ (کرامت ہے) یکا یک رکاوٹ دور ہوگئی اور حضور نظر آنے لگے۔ بیان سلوک اور معرفت کے درجات اور سالکوں کے حالات پر ہے۔ سالک مختلف کیفیات اور تغیرات سے گذرتا معرفت کے درجہ پر پہنچتا ہے۔ اگر وہ ان میں پھنس گیا۔ جب آپ یہاں پہنچے تو مجلس میں سے کسی شخص نے ٹوکا کہ اسے بیان نہ کرو۔ آگے چلو جس پر بڑی حیرت ہوئی کہ ایسا کرنا آداب

محفل کے خلاف ہے۔ مگر آپ تخت سے اتر کران صاحب کے پاس گئے اور دریافت کیا تو کیا بیان نہ کروں۔ انہوں نے فرمایا اس کو چھوڑ کر بیان کرو۔ اسے کسی دوسرے موقع پر بیان کرنا۔ حضور نے فرمایا، جی اچھا۔ معلوم ہوا کہ جنہوں نے منع فرمایا تھا وہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ حضور پھر تخت پر تشریف لے گئے (وہ سماں یعنی تخت سے اتر کر دریافت کرنے کو تشریف لانا اور پھر واپس جانا اب تک آنکھوں میں ہے) ایک ایک سیڑھی چڑھ کر جیسے ضعیف لوگ چڑھتے ہیں۔ اب وعظ کو مختصر کر کے ختم کر دیا شاید اس وجہ سے کہ کسی دوسری جگہ بھی وعظ کا اعلان تھا۔ اس کے بعد لوگ حضور سے مصافحہ کرنے لگے۔ مصافحہ کے وقت ہاتھ آستینوں کے اندر تھے۔ میں نے کہا میں تو کھلے ہاتھوں مصافحہ کروں گا، چنانچہ آستینوں کے اندر سے حضور ﷺ کے سفید اور نورانی ہاتھ ظاہر ہوئے جنہیں میں نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور منہ اور آنکھیں ان پر رکھ کر رونے لگا۔

حضور نے فرمایا تم کون ہو اور میں روتے ہوئے اپنا حال بتا تا رہا۔ پھر دریافت فرمایا میرے لئے کتھا (جو پان میں چونے کے ساتھ لگایا جاتا ہے) لائے۔ (وعظ کے وقت حضور پان کھائے ہوئے تھے اور گلابی دہن ولب بہت اچھے لگ رہے تھے) میرے دل میں خیال آیا کہ مجھے پہچانتے نہیں اور کتھا لانے کا سوال کررہے ہیں مگر فوراً ہی یہ وسوسہ غائب ہو گیا اور میرے دل کو حضور کے اس سوال سے بے حد خوشی ہوئی اور عرض کیا کہ ابھی لاتا ہوں، یہ کہہ کر میں ان کی (جنہوں نے وعظ میں ٹوکا تھا یعنی حضرت رسول اللہ ﷺ) خدمت میں حاضر ہوتا ہوں۔ آپ ﷺ سے مصافحہ کرکے آپ ﷺ کے ہاتھوں کو چومتا اور دعا کے واسطے درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی مغفرت عطا فرمادیں (یا اسی قسم کی کوئی درخواست) تو آپ ﷺ نے سر مبارک کو جنبش دی مگر تکلم نہ فرمایا۔ اس کے بعد ایسا معلوم ہوا کہ میں چلا آیا اور مجلس برخاست ہوگئی۔ بس آنکھ کھل گئی اور ایسی لذت محسوس ہوئی کہ پھر آنکھیں بند کرلیں تا کہ یہ منظر آنکھوں کے سامنے رہے مگر اب کہاں۔ (نورالحق جامع مسجد ٹانگو)

(اصدق الرؤیاء حصہ دوم بابت ماہ رمضان المبارک ۱۳۵۵ھ)

محمد عالم بلیاوی کوزیارت نبی ﷺ

☆...... ایک صاحب علم (جوایک ایسے شاہ صاحب سے بیعت ہو گئے تھے جن کی حالت قابل اطمینان نہ تھی) کا لکھنؤ سے طویل خط بہ درخواست اصلاح و بیعت موصول ہوا جس میں ان کے مختلف واقعات، حالات ومشاہدات تحریر ہیں۔ جن میں سے دو واقعات نقل کئے جاتے ہیں۔

اس کے بعد تنہائی میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ شاہ صاحب حج کو گئے ہیں نہ معلوم کب آئیں گے۔ اس کے ساتھ ہی مدینہ منورہ کا خیال آیا۔ اپنی صورت گنبد خضرا (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) کے پاس دیکھ رہا ہوں اور شاہ صاحب کو بھی۔ شاہ صاحب میری صورت کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں یارسول اللہ ﷺ اس کو آپ ﷺ کی خدمت میں لایا ہوں، گنبد خضرا سے اس پر حضرت رسول اللہ ﷺ جواب دیتے ہیں کہ اس کو تم کیوں لائے ہو جس کو سن کر میں گھبرا کر رونے لگتا ہوں کہ فوراً ہی مزار مبارک میں ایک دروازہ ہو گیا اور میں اندر چلا گیا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں گھبراتے کیوں ہو جو یہاں تک تم کو پہنچائے گا اس کی صورت دکھاتا ہوں فوراً بعد دروازہ کے باہر آپ کی صورت دیکھتا ہوں اور کہتا ہوں کہ یہ تو مولانا اشرف علی تھانوی صاحب ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں یہی ٹھیک بتلائیں گے اور ہمارسنت زندہ کرنے میں نمبر اول ہیں۔ ان کے ساتھ جاؤ۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کچھ دور چلے تو میں نے کہا آپ مجھے چھوڑ دیجئے۔ آپ نے مجھے چھوڑ دیا اور گنبد خضرا (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ سلاماً) میں چلا گیا۔ وہاں دیکھتا ہوں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کبھی سفید کپڑے میں لیٹ جاتے ہیں اور کبھی سرخ دھاریدار چادر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ سوچتا ہوں ایسا کیوں ہے مگر کچھ سمجھ میں نہیں آتا حتیٰ کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اشارہ میرے پیٹ کی جانب کیا یعنی جا، کھانے کا وقت ہو گیا اور میں کھانے کے لئے چلا گیا۔ اس کے بعد سوچنے لگا کہ اس حالت کو پھر دیکھوں لیکن اس دن دوبارہ پھر نہ دیکھ سکا۔

دوسرے دن پھر گنبد خضرا میں پہنچ گیا لیکن آنحضرت ﷺ کو اس حالت میں پاتا ہوں

کہ کبھی سفید کپڑے میں لیٹ جاتے ہیں اور کبھی سرخ دھاریدار چادر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ اسی اثناء میں کسی نے مجھے آواز دی اور میں اس کے پاس چلا گیا۔ اسی دن عشاء کی نماز کے بعد سوچ رہا تھا کہ یکا یک کسی نے کہا کہ گنبد خضرا (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ و سلاماً) کی طرف دیکھو۔ میں فوراً اس طرف دیکھنے لگا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا سوچتا ہے۔ میں نے دل ہی دل میں عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہی سوچتا ہوں کہ آپ ﷺ کبھی سفید کپڑا اوڑھ کر لیٹ جاتے ہیں اور کبھی سرخ دھاریدار چادر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور جب شاہ صاحب کا تصور آتا ہے تو آپ ﷺ سفید کپڑے کے ساتھ لیٹ جاتے ہیں اور جب مولانا اشرف علی صاجب کا خیال آتا ہے تو آپ ﷺ سرخ دھاریدار چادر کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں کے مریدوں کو دیکھو۔ اب جو میں نے غور کیا تو معاً سمجھ میں آ گیا کہ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی سنت کو زندہ کرتے ہیں اور شاہ صاحب اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ اب میں بہت خوش ہوا اور آنحضرت ﷺ کی طرف متوجہ ہی رہنا چاہتا تھا کہ آپ ﷺ نے اشارے سے کہا تو سو جا کہیں نماز فجر قضا نہ ہو جائے۔ ادھر اس وقت متوجہ نہ ہو۔ اس کے بعد دفعتاً شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی طرف ذہن منتقل ہو گیا، دیکھا کہ مزار مبارک میں سبز درخت ہیں ساتھ ہی خیال آیا کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کو دیکھنا چاہئے اس میں کیا ہے۔ جب دیکھا تو کچھ دیر تک وہ خشک نظر آیا، خیال آیا کہ یہ کیا بات ہے حالانکہ آپ تو حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ بزرگ تھے۔ یہ خیال آیا ہی تھا کہ اس مزار میں بھی بڑے درخت نظر آنے لگے۔ اس پر میں نے حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی وجہ دریافت کی۔ آپ نے فرمایا کہ اب تو ہماری طرف ہو گیا۔ میں نے عرض کیا پہلے بھی تو تھا لیکن کچھ نہیں دیکھا۔ اس پر حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پہلے تو آزاد تھا۔ اس پر میں کچھ شرمندہ ہوا اور عرض کیا کہ ہم تو آپ کے ساتھ نہیں رہیں گے۔ جواب ملا ایسا ممکن نہیں۔ اپنے قلب کی طرف غور کر۔ بس پھر یہ حالت ختم ہو گئی اور میں سو گیا۔

اس کے بعد ایک مرتبہ صبح ۸ یا ۹ بجے کے قریب گنبد خضرا (علیٰ صاحبہا صلوۃ وسلاماً) کی صورت دیکھی اور بلا تکلف اندر چلا گیا اور آنحضرت ﷺ کی صورت مبارک کو دیکھا۔ جوں ہی آپ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کا تصور کرتا ہوں تو حضرت رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے نظر آتے ہیں اور جیسے ہی شاہ صاحب کا تصور کرتا ہوں حضرت رسول اللہ ﷺ لیٹ جاتے ہیں یہاں تک کہ پہلا خط میں نے آپ کی خدمت میں بغرض بیعت وتعلیم روانہ کیا۔ اور وہاں اسی سفر کے دوران میں ایک دن سخت پریشان تھا اسی پریشانی کے عالم میں گنبد خضرا (علیٰ صاحبہا صلوۃ وسلاماً) کی طرف متوجہ ہوا تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پریشان کیوں ہے اور آپ کا (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) نام لیا کہ ان کو خط لکھا۔ میں نے عرض کیا کہ لکھ تو دیا ہے لیکن انہوں نے مجھے ابھی تک اپنے سلسلہ میں داخل نہیں کیا۔ تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمام حالتیں لکھیں۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں، اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب لکھ کر بھیج دو اور جو کچھ دریافت کرنا ہو ان سے دریافت کیا کرو اور اب میری طرف متوجہ نہ ہونا (یعنی بلا واسطہ) وہی تم کو سب کچھ بتادیں گے۔ (محمد عالم بلیاوی۔ مدرسہ تعلیم اسلام، لکھنؤ)

(اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ماہ رجب المرجب ۱۳۵۵ھ)

محمد شریف سقہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... شب جمعرات خواب میں دیکھا کہ ایک حجرہ ہے جس کے دروازہ پر ایک دربان موجود ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ حجرہ شریف حضرت رسول اللہ ﷺ کا ہے اور کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں۔ میرے اصرار کرنے پر دربان نے میرا نام دریافت کیا اور کہا میں اندر جا کر اجازت حاصل کرتا ہوں۔ اجازت حاصل کر کے مجھے اندر جانے دیا۔ اندر ایک تخت بچھا ہوا ہے جس پر ایک بزرگ کو بیٹھے دیکھا ہے، میں نے ان کو سلام کیا جس کا انہوں نے جواب مرحمت فرمایا اور دریافت کیا کہ تمہارا یہاں آنا کیسے ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے محبت ہے اس لئے آیا ہوں۔ انہوں نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جاؤ اور ان کی تعلیم سے

فیض یاب ہوتے رہو۔ پس میں مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا اورعرض کیا مجھے حلقہ مریدین میں شرف بخشیں۔ اس پر مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں مدت سے تم کو مرید کر چکا ہوں اور میرے سر پر ہاتھ رکھ کر رخصت کر دیا۔ مولانا کے پاس سے رخصت ہوکر گنگوہ شریف آیا جہاں حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، حضرت عبدالقدوس گنگوہی اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہم اللہ کوتشریف فرما دیکھا۔ میں نے سب کوسلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کر کے ان کے پاس بیٹھ گیا۔ انہوں نے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو اور کہاں سے آ رہے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ میں حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سے آ رہا ہوں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ تم مولانا سے کیسے تعلقات رکھتے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ وہ میرے پیر ہیں میں ان کا مرید ہوں۔ ان سے اعتقاد رکھتا ہوں اور ان کی مشہور کتاب ''بہشتی زیور'' پڑھتا ہوں۔ پھر ان کے پاس ایک شخص چائے لایا۔ اس شخص نے ان تینوں بزرگوں اور مجھے چائے پلائی۔ اسی اثناء میں ہماری مسجد میں اذان دے دی گئی۔ میں بیدار ہوگیا اور مسجد میں جا کر نماز فجر ادا کی (محمد شریف سقہ ساکن کنج پورہ، ضلع کرنال) (اصدق الرؤیاء بابت ماہ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ)

عزیز الرحمٰن کو زیارت نبی ﷺ

☆...... خادم نے حضرت رسول اللہ ﷺ کوخواب میں دیکھا۔ ایک بہت بڑا مجمع ہے جس میں اکثر پیر بھائی ہیں۔ مجھ کو جلسہ میں سب سے پیچھے جگہ ملی۔ حضرت رسول اللہ ﷺ عربی میں تقریر فرما رہے ہیں جو مطلق سنائی نہیں دیتی۔ تقریر کے آخر میں اتنا سنائی دیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی حق تعالیٰ سے مثل قرآن "**یا رب ان قومی اتخذ وھذا القران مھجوراً**" (سورۃ فرقان آیت ۳۰) شکایت کروں گا کہ میری امت نے میری سنت کو ترک کر دیا۔ اس کا مجھ پر بہت اثر ہوا۔ جب حضرت رسول اللہ ﷺ کی تقریر ختم ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری حالت نہایت خراب ہے۔ اللہ کے واسطے مجھ کو بھی کچھ فرمائیے۔

فرمایا کہ تم دعائیں کیا پڑھتے ہو۔ میں نے عرض کیا ''**الھم انت السلام...... الخ**'' اس پر حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم ''مناجات مقبول'' جسے مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔ (یاد نہیں مولانا کا لفظ بھی فرمایا یا نہیں) وہ پڑھا کرو۔ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا اور اپنے آپ کو بہت خوش پایا (عزیز الرحمٰن زمیندار۔ انیچولی ضلع میرٹھ) (یوپی، بھارت)

(اصدق الرؤیاء حصہ دوم بابت ماہ جمادی الاولی ۱۳۵۵ھ)

رشید احمد کو زیارت نبی ﷺ

☆...... ایک جنگل میں ہوں۔ ایک تخت ہے کچھ اونچا سا اس پر زینہ ہے۔ ایک میں ہوں اور دو تین آدمی اور ہیں۔ ہم سب کھڑے ہیں حضرت رسول اللہ ﷺ کے انتظار میں۔ اتنے میں ایسا معلوم ہوا کہ جیسے بجلی چمکی۔ تھوڑی ہی دیر میں حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور زینہ پر چڑھ کر مجھ سے بغل گیر ہوئے اور مجھ کو خوب زور سے بھینچ لیا۔ جس سے سارا تخت ہل گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تجھے پل صراط پر چلنے کی عادت ڈالتا ہوں۔ صورت شکل بالکل مولانا اشرف علی تھانوی صاحب جیسی تھی۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی (رشید احمد از کچامن مارواڑ۔ راجپوتانہ، ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۴۷ھ)

(اصدق الرؤیاء حصہ دوم بابت ماہ جمادی الاولی ۱۳۵۵ھ)

دختر رشید احمد کو زیارت نبی ﷺ

☆...... میں نے پرسوں رات کو ایک خواب دیکھا کہ ایک شخص میرے پاس آئے اور نہ معلوم میں نے خود یا کسی نے مجھ سے کہا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے دست مبارک میں کوئی چیز ہے۔ زیادہ خیال ہے کہ گلگلے ہیں، مجھ سے فرمایا کہ لے مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کھالیں گے۔ مجھ کو اچھی طرح یہ بات یاد ہے کہ یہی ارشاد فرمایا تھا (دختر رشید احمد از کچامن مارواڑ۔ راجپوتانہ۔ ۱۸ صفر ۱۳۴۹ھ)

(اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ماہ جمادی الاولی ۱۳۵۵ھ)

امیر حسین کو زیارت نبی ﷺ

☆ ...... دیکھتا ہوں کہ ایک جلسہ ہو رہا ہے۔ اس کے صدر حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں جلسہ ختم ہونے کے بعد لوگ قسم قسم کے مسائل دریافت کرنے لگے۔ میں نے یہ بات دریافت کی کہ حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب اور مولانا ابوبکر صاحب کیسے ہیں اور وہ جو کچھ فرماتے ہیں حسب شریعت ہے کہ نہیں؟ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دونوں نہایت نیک انسان ہیں اور جو کچھ کہتے ہیں اور لکھتے ہیں حق ہے (امیر حسین مدرسہ مظاہر العلوم۔ سہارنپور، یوپی، بھارت)

(اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵) (اشرف السوانح حصہ سوم صفحہ ۱۸۸)

سعید الرحمٰن کو زیارت نبی ﷺ

☆ ...... جس سال فقیر دورہ میں شریک تھا اس سال ایک رات حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور آپ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) نے ایک لوٹے میں پانی بھر کر فقیر کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ سعید تم یہ لوٹا حضرت رسول اللہ ﷺ کو وضو کے واسطے دے آؤ۔ خواب چونکہ بہت طویل ہے اس لئے مقصد ظاہر کرتا ہوں یعنی احقر نے آپ (حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتے ہوئے دیکھ کر خواب ہی میں یہ ارادہ کرلیا کہ فقیر بھی اپنے آپ کو آپ (حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کا خادم بنا دے گا۔
(سعید الرحمٰن چاٹگامی بنگلہ دیش) (اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ)

محمد حسن الدین کو زیارت نبی ﷺ

☆ ...... میں بعد تناول سحری آرام کر رہا تھا تو خواب میں دیکھا کہ جناب والا (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) مع چند مریدوں کے حلقہ میں جلوہ فرما ہیں اتنے میں میں بھی وہاں پہنچ گیا۔ مجھے دیکھتے ہی جناب والا ایک جانب روانہ ہوگئے اور جناب کے پیچھے میں بھی

ہولیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ہم دونوں مدینہ منورہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کے روضہ اقدس (علیٰ صاحبہا صلواۃ وسلاماً) پر پہنچ گئے۔ ہمارے وہاں پہنچتے ہی مزار مبارک وسط سے شق ہوگیا اور ہم دونوں دیدار نبی ﷺ سے شاد کام ہوئے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ہم دونوں کی جانب دیکھ کر تبسم فرمایا اور اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ (محمد حسن الدین مدرسہ سید پور۔ دارالعلوم روح الاسلام، پوسٹ سید پور، ضلع رنگپور بنگال)

(اصدق الرویا حصہ دوم بابت جمادی الاول ۱۳۵۵ھ)

سید نوازش حسین کو زیارت نبی ﷺ

☆...... ایک بار خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوا۔ آپ ﷺ کے سامنے حضرت حاجی امداد اللہ قدس سرہ بیٹھے ہیں۔ حاجی صاحب کے پیچھے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے میں ہوں۔ تھوڑی دیر میں مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے میرا ہاتھ حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں دے دیا اور فرمایا کہ یہ آپ ﷺ کا غلام تبلیغ اسلام کا کام کرتا ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک میں میرے ہاتھ لے لئے تو مجھ پر گریہ طاری ہوگیا اور اسی حالت میں میں بیدار ہوگیا۔ بیدار ہوکر درود شریف کی کثرت کی اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ کے لئے نماز وقرآن پاک پڑھ کر ایصال ثواب کیا۔ (سید نوازش حسین صاحب مبلغ رنگون بروایت مولوی ظفر احمد صاحب) (اصدق الرویاء بابت جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ)۔

محمد شفیع کو زیارت نبی ﷺ

☆...... تین چار روز ہوئے احقر کی اہلیہ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت والا (مولانا تھانوی) یہ تینوں حضرت ہمارے مکان میں بیٹھے مشورہ فرما رہے ہیں (محمد شفیع۔ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۴۷ھ) (اصدق الرویا حصہ دوم بابت ماہ جمادی اولائی ۱۳۵۵ھ)

بشیر احمد کو زیارت نبی ﷺ

☆ ...... ایک روز والد صاحب مرحوم کو خواب میں دیکھا۔ احقر نے دریافت کیا کہ یہ بتائیے کہ دنیا میں کون بڑے ہیں جو قابل اتباع ہوں۔ تو انہوں نے سوچ کر یہ بتایا کہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ۔ دوبارہ مجھ سے استفسار فرمایا کہ میں نے ٹھیک کہا یا کہ مولانا...... (یہ ایک بزرگ ستودہ صفات، نیک ذات کا نام ہے) میں نے کہا نہیں پہلی مرتبہ ٹھیک فرمایا۔ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سب سے بڑے ہیں (آگے خواب نقل کر کے لکھا ہے) اس کے بعد یا کچھ قبل حضرت رسول اللہ ﷺ کی دربار میں حاضر ہوا ہوں۔ میرے ساتھ ایک طالب علم ہے جو میرے پاس دورہ میں شریک تھا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ سے میں نے عرض کیا (یہ سب گفتگو عربی میں ہوئی اور کچھ الفاظ فارسی کے تھے) کہ احقر گلاوٹھی میں مقیم ہے اور وہاں کے مدرسہ میں مدرس ہے۔ اپنی اہلیہ کو حضور (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کے گھر کھانا پکاتے ہوئے دیکھا اور حضور نے ایک شخص کی بابت فرمایا کہ تم اس کے گھر نہ جانا (ان صاحب نے مجھ سے دریافت کیا تھا کہ کیا کیا اوراد ہیں جو میں نے ان کو بتا دیئے تھے اور یہ کہہ دیا تھا کہ میں نے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے رجوع کیا ہے تو انہوں نے یہ کہا تھا کہ تم کو بھی ایک شغل بتا دوں گا اس کو بھی کر لیا کرنا۔ حضور نے مجھ کو منع کیا کہ اس کے پاس نہ جانا (بشیر احمد مدرس مدرسہ ''منبع العلوم'' گلاوٹھی۔ ضلع بلند شہر (یوپی، بھارت) (اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ)

عبدالمنان کو زیارت نبی ﷺ

☆ ...... احقر کو پنجشنبہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ دیکھا کہ آپ ﷺ احقر کے والد بزرگوار محمد عثمان خان صاحب مالک کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی کی دکان پر تشریف فرما ہیں اور مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کردہ کتابیں آپ ﷺ کے دست مبارک میں ہیں۔ (اس خواب میں تصنیفات و تالیفات اشرفیہ کی مقبولیت کی طرف کھلا اشارہ ہے) (حیت اشرف صفحہ ۹۲) (اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ماہ جمادی

الاولیٰ ۱۳۵۵ھ) (عبدالمنان خاں دہلوی۔حال مقیم رنچھوڑ لائن، کراچی)

نجم الحسن کوزیارت نبی ﷺ

☆......۱۹ شعبان کواوراس سے ایک شب پہلے یا بعدکودوران ذکرایسامعلوم ہوا کہ تھانہ بھون، خانقاہ امدادیہ کی مسجد پیش نظر ہے منبر پرایک مقدس بزرگ جلوہ افروز ہیں جن کی بابت خیال ہوا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں، اورآپ ﷺ کے قریب ہی اسی جگہ داہنی جانب جناب والا مدظلہ العالی (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کھڑے ہیں معلوم نہیں نماز کے خطبہ کی تیاری ہے یا کیا۔ دونوں مرتبہ حضرت رسول اللہ ﷺ کا چہرہ انور بھی پیش نظر ہوا۔ مگر حلیہ مبارک نہیں بتا سکتا۔صرف اتنا یاد ہے کہ سیاہ ریش مبارک تھی اور خدہائے مبارک پرکسی قدر کم کم تھی بہ نسبت زنخدان مبارک، چہرہ مبارک بہت زیادہ تاباں۔رنگ گندمی، حضرت والا کی نسبت یہ خیال ہے کہ بہت زیادہ سفید کرتا پہنے ہوئے تھےاور چہرہ چمکتا تھا۔اس وقت ذکر کے دوران آنکھیں بند تھیں۔مگر حالت بیداری تھی۔ میں نہیں عرض کرسکتا ہے کہ میرے خیال میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی یادمبارک آئی اوراس نے یہ صورت پیش کردی یا کیا ہوا (محمد نجم الحسن وکیل پرتاب گڑھ، اودھ، یوپی، بھارت) (اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ربیع الاول وربیع الثانی ۱۳۵۵ھ) (جوکچھ بھی ہومبارک ہی مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ناکارہ کے لئے بھی مبارک فرمائے۔مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ۴ رمضان المبارک ۱۳۴۶ھ)

☆...... سولہویں شب رمضان کودوران ذکر پھراللہ تعالیٰ کاانعام ہوا۔خانقاہ امدادیہ کی مسجد ہے۔حضرت رسول اللہ ﷺ منبر پرتشریف فرماہیں۔اورآپ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) حضرت رسول اللہ ﷺ کی داہنی جانب بالکل قریب ایستادہ ہیں اس مرتبہ مزید یہ احساس پیدا ہوا کہ بائیں جانب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اورشاہ نورمحمد صاحب جھنجھانوی رحمہما اللہ بھی تشریف رکھتے ہیں مگران دونوں بزرگوں کی طرف میری نظراتنی زیادہ نہیں گئی۔(محمد نجم الحسن وکیل پرتاب گڑھ، ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۴۶ھ)

(اشرف السوانح حصہ سوم صفحہ ۱۸۴ تا ۱۸۵) (اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ماہ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ)

ظفر احمد کو زیارت نبی ﷺ

☆...... احقر عید سے پہلے گڑھی گیا تھا وہاں ایک رات جو شب پنجشنبہ ۸ ذی الحجہ تھی ،خواب میں دیکھا کہ مدینہ منورہ میں کوئی بزرگ ہیں جو ''بیان القرآن'' کی تعریف کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ فلاں آیت کی تفسیر بیان القرآن میں یوں ہے ''بیان القرآن'' میں یہ لکھا ہے......الخ ،خواب طویل تھا صرف یہی جز ومحفوظ رہ گیا۔ اتنا خیال اور بھی ہے کہ شاید ان بزرگ کے ارشاد کے بعد احقر نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ بات سنی ہے مگر اس پر جزم نہیں۔خواب ہی میں قلب پر یہ بات وارد ہوگئی کہ ''بیان القرآن'' کی دربار رسالت (علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ والف الف سلام) میں اس قدر مقبولیت کا سبب حضرت والا (حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کا غایت اخلاص ہے (حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی جو تفسیر تحریر فرمائی ہے اس کا نام ''بیان القرآن'' ہے (ظفر احمد خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون ۔۲ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ)

(اشرف السوانح حصہ سوم صفحہ ۱۸۳ تا ۱۸۴)(اصدق الرویا حصہ دوم بابت ربیع الاولیٰ ۱۳۵۵ھ)

ایک خاتون کو زیارت نبی ﷺ

☆...... اس خادمہ نے ایک خواب دیکھا ہے۔تحریر کرا کر ارسال خدمت ہے وہ یہ ہے کہ ایک بہت ہی بڑا میدان ہے جس میں بے شمار مرد و عورتیں ہیں اور حافظ جی (یعنی میرے شوہر) میرے ساتھ ہیں، میں برقع اوڑھے ہوئے ہوں اور کسی کے پاس برقع نہیں ہے۔ حافظ جی نے برقع سمیت مجھ کو پکڑ لیا تو اتنے میں کیا دیکھتی ہوں کہ اس میدان کے بیچ میں ایک بہت بڑی اونچی چیز مانند کرسی بجی ہوئی بچھی ہے جس پر حضور والا (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کھڑے ہیں اور ہم کو دیکھ کر آواز دے کر لوگوں کو فرماتے ہیں کہ سب صاحب راستہ چھوڑ دیں۔حضرت کے فرماتے ہی سب ایک طرف ہو گئے اور ہم بآسانی حضرت کی کرسی کے پاس پہنچ گئے تو آنجناب نے فرمایا کہ بھائی تم آ گئے۔

دیکھو ادھر قریب ہی مکان ہے اس میں تمہاری آپا ئیں (یعنی دونوں پیرانیاں) ہیں اس میں چلی جاؤ۔ حافظ جی نے مجھے اس مکان تک پہنچا دیا جس کا دروازہ تو بہت چھوٹا ہے مگر اندر سے بہت عالیشان ہے۔ قالین سے بھی زیادہ خوشنما فرش۔ نہایت سجا ہوا جگہ جگہ گاؤ تکیے رکھے ہوئے ہیں۔ باجی صاحبہ (بڑی پیرانی) اور آپا صاحبہ (چھوٹی پیرانی) گاؤ تکیہ لگائے بیٹھی ہیں۔ وہ بہت خوش ہو کر مل رہی ہیں۔ اتنے میں آنجناب خود تشریف لے آئے اور دروازہ پر اول چق لٹکائی، پھر کمبل، پھر چادر اور فرمایا تم تینوں ان پردوں میں آ کر دیکھتی رہنا تو آپ چق کے پاس، میں کمبل کے اور باجی چادر کے پردے میں کھڑی ہوگئیں۔ پھر آپ اپنی کرسی پر تشریف لے گئے اور پھر واپس تشریف لا کر دریافت فرمایا کہ میرے پیچھے کون بیٹھے ہیں تو آپا نے فرمایا مجھے تو پتہ نہیں پھر باجی سے دریافت فرمایا تو انہوں نے جواب دیا آپ کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پھر باجی سے سن کر میں نے بھی یہی کہا۔ پھر دریافت فرمایا۔ حاجی صاحبؒ کے پیچھے کون ہے، باجی نے فرمایا حضرت رسول اللہ ﷺ۔ ان دونوں بزرگوں کے چہرہ مبارک پر نقاب پڑی ہوئی ہے۔ تو آپ نے فرمایا ٹھیک ہے پھر آپ کرسی پر جا کر بیٹھ گئے اور حافظ جی کرسی کے پاس کھڑے ہیں، آپ نے فرمایا کہ کرسی پر بیٹھ جاؤ تو وہ پیر لٹکا کر بیٹھ گئے، حافظ جی نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ناک مبارک اور ایک آنکھ پر نگاہ پڑی اور بے ہوش ہو کر کرسی پر گر پڑے تو آپ نے اور حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں اٹھایا مگر ہوش نہ آیا۔ تب حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک لگایا تو ایک دم اٹھ کر بیٹھ گئے۔ گویا یہ خیال تھا کہ ایک مرتبہ اور دیدار کرلوں۔ پھر کرسی جو ہمارے قریب تھی آناً فاناً دور میدان میں چلی گئی۔ جہاں بیشمار خلقت جمع تھی اس مجمعے سے پھر دو آدمی نکلے۔ ایک کا جوڑا سبز اور دوسرے کا سرخ تھا۔ بے حد حسین تھے۔ چہرہ اور آنکھ اس طرح چمکتی تھی جیسے بجلی کی تیز روشنی، سرخ کپڑے والے ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے تھے۔ وہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی چادر مبارک میں گھس کر گود میں بیٹھ گئے تو میں نے باجی اور آپا سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں۔ انہوں نے فرمایا ان ہی آدمیوں میں سے کوئی ہوں گے۔ جس پر میں نے کہا کہ حضرت رسول

اللہ ﷺ کی گود میں جا بیٹھے تو آپ ﷺ کے نواسے ہیں۔ پھر وہ گود میں سے اٹھ کر نا معلوم کہاں چلے گئے پھر حافظ جی ہمارے پاس آئے تو میں نے کہا کہ یہ دونوں کون تھے تو حافظ جی نے کہا کہ مجھے بتانے کا حکم نہیں، مجھے تو حضرت مولانا نے بھیجا ہے اور فرمایا کہ جیسے گاؤ تکیہ لگائے بیٹھی تھیں پھر جا کر ویسے ہی بیٹھ جاؤ۔ دروازہ پر چق رہنے دی اور کمبل و چادر اتار دی۔ ہم سب اپنی جگہ آ کر بیٹھے ہی تھے کہ پھر نہ وہ میدان رہا اور نہ کرسی نہ آدمی اور ہم سب یہ سوچتے رہ گئے کہ اللہ جانے ہم سب سے مل کر حضرت رسول اللہ ﷺ کہاں تشریف لے گئے۔ پھر آپ اور حاجی صاحبؒ ساتھ ساتھ آ رہے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آپ وعظ فرما کر تشریف لا رہے ہوں اور ہم سب بہت خوش ہو رہے ہیں۔ البتہ یہ افسوس رہا کہ اگر نقاب میں نہ ہوتے تو خوب زیارت کر لیتے۔ ہم نے یہ بات آپ سے کی تو آپ نے فرمایا کہ باہر بھی تم کو اتنا ہی نظر آتا کیونکہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے نقاب ہی اتنا اٹھایا تھا۔ بس پھر آنکھ کھل گئی اور یہ آواز آئی کہ کسی کو بتانا نہیں، میں نے یا تو آپ کو تحریر کر دیا ہے حافظ جی کو معلوم ہے، دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہم سے خوش رہیں۔
(.....محلہ باجڑاں، لدھیانہ ۹ شعبان ۱۳۵۰ھ)

(تم بڑی خوش قسمت ہو کہ ایسی دولت نصیب ہوئی۔ دعا کرو جس طرح تم نے اپنے کو، حافظ جی کو، مجھ کو اور اپنی دونوں پیرانیوں کو حضرت رسول اللہ ﷺ اور دونوں صاحبزادوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت حاجی صاحب قدس سرہ کے قریب دیکھا اسی طرح ہم سب کو قرب نصیب ہوا اور منبر پر مجھ کو دیکھنا یہ خادمانہ ہے جیسے حضرت رسول اللہ ﷺ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نصرت حق کے لئے منبر پر کھڑا کر دیتے تھے۔ اور پشت پر ہونا اشارہ ہے کام کی نگرانی کی طرف کہ نگراں کی بھی یہی ہیئت ہوتی ہے کیا عجب کہ کوئی خدمت قبول ہو گئی ہو۔ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

مولوی وصی اللہ اعظم گڑھی کو زیارت نبی ﷺ

☆...... مبارک پور میں جب تھا تو میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو آپ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کی صورت میں دیکھا۔ صرف زیارت ہوئی۔ بات چیت کی دولت

نصیب نہ ہوئی (مولوی وصی اللہ صاحب اعظم گڑھی) (اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ربیع الاول ۱۳۵۵ھ) (اللہ تعالیٰ فنا فی الرسول ﷺ کی دولت نصیب فرمائے۔ ۲۰ جمالی الثانی ۱۳۴۶ھ۔ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

فضل احمد کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت کا وعظ جو جامع الحکم ہے پڑھا اور بعض مباحث کئی کئی مرتبہ پڑھے۔ اس میں کئی دن لگے۔ ایک نعمت جو اس وعظ کی برکت سے نصیب ہوئی یہ ہے کہ نوافل جو میں نے معمول کر رکھے تھے کچھ دنوں سے چھوٹ رہے تھے وہ پھر پابندی سے شروع ہو گئے۔ دوسری نعمت خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی زیارت اور اس مجمع میں آپ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) بھی ہیں۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ، تیسری نعمت آپ وعظ فرما رہے ہیں بہت بڑا مجمع ہے اور احقر کے قریب ہی حضرت مولانا دیوبندی (مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ) تشریف فرما ہیں اور حسب عادت نہایت خلق و محبت سے میرے زانو بہ زانو ہیں اور فرماتے ہیں کہ سنو، میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ یہ تو زندہ ہیں اور یہ سب کچھ دیوبند کے اندر ہو رہا ہے اور ایک خاص نور ہے جو آپ کے چہرہ اور جسم پر وعظ فرماتے وقت ہے اور سارا مجمع اور حضرت دیوبندی اور احقر بھی بہت غور اور محبت سے آپ کو دیکھ رہے ہیں۔ صبح صادق کے وقت آنکھ کھل گئی (فضل احمد ہیڈ مولوی مکان عبدالرحمٰن والا، محلہ افغانان علی گڑھ) (اصدق الرویاء حصہ دوم ربیع الاول ۱۳۵۵ھ)

قاضی بشیر الدین کو زیارت نبی ﷺ

☆...... میرے ایک عزیز محترم ذاکر و شاغل و مخیر رئیس قصبہ لاہر پور نے کہ جو ہماری طبقہ علماء کے مخالف نہیں ہیں اور مولوی...... کے فرقہ سے موافق نہیں ہیں جناب والا (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کو عالم رویا میں ایک بڑے مکان میں بمقام سیتا پور جہاں حضرت رسول اللہ ﷺ جلوہ افروز ہیں اس مجلس کا مہتمم دیکھا بایں طور پر کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ایک بڑے عالی شان مکان میں بمقام سیتا پور رونق بخش ہیں اور آپ صدر

دروازہ مکان مذکور پر مہتمانہ کھڑے ہیں۔ جو زائرین حضرت رسول اللہ ﷺ سے مصافحہ کر کے واپس آتے ہیں آپ ان کا ہاتھ پانی سے دھلواتے ہیں آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ جن ہاتھوں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں کو مس کیا ہے میں خوف کرتا ہوں کہ وہ ہاتھ ظاہری و معنوی نجاست سے آلودہ نہ ہو جائیں۔ خواب دیکھنے والے موصوف اس روز سے گیارہ سو مرتبہ درود شریف بعد نماز مغرب خود پڑھتے ہیں یا کسی معتبر اور دیانتدار سے پڑھواتے ہیں جناب والا کو اس رویاء کی مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ اور مفصل تعبیر دریافت کرتا ہوں (قاضی بشیر الدین، از لکھنؤ)

(اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۵۵ھ)

ایک صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆...... جناب چند دن ہوئے کہ خاکسار نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی گویا آپ ﷺ ایک نہر کے کنارے تشریف لے جا رہے ہیں۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جناب (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کی صورت سے مشابہ ہیں۔ واللہ اعلم۔ میں فوراً قدموں میں گرا اور عرض کیا کہ آپ ﷺ تو تشریف لے جا رہے ہیں میرا کیا حال ہوگا۔ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ تجھے اجازت ہے ہر روز عصر کے بعد میرے روضہ کی زیارت کر یا سیر کر۔ سیر کر یا زیارت کر میں شبہ ہو گیا۔ بس آنکھ کھل گئی۔ اور یہ خیال ہوا کہ شاید مراد آپ ﷺ کی لفظ زیارت یا سیر سے درود شریف ہو مگر دل میں خلجان ہے کہ شاید کچھ اور مراد ہو اس وجہ سے حضرت کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں کہ اس کا کیا مطلب ہے بیان فرمائیں تاکہ تشفی حاصل ہو۔ (اصدق الرویاء حصہ دوم صفر المظفر ۱۳۵۵ھ)
(نہایت مناسب تعبیر ہے مگر درود کے ساتھ اتباع اور ملا لیا جائے۔ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

عتیق اللہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ سے کچھ گفتگو فرما رہے ہیں اور بہت سے علماء بھی حاضر خدمت ہیں

لیکن سب کی جانب سے مولانا موصوف ہی سوال کرتے ہیں اور آپ ﷺ جواب ارشاد فرماتے ہیں اور سب سے زیادہ قربت حضرت رسول اللہ ﷺ سے آپ ہی کو ہے (محمد عتیق اللہ، تھانہ سرائیل، گاؤں ٹیلھر ضلع کمرلہ، بنگلہ دیش)

(حیات اشرف صفحہ ۹۴)(اصدق الرویاء حصہ دوم بابت صفر ۱۳۵۵ھ)

محمود حسین کو زیارت نبی ﷺ

☆......آج کئی دن گزرے کمترین نے خواب حضور (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کے متعلق دیکھا لیکن فوراً بوجہ مشغولیت امتحان کے اطلاع نہ دے سکا۔ وہ یہ ہے کہ رات کو ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے کہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا اور ہمارا ملنے والا ایک آدمی ہمارے پاس آیا اور وہ یہ کہہ رہا ہے کہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کو خبر دینے جا رہا ہوں۔ وہ شخص چلا گیا اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے روضۂ اقدس (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) پر جا کر آواز دی کہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ یہ سن کر فوراً آپ کے جنازہ کے لئے چل پڑے۔ خواب کا مضمون تمام ہوا (محمود حسین از مدرسہ شاہی مراد آباد، یوپی، بھارت)

(اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۵۵ھ) خواب کی اجمالی تعبیر یہ ہے:

کشتے کہ عشق دارد نگزاردت بہ نیساں بحیات گرنیائی، بہ جنازہ خواہی آمد
(یعنی جنازہ پر تشریف آوری تو اس سے بڑھ کر عنایت ہے جو اصل شعر میں مذکور ہے۔ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

عبدالقیوم کو زیارت نبی ﷺ

☆......رمضان المبارک سے پہلے خادم نے یہ خواب دیکھا تھا: ایک شب کے آخری حصہ میں دیکھا کہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ایک مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں، مجھے دیکھ کر خوشی ہوئی اور دل میں خیال آیا کہ کسی ایسے شخص کو تلاش کر کے لاؤں جو حضرت والا سے میری سفارش برائے بیعت کر دے۔ خیال آتے ہی ایسے آدمی کی تلاش میں نکل گیا۔ واپسی پر کسی نے بتایا کہ وہ ادھر حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف رکھتے ہیں

اور کوئی معاملہ طے کر رہے ہیں۔ یہ معلوم کر کے ادھر گیا۔ دیکھا کہ ایک بڑا مجمع حلقہ کئے کھڑا ہے۔ کچھ لوگ آگے بیٹھے ہیں اور حضرت رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما ہیں اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت رسول اللہ ﷺ کے قریب تشریف رکھتے ہیں۔ خادم نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح مجمع کو چیر کر حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرلوں مگر ناکام رہا۔ (اصدق الرویاء حصہ دوم بابت صفر ۱۳۵۵ھ) (اشرف السوانح حصہ سوم صفحہ ۱۸۳) (عبدالقیوم ڈرافس ہیں۔ محلہ وہائٹ گنج۔ ہردوئی، یوپی، بھارت)

نذیر احمد کو زیارت نبی ﷺ

☆...... غالباً ماہ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ بروز پیر دن کے دس بجے کے قریب تلاوت قرآن مجید کے لئے وضو کیا اور بعد تلاوت اسی جگہ مکتب میں اپنی نشست پر سو گیا۔ دیکھتا ہوں کہ مسجد موضع خان جہانپور میں جستی سائبان کے نیچے شمال کو منہ کئے بیٹھے بیٹھے جھاڑو دے رہا ہوں۔ اسی اثناء میں مجھ سے ایک ہاتھ کے فاصلے پر دائیں جانب شمال کو منہ کئے ایک بزرگ ظاہر ہوئے جن کی دونوں پنڈلیاں قریب قریب نصف کھلی ہوئی ہیں۔ میرے دل میں ازخود خیال آیا کہ آپ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے قدمین شریفین کو بوسہ دو کہ پھر ایسا موقع میسر نہ آئے۔ جھاڑو رکھ کر فوراً اپنے دونوں ہاتھوں سے آپ ﷺ کے قدمین شریفین پکڑ کر سر جھکا کر بوسہ دیا اور آپ ﷺ پر اس طرح سلام پڑھنے لگا "الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللّٰـــہ"۔ جب میں نے قدم بوسی کے لئے سر جھکایا تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنے دہن مبارک سے میرے دونوں شانوں کے درمیان متصل گردن پشت کی جانب بڑک بھرا جس طرح بڑا اپنے بچے کو لاڈ میں خوب منہ کھول کر کاٹتا ہے جس کو بڑک یا بھڑک بھرنا کہتے ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کے لعاب دہن کی تراوٹ، باوجود کپڑوں کے مجھے محسوس ہوئی، میں برابر اسی طرح سر جھکائے قدمین شریفین کو پکڑے قدم بوسی کرتے ہوئے آپ ﷺ کے سامنے بیٹھا رہا۔ اس وقت حضرت رسول اللہ ﷺ دو زانوں (اکڑوں) بیٹھے ہوئے معلوم ہوئے اور یہ معلوم ہوا کہ یہ تو حضرت مولانا اشرف علی

تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں تب میں نے اس علم ہونے پر صلوٰۃ وسلام خطاب ضمیر کو مظہر کر کے پڑھنا شروع کیا یعنی "الصلوۃ والسلام علیٰ رسول اللّٰہ، الصلوٰۃ والسلام علیٰ نبی اللّٰہ" یہ پڑھتے پڑھتے میری آنکھ کھل گئی۔ واللہ علم بالصواب و عندہ ام الکتاب (نذیر احمد کوکیرانوی۔ مقیم خان پور وارد حال درخانقاہ امدادیہ اشرفیہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر۔ ۲۸ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ مطابق ۲۴ نومبر ۱۹۲۷ء) (اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ)

☆......شب جمعہ یکم ذیقعدہ ۱۳۳۹ھ کو ناچیز نذیر احمد حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت بابرکت سے بایں طور مشرف ہوا کہ مجھ سے کچھ فاصلے پر داہنی جانب حضرت رسول اللہ ﷺ کھڑے ہیں۔ آپ ﷺ نے نگاہ اٹھا کر مجھے دیکھا اور پھر نگاہ نیچی فرمالی۔ اس کے بعد بائیں جانب یہ لکھا دیکھا کہ جس کسی نے بہ حالت ایمان آپ ﷺ کو دیکھا وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔ اس کے بعد دیکھا کہ میرے ساتھ چند آدمی بیٹھے ہیں اور ہم سب کوئی پھل کھا رہے ہیں۔ اس کی ایک قاش جو ایک بالشت لمبی اور ایک بالشت چوڑی ہے میں بھی کھا رہا ہوں اور جو لوگ میرے اردگرد بیٹھے ہیں ان سے میں کہہ رہا ہوں کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا۔ بار بار جوش میں آ کر کہہ رہا ہوں۔ ہاں ہاں میں نے دیکھ لیا۔ جی میں نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا۔ اس وقت میرے دل میں خیال آیا کہ اللہ پاک نے ازل میں لکھ دیا ہے کہ کس کس کو آپ ﷺ کی زیارت ہوگی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و عطا ہے کسی کے کسب کو اس میں دخل نہیں۔ میں خوشی اور جوش میں بار بار الحمدللہ کہتا ہوں۔ شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں آپ ﷺ کی زیارت لکھ دی۔ بے حد خوش ہوں بار بار کہتا ہوں کہ آہا میں نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا کہ یکا یک آنکھ کھل گئی۔ اپنے کو داہنی کروٹ لیٹا پایا اور زبان سے بار بار الحمدللہ الحمدللہ ادا کر رہا تھا۔ فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا قصد کیا کہ صلوٰۃ شکر اور صلوٰۃ تہجد ادا کروں۔ غور کیا تو معلوم ہوا کہ صبح صادق ہو چکا ہے۔ عام دنوں میں سو کر اٹھنے کے بعد کسل ہوتا تھا مگر اس وقت کسل بالکل نہ تھا اور طبیعت بہت بشاش تھی۔ سب لوگ جو میرے اردگرد بیٹھے تھے مجھ سے عمر میں بہت بڑے تھے مگر ان کے لباس اور صورت سے غربت اور مسکینیت ظاہر تھی۔ میرے لئے یہ

سب اجنبی تھے اور وہ مقام جہاں میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا غالباً ایک صاف میدان تھا۔ حجر نہ شجر وہاں، کچھ نہ تھا۔ آپ ﷺ نے زبان یا اشارہ سے کچھ نہ فرمایا اور نہ کسی نے مجھے یہ بتایا کہ آپ رسول اللہ ﷺ ہیں بلکہ از خود دل میں یہ آیا کہ آپ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں اور وہ پھل جو ہم سب نے کھایا پتہ نہیں کہاں سے آیا کس نے دیا اور وہ کیا تھا۔ شیریں دانہ دار پھوٹ کا ٹکڑا معلوم ہوتا تھا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کا قد مبارک، رنگت، چہرہ شریف، تن شریف اور انگا حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب جیسا تھا مگر اتنا فرق تھا کہ مولانا کا قد اور تن کسی قدر لمبا اور بھاری ہے اور مولانا کی داڑھی سفید ہے لیکن حضرت رسول اللہ ﷺ کی عمر شریف مثل جوانوں کے ۳۰ یا ۳۵ برس معلوم ہوتی تھی۔ (نذیر احمد عفی عنہ، ۵ ذیقعدہ ۱۳۳۹ھ)

(الصدق الرویاء حصہ دوم بابت ذالحجہ ومحرم الحرام ۱۳۵۵ھ)

حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں دیکھا اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سیاہ اچکن (شیروانی) بٹنوں والی زیب تن فرمائے ہوئے تھے جیسے کہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ گاہے گاہے سیاہ اچکن پہنتے ہیں اور حضور ﷺ نہایت شباب کی حالت میں تھے جیسا کہ تیس سال کا آدمی صحیح المزاج ہوتا ہے اور ریش مبارک حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نہایت گھنی اور سیاہ تھی جس میں ایک بھی سفید بال نہ تھا اور خط مبارک نہایت ابھرا ہوا اور بدن شریف آپ کا خوب گٹھا ہوا تھا۔ اور قد مبارک آپ کا حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے قد سے لانبا تھا۔ اور حضور ﷺ کو قیام کی حالت میں دیکھا اور آپ ﷺ نے مجھ کو نگاہ مبارک سے دیکھا لیکن فرمایا کچھ نہیں (مولوی نذیر احمد صاحب کیرانوی) (اصدق الرؤیاء حصہ دوم بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ)

شہاب الدین کو زیارت نبی ﷺ

☆......شب پنج شنبہ کو احقر نے ایک عجیب خواب دیکھا۔ حضرت والا (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کی ہمراہی میں احقر ہے اور بہت بڑی تعداد میں پیر بھائیوں کی ہے جو سب کے سب حضرت والا کی ہمراہی میں سفر حج پر ہیں۔ ایک مقام پر قیام ہوا۔ وہ

عمارت دو منزلہ معلوم ہوتی ہے، وہاں اور لوگ بھی ہیں جب ہم سب لوگ ٹھہر گئے تو کسی کہنے والے نے کہا جس کو احقر نہیں پہچانتا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ہم سب لوگ مع حضرت والا کے حضرت رسول اللہ ﷺ کے دیدار مبارک کو گئے، پھر کسی کہنے والے نے کہا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے فرماتے ہیں۔ وہ وقت فجر کی نماز کا معلوم ہوتا تھا، ہم سب لوگ حضرت والا کے خادم اور دیگر لوگ بھی وضو کرنے لگے۔ وضو سے فارغ ہوتے ہی صفیں سیدھی ہونے لگیں۔ پھر کسی نے کہا کہ مولانا کے مرید سب اگلی صف میں ہو جاؤ۔ ہم سب لوگ متفرق صفوں سے نکل نکل کر اگلی صفوں میں آ گئے۔ نماز ختم ہونے کے بعد مع حضرت والا ایک میدان میں پہنچتے ہی سب لوگ روتے ہوئے زمین پر لوٹنے لگے اور حضرت والا کھڑے ہیں۔ اتنا دیکھنے کے بعد گھڑی کے الارم سے آنکھ کھل گئی۔ چار بجے تھے۔ احقر نماز تہجد کے لئے اٹھ کھڑا ہوا

(شہاب الدین، نئی دہلی، ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ)

☆ یہ خواب دیکھا کہ ایک اونچی کرسی کی مسجد ہے اور نماز کیلئے صف بندی ہو رہی ہے اور احقر صحن مسجد میں ہے کسی شخص نے کہا کہ یہ حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں اور آپ ﷺ نے احقر کی بائیں جانب تھے۔ احقر نے حضور ﷺ سے مصافحہ کیا اور احقر نے آپ ﷺ کیلئے رومال بچھا دیا۔ اتنے میں صحن میں دو شخصوں میں کچھ جھگڑا ہو گیا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ اس طرف متوجہ ہو گئے۔ آپ ﷺ کا لباس مبارک بالکل سفید تھا مگر آپ ﷺ کا حلیہ مبارک احقر کو یاد نہ رہا اور اس مسجد میں حضرت والا (حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی) رحمۃ اللہ علیہ نماز جمعہ پڑھا رہے ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے احقر کا بازو پکڑ کر اپنے آگے کی صف میں کر دیا۔ اس خواب کی وجہ سے دل کو ایک ایسی خوشی محسوس ہوئی جس کا اظہار الفاظ میں ممکن نہیں (شہاب الدین کشمیری گیٹ دہلی)

(اصدق الرویاء حصہ دوم بابت جمادی الاولی ۱۳۵۵ھ)

الٰہی بخش کو زیارت نبی ﷺ

☆...... شب گزشتہ جوش آیا اور مغرب اور عشاء کے درمیان تین ہزار مرتبہ اسم ذات کا

ذکر کیا۔ نیند کے دوران عجیب خواب دیکھا۔ چونکہ پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا اس لئے عرض کرتا ہوں۔ دیکھتا ہوں کہ اس مدرسہ میں آپ (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) آئے ہیں اور بہت بارعب ہیں۔ میں حضرت سے ملا، ملتے ہی آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اپنے رہنے کی جگہ صاف کرو۔ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف لانے والے ہیں اور اسی شہر میں شکار کریں گے۔ یہ یاد نہیں کہ میں نے اس جگہ کو صاف کیا یا نہیں۔ اتنے میں دیکھتا ہوں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ فقط آپ ہیں اور اس جگہ آ گئے ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ سے میں ملا اور قرینہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو کوئی سفر درپیش ہے اور تھوڑی ہی دیر کے لئے اس جگہ منزل فرمائی ہے۔ ویسے تو میرے رہنے کی جگہ ایک کمرہ ہے مگر اس وقت دیکھتا ہوں کہ اس کمرہ کے جنوب کی دیوار نہیں ہے اور اس طرف سامنے ایک دلپذیر بڑے درختوں والا سبز جنگل ہے اور کمرہ کی چھت یا کسی درخت میں ایک مچان لٹکا ہوا ہے جس میں آپ کو اور حضرت رسول اللہ ﷺ کو کھڑا ہوا اور اپنے کو نیچے کھڑا ہوا دیکھتا ہوں۔ آپ اس مچان پر تھوڑا جھک کر رکوع کی سی حالت میں ہو کر شکار کے لئے جنگل کی طرف بندوق چلاتے ہیں اور جس وقت آپ کے بندوق چلانے سے مچان کو اور آپ کو جنبش ہوئی تو حضرت رسول اللہ ﷺ آپ کو کمر سے پکڑ کر ہلنے سے بچاتے تھے۔ جس وقت آپ شکار کرتے تھے تو حضرت رسول اللہ ﷺ آپ کا شکار کرنا کھڑے ہوئے ملاحظہ فرماتے تھے اور خوش ہوتے تھے اور آپ کو آفرین کہتے تھے۔ باقی جانور وغیرہ نظر نہیں آتا تھا، یہ واقعہ دو مرتبہ دیکھا پھر آنکھ کھل گئی۔ اگر مناسب سمجھیں تو تعبیر عنایت فرمائیں (اصدق الرویاء بابت محرم الحرام ۱۳۵۵ھ) (الٰہی بخش شکار پوری۔ قاسم العلوم، گھوٹکی، ضلع سکھر) (مبارک ہو آپ کو بھی کہ ایسی بڑی دولت سے مشرف ہوئے جس کی تعبیر بزرگوں کے نزدیک یہ ہے کہ دیکھنے والے کا انشاء اللہ تعالیٰ ایمان پر خاتمہ ہوگا اور میرے لئے بھی باوجود میری ناقابلیت کے ایک درجہ میں امید افزا ہے کہ ساتھ ہی دیکھ لیا جس سے امید ہے کہ معیت واتباع نصیب ہوگا، اور شکار کو پسند فرمانا دیکھا جس سے امید ہوتی ہے کہ اصطیاد قلوب جو اس وقت ہو رہا ہے یا کسی وقت اصطیاد اجسام بھی نصیب ہو شاید مقبول ہو۔ واللہ اعلم۔ حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

محمد اسماعیل کو زیارت نبی ﷺ

☆......ایک بشارت حضور اقدس (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کو سناتا ہوں کہ میں نے بعد تمنا نہیں محض بفضل الٰہی حضرت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ کا سر مبارک کھلا تھا۔ بال مبارک نہایت سیاہ۔ فرق نکالے ہوئے جلوس فرماتھے۔ اس وقت اس ناتواں، آپ اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے سوا وہاں کوئی نہ تھا۔ دائیں بائیں کی خبر نہیں مگر یہ ناتواں ایک گوشہ میں عاجزانہ صورت بیٹھا شرف بہ دیدار ہوتا رہا اور روتا رہا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ آپ کو نہایت ہی جوش اور توجہ تام کے ساتھ اشارہ فرماتے ہوئے کسی مسئلہ کو سمجھا رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے یوں ہوا یوں ہوا۔ یہ لفظ مکرر احقر کو خوب یاد ہے۔ (محمد اسماعیل عقب کلاں مسجد دہلی، ۲۴ رجب المرجب ۱۳۵۵ھ)

شیخ المفسرین والمحدثین حضرت مفتی محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆......حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ العزیز کے ایک خلیفہ مجاز شیخ المفسرین والمحدثین حضرت مفتی محمد حسن امرتسری قدس سرہ نے خواب دیکھا جو ذیل میں درج ہے۔

کچھ عرصہ ہوا (یہ تقریباً ۱۳۵۰ھ کا ذکر ہے) کہ خانقاہ شریف کی مسجد کے وسط میں بیت اللہ شریف اور حضرت رسول ﷺ کے روضۂ مبارک کو دیکھا کہ دونوں بالکل قریب قریب ہیں اور بیت اللہ شریف غالباً حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے سر کی طرف ہے لیکن روضۂ پاک (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) بھی بیت اللہ شریف ہی کی شکل کا ہے یعنی اس پر گنبد نہیں ہے اور بیت اللہ شریف اور روضۂ پاک دونوں پر اس قدر سبز اور خوبصورت غلاف ہیں کہ دنیا میں ان کی نظیر نہ ہوگی اور دونوں پر شعاعیں اور انوار معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بیت اللہ شریف کے پاس کھڑے ہیں اور اس قدر خوش ہیں کہ اتنا خوش میں نے انہیں پہلے نہیں دیکھا تھا۔ نیز ایک کھجور کی ٹہنی بطور جھاڑو

دست مبارک میں لئے ہوئے ہیں جس کی ڈنڈی میں دستہ چھوڑ کر ادھر ادھر شاخیں نکلی ہوئی ہیں اور یہ ارادہ فرما رہے ہیں کہ بیت اللہ شریف کے گرد جو غبار ہے اسے دور کر دوں (حیات اشرف از غلام محمد صاحب بی اے، عثمانیہ صفحہ۹۱) (یہاں کس قدر وضاحت کے ساتھ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مصلح امت محمدیہ اور مجدد سنت مطہرہ ہونے کو عیاں کیا گیا ہے)

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۴۰ھ سے ۱۳۶۳ھ تک ۲۳ سال برابر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ واقعہ تھانہ بھون پر حاضری دیتے رہے اور ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۸۰ھ بروز جمعرات کراچی میں وصال فرمایا۔ جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور مفتی صاحب کی یادگار ہے جو ''جامعہ اشرفیہ'' فیروز پور روڈ لاہور کی شکل میں نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا دینی تعلیم کا ادارہ بن چکا ہے جس میں پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک کے سینکڑوں مسلم طلباء دینی علوم حاصل کرتے ہیں۔ اس میں ''مسجد حسن'' اور بقیہ تمام عمارات نہاتی خوب ہیں۔ مفتی صاحب کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا عبید اللہ اور چھوٹے صاحبزادے مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب اس کے مہتمم اور نائب مہتمم ہیں۔ دونوں بھائی دل و دماغ کے اعلیٰ اوصاف کا ماشاء اللہ مرقع ہیں۔ یہاں کے اساتذہ میں شیخ التفسیر و شیخ الحدیث، شیخ الکل فی الکل، سند الوقت، بقیہ السلف حضرت مولانا محمد رسول اللہ خانصاحب قدس سرہ، اور عالم ربانی، رئیس المفسرین و محدثین مولانا محمد ادریس صدیقی کاندھلوی قدس سرہ، جیسی شان کے علماء شامل رہے ہیں۔ مفتی صاحب قدس سرہ ہر روز ۲۴ ہزار مرتبہ اسم ذات ''اللہ'' کا وظیفہ کرتے تھے یعنی ہر سانس کے ساتھ ایک مرتبہ، جید عالم اور بلند پایہ بزرگ تھے۔

شرافت اللہ کو زیارت نبی ﷺ

☆......تین چار روز ہوئے میں نے خواب صبح کے وقت دیکھا کہ میں کسی غیر معروف مکان میں ہوں۔ اس مکان کے دروازے پر ایک براق آ کر ٹھہری۔ لوگ کہہ رہے تھے کہ یہ تیری سواری کے واسطے آئی ہے تھوڑی دیر بعد میں نے دیکھا کہ حضرت

رسول اللہ ﷺ ایک براق پر تشریف لائے ہیں۔ چہرہ انور پر نقاب ہے۔ آپ ﷺ میرے قریب تشریف لاکر رونق افروز ہوئے۔ میں زیارت تو نہیں کرسکا لیکن آپ ﷺ کے کلام مبارک کی آواز برابر سنتا ہوں۔ اب یا تو میں نے یا حاضرین دربار میں سے کسی نے (مجھ کو یاد نہیں) حضرت رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آج کل کانپور میں بہت شورش ہے اور مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی بہت لوگ مخالفت کررہے ہیں۔ اس کی کیا اصلیت ہے (اس زمانہ میں حضرت والا کا مضمون متعلق ''آداب ذکر مولود شریف'' مرقومہ ''اصلاح الرسوم'' کا کانپور (یوپی، بھارت) میں بہت غوغا تھا۔ اس کے جواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ نے تمام حاضرین کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ جو کچھ اشرف علی نے لکھا ہے وہ صحیح ہے اور اس کے بعد آپ ﷺ نے صرف مجھ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ اشرف علی سے کہہ دینا کہ جو کچھ تم نے لکھا ہے وہ بالکل درست ہے لیکن یہ وقت ان باتوں کو لکھنے کے لئے مناسب نہیں ہے۔ یہ آخری فقرہ اس قدر آہستہ آہستہ سے فرمایا کہ میں نے سنا اور غالباً کسی دوسرے نے حاضرین میں سے نہیں سنا۔ بس اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی صبح کی نماز کا وقت تھا اور چہارشنبہ کا دن، رجب کی دوسری تاریخ جس قدر یاد تھا حرف بحرف عرض کردیا (حافظ منشی شرافت اللہ۔ چیف ریڈر، پیشنر، علی گڑھ، رجب ۱۳۱۹ھ ا، ۱۹۰۱ء اکتوبر، یہ اس زمانہ میں کانپور میں ملازم تھے)

(اشرف السوانح حصہ سوم)

یہ ارشاد کہ یہ وقت ان باتوں کے لکھنے کے لئے مناسب نہیں، الخ، براہ شفقت اور بطور رخصت ہے۔ حکم اور عزیمت نہیں، علاوہ دلائل شرعیہ کے خود خواب ہی میں اس کا قرینہ موجود ہے یعنی آہستہ سے ارشاد فرمایا ورنہ احکام کا مقتضاء ظاہر ہے کہ اعلان ہے۔ میری اس رائے کو تقویت ایک کامل محقق، جامع وظاہر وباطن شیخ سے بھی ہوچکی ہے۔

گو دلائل شرعیہ کے ہوتے ہوئے اس کی حاجت نہیں مگر فطری طور پر رویا صالحہ سے ایک خاص کی قناعت طبائع میں ضرور پیدا ہوجاتی ہے (مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

ایک درویش کوزیارت نبی ﷺ

☆......خواب کو غلط سمجھنے کا کانپور کا ایک واقعہ ہے۔ وہاں ایک درویش تھے جو حقہ پیا کرتے تھے۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیچوان یعنی حقہ رکھا ہوا ہے اور آپ ﷺ روضۂ مبارک میں بیٹھے حقہ پی رہے ہیں (نعوذ باللہ)۔ اس خواب سے وہ یہ سمجھے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ مجھ کو فعلاً اجازت دے رہے ہیں کہ تم حقہ پیا کرو۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے ان درویش نے یہ خواب بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس خواب کی بنا پر ہرگز ایسا نہ کرنا۔ جو خواب تم نے دیکھا یہ حضرت رسول اللہ ﷺ کا فعل نہیں ہے تمہارا اپنا فعل ہے جو حضرت رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ کے آئینہ میں متمثل ہوا۔ (ملفوظات حصہ ہفتم مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۵)

ایک بزرگ کوزیارت نبی ﷺ

☆......دس بارہ ضخیم جلدوں میں ''درس قرآن'' کے مولف مولانا محمد احمد، کراچی کا مفصل خط بتاریخ ۱۴ دسمبر ۱۹۸۱ء میرے سامنے ہے، جس میں آپ نے ڈاکٹر عبدالحئی صاحب (خلیفۂ ارشد حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کی نہایت مقبول تالیف ''معمولات یومیہ'' کی نسبت ایک خواب جو ایک بزرگ نے ڈیرہ اسماعیل خان میں دیکھا تھا بیان کیا ہے اور جو کچھ اس طرح ہے:

رمضان المبارک کا مہینہ ہے۔ مسجد نبوی ﷺ میں متعدد اکابر معتکف ہیں جن میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہما اللہ بھی ہیں۔ ڈاکٹر مولانا عبدالحئی ستون توبہ کے پاس ''استغفار'' کی اہمیت پر تقریر کر رہے ہیں۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مجمع کثیر ہے اور کتاب ''معمولات یومیہ'' کثیر تعداد میں آپ کے سامنے رکھی ہے۔ حضور اقدس ﷺ حجرہ مبارکہ سے باہر تشریف لا کر مولانا گنگوہی اور مولانا تھانوی رحمہما اللہ کے درمیان تشریف فرما ہو جاتے ہیں۔ متعدد اکابر نے حضور انور ﷺ سے مصافحہ فرمایا۔ اتنے ہی میں ڈاکٹر عبدالحئی صاحب

بھی آ کر آپ ﷺ سے مصافحہ کرتے ہیں۔ حضور اقدس ﷺ آپ کو دعا دیتے ہیں اور کتاب ''معمولات یومیہ'' اٹھا کر ڈاکٹر صاحب سے فرماتے ہیں کہ ''آپ نے یہ کتاب بہت اچھی لکھی ہے، اس کتاب میں امت کے فائدے اور روحانی کامیابی مضمر ہے'' پھر مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کر کے فرمایا: ''اشرف یہ کتاب تقسیم کردو، مسلمانوں کو دو جہاں میں کامیابی نصیب ہوگی، اگر عقیدت و محبت سے پڑھتے اور عمل کرتے رہے'' ...... خاتمہ پر صاحب خواب لکھتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے حکم سے کتاب ''معمولات یومیہ'' کی تقسیم حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے شروع فرمائی اور جب صاحب خواب کو کتاب دی اور انہوں نے ہاتھ بڑھا کر کتاب پکڑی تو آنکھ کھل گئی اور یوں خواب ختم ہوا۔

علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ ...... رد قادیانیت میں علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ (رحمۃ اللعالمین والے) ''غایۃ المرام'' تحریر فرما رہے تھے کہ خواب میں حضرت رسول مقبول ﷺ کی زیارت بابرکت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''کوئی قادیانی اس کتاب کا جواب نہ دے سکے گا'' اور ہوا بھی یہی کہ بارہا یہ کتاب شائع ہو چکی ہے مگر آج تک کوئی قادیانی اس کا جواب نہ دے سکا، حالانکہ قادیانی جواب دینے میں بہت تیز سمجھے جاتے ہیں (دیباچہ ''غایۃ المرام'' از قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ)۔ لوگوں نے کہا کوئی ایںڈا بینڈا جواب دے دے۔ اس پر فرمایا کہ کوئی ایسا بھی نہیں کر سکتا کیونکہ حضرت نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی اس کا جواب نہ دے سکے گا۔ آج تک یہ بات درست ہے اور قیامت تک درست رہے گی۔

حاجی عبد الرحمٰن اٹاوڑ رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆ ...... حاجی عبد الرحمٰن اٹاوڑ رحمۃ اللہ علیہ (میوات) ایک غیر مسلم بنیئے کے گھر میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور مولانا محمد میاں

رحمۃ اللہ علیہ (آپ تبلیغی جماعت والے مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی تھے۔ فرشتہ سیرت، حلیم و متواضع، دہلی اور میوات کے لوگ آپ سے بے حد عقیدت رکھتے تھے۔ ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ شب جمعہ دہلی میں وصال فرمایا) کے ہاتھ پر اسلام لائے، مدرسہ نظام الدین (دہلی) میں مولانا محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ سے دینی تعلیم حاصل کی۔ حضرت مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے، مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے تمام دینی کاموں میں ان کے قدیم ترین رفیق و معاون تھے، میوات کے حکیم اور عارف تھے، غیر مسلمین میں تبلیغ کا خاص ذوق اور ملکہ حاصل تھا، ایک ہزار سے زیادہ لوگ مسلمان کئے۔ سنگار (یوپی، بھارت) میں نومسلموں کے لئے مدرسہ قائم کیا، میوات کے مسلمانوں میں بدرسوم کی اصلاح بھی آپ کا خاص کارنامہ ہے۔ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ میں وصال فرمایا (مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی دینی دعوت از مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی، مکتبۃ الفرقان، لکھنؤ، صفحہ ۶۲)

ایک مرید کو زیارت نبی ﷺ

☆ ...... حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے یہ خواب دیکھا کہ میں چاہ زمزم پر حاضر ہوا اور شاید مولوی محمد شفیع بجنوری رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور زم زم کا پانی بار بار نہایت عجلت اور تیزی سے ایک برتن میں بھر بھر کر لاتے اور مجھ کو پلاتے ہیں یہاں تک کہ میں آسودہ ہو گیا اور میرے شکم میں گنجائش نہ رہی لیکن حضرت رسول اللہ ﷺ اسی سرعت کے ساتھ برابر زم زم لاتے جاتے اور پلاتے جاتے تھے۔ جب پیتے پیتے میں تھک گیا اور پیٹ نکل آیا تو میں نے دل میں سوچا کہ انواع واقسام کے امراض میں مبتلا ہوں اور آب زمزم کو جس نیت سے پیا جائے مفید ہے لہٰذا اب رفع امراض کی نیت سے پینا چاہئے۔ چنانچہ حضرت رسول اللہ ﷺ لاتے رہے اور میں پیتا رہا۔ چیزیں بعض آپ ﷺ نے مجھے بتائیں اور بعض میں نے خود دریافت کیں۔ خواب طویل ہے۔ اکثر حصہ ذہن سے نکل گیا۔

(تربیت السالک حصہ دوم از حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۲ تا ۱۳)

حافظ محمد نجم الحسن رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

☆...... حالات مشائخ کاندھلہ کے مصنف مولانا احتشام الحسن بانی تبلیغی جماعت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کی ماموں زاد بھائی، برادر نسبتی (سالے) اور خلیفہ ہیں۔ مولانا احتشام الحسن کے بھائی مولانا حافظ محمد نجم الحسن تھے جنہوں نے قرآن مجید حفظ کر کے ابتدائی ضروری تعلیم کے بعد انگریزی تعلیم حاصل کی اور چند سال انگریزی ملازمت کر کے چھوڑ دی۔ شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے اور پھر یاد الٰہی اور گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ اچانک آپ کو کاندھلہ میں بخار آیا جو تیز سے تیز تر ہوتا چلا گیا۔ شدت مرض میں بار بار فرمایا: ''خالہ تم پریشان نہ ہو، حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں''۔ اسی حال میں ۱۰ جمادی الاول ۱۳۳۶ھ م ۱۹۱۸ء بروز جمعہ رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ بعد نماز جمعہ دفن کیے گئے۔ جنازہ پر اس قدر ہجوم تھا کہ ایسا جنازہ کاندھلہ میں اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا گیا تھا۔ عرصہ تک ہندو اور مسلمانوں میں آپ کی جدائی کا چرچا رہا۔ اپنے والد ماجد مولانا حافظ رؤف الحسن رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں وصال فرمایا جو مولانا ضیاء الحسن کے بیٹے تھے اور وہ مولانا نور الحسن رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے تھے، جن کا عالم یہ تھا کہ بے اختیار زبان پر درود شریف جاری رہتا تھا، یہاں تک کہ بیت الخلا میں زبان کو دانتوں سے دبائے رکھتے تھے کہ ایسا نہ ہو درود شریف منہ سے نکل جائے۔

(حالات مشائخ کاندھلہ صفحہ ۱۷۹ تا ۱۸۰)

ایک معمر حافظ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ایک بہت معمر حافظ صاحب تھے جو بعد میں قصبہ بڑوت میں جا کر رہنے لگے تھے۔ ان کو ہمارے اول طبقہ کے اکابر حضرات جیسے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ سے خاص تعلق تھا گو اس وقت کسی سے بیعت نہ تھے۔ ان کو مولود شریف اور نعتیہ اشعار کا بہت شوق اور اہتمام تھا۔ انہوں نے مجھ کو اپنا ایک خواب لکھا تھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ

تشریف فرما ہیں اور ارشاد فرمارہے ہیں کہ ہم اس سے خوش ہوتے ہیں جو ہماری اتباع کرے نہ کہ اس سے جو ہماری بہت تعریف کرے۔

(ملفوظات حصہ ہفتم حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۸۵)

ایک صاحب کوزیارت نبی ﷺ

☆......ایک شخص نے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کوخواب میں اس شکل میں دیکھا کہ آپ روضۂ مبارک میں بیٹھے ہوئے حقہ پی رہے ہیں (نعوذ باللہ) مولانا نے جواب دیا کہ تم کو اپنی صورت حضرت رسول اللہ ﷺ کے آئینہ میں نظر آئی۔ وہ شخص حقہ پیتے تھے ساتھ ہی آئینہ ہونے پر مولانا نے یہ حکایت سنائی کہ ایک شخ ایک بزرگ کی ملاقات کو حاضر ہوئے مگر بوقت ملاقات اس شخص کو ان بزرگ کی صورت کتے کی نظر آئی اس لئے یہ شخص ان سے مل کر خوش نہ ہوا۔ ان بزرگ نے وجہ دریافت کی۔ مجبور کرنے پر بتایا کہ حضرت کی صورت مجھے کتے کی نظر آرہی ہے۔ معلوم نہیں کیا معاملہ ہے۔ فرمایا بالکل صحیح ہے۔ ڈر کی کوئی بات نہیں، ان بزرگ نے پھر اس کو کچھ پڑھنے کو بتادیا اس کے بعد ملنے آیا تو بزرگ کو ان کی اصلی صورت پر دیکھا۔ معاملہ دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ تم نے اپنے اعمال کی صورت دیکھی تھی۔ اس تعلیم اور ذکر کی برکت سے تمہارے اعمال کی صورت بدل گئی۔ میں تو محض تمہارا آئینہ تھا۔ یہ حقیقت ہے۔ ان واقعات کو کبھی اس کے خلاف خیال نہ کرنا چاہئے۔

(ملفوظات حصہ دوم حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۷۷)

مولانا غلام رسول کانپوری کوزیارت نبی ﷺ

☆...... حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الابقا'' میں بیان کیا ہے کہ حضرت مولانا غلام رسول کانپوری رحمۃ اللہ علیہ (کان پور، یوپی، بھارت کے رہنے والے) ''رسول نما'' کے لقب سے مشہور تھے، کیونکہ آپ کی یہ کرامت تھی کہ ہر شخص کو بیداری میں حضرت رسول اللہ کریم ﷺ کی زیارت کرادیا کرتے تھے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ''مواعظ اشرفیہ'' کئی دبیز جلدوں میں ''الابقا'' کی شکل میں شائع ہو چکے ہیں۔ جناب مولانا سید فہیم الحسن تھانوی مدیر ماہنامہ ''حکیم الامت'' راولپنڈی ان مواعظ کو اپنے جریدہ میں شائع کرتے رہتے ہیں۔ یہ مواعظ دل و دماغ کو روشن کر دینے والے اور اس قدر روح پرور ہیں کہ ان کی بکثرت اشاعت ہونی چاہئے۔

حافظ محمد احسن وحشی نگرامی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... نجم احسن نگرامی، بی اے، ایل ایل بی، مجاز صحبت، حکیم الامت، مجدد ملت، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے آبائی وطن قصبہ نگرام ضلع لکھنؤ میں ۱۳۱۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد حافظ محمد احسن وحشی نگرامی صاحب اپنے دور کے ممتاز اور کسی درجے میں مشہور اہل قلم تھے۔ ۱۳۱۳ھ میں زیادہ سے زیادہ بائیس تئیس سال کی عمر میں حسب ارشاد حضرت رسالت مآب ﷺ ''تعال یا وحشی'' بے سروسامان حج کو تیار ہو گئے اور چلے بھی گئے (بزم اشرف کے چراغ از پروفیسر احمد سعید صفحہ ۲۹۴)

حاجی سید محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

☆......مرکز اہل سنت دارالعلوم دیوبند کے ابتدائی بزرگ حضرت حاجی سید محمد عابد قدس سرہ نے حکیم الامت، امام اہل سنت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ سے فرمایا کہ ایک بات کہتا ہوں، جسے میری زندگی میں ظاہر نہ کرنا۔ میں نے حالت بیداری میں حرم مکہ مکرمہ میں بعض انبیاء علیہم السلام کی زیارت کی ہے۔ (مشائخ دیوبند صفحہ ۱۸۹)

حضرت علی محمد رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

☆...... بعالم بیداری میں ۲۷ شب رمضان المبارک کو دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑی سنگ مرمر کی دیوار ہے اور اس میں بہت سی محرابیں بنی ہوئی ہیں۔ ایک بہت بڑی محراب ہے چونکہ میرے سامنے ہے اور اس کی شکل یہ ہے ''عرش اللہ معلی'' یہ دو سفید در ہیں

اور عرش معلیٰ اس طرح لکھا ہوا ہے اور ہزاروں کی تعداد میں نمازی موجود ہیں۔ بندہ اگلی صف میں کھڑا ہے اور حضرت محمد عربی پیغمبر ﷺ امامت فرما رہے ہیں اس وقت کسی نے آپ کا نام لے کر کہا کہ مولانا اشرف علی تھانوی بھی اس جگہ موجود ہیں۔ یہ سب کیفیت عشاء کی نماز پڑھتے ہوئے معلوم ہوئی اور یہ کوئی خواب نہیں ہے۔

(علی محمد ٹیلر ماسٹر ساکن ضلع انبالہ مقیم کانگردل، اصدق الرویاء حصہ دوم بابت ماہ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ)

حضرت مولانا عبدالرشید محمود رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... مولانا عبدالرشید محمود، مجاز صحبت حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ کے پوتے تھے۔ آپ نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے حجرہ مبارک میں حاضر ہوں، دستر خوان بچھا اور کھانا چنا ہوا ہے، بہت سے اور لوگ بھی ہیں، حضور ﷺ میزبان بنے (لطف کے ساتھ) کھانا کھلا رہے ہیں کہ یہ کھاؤ، یہ بھی لو، کھانے پر بالائی اور سرخ مرچ پڑی دہی بھی یاد ہے پھر منظر بدل گیا، اب گویا رخصت ہو رہا ہوں، رخصتی مصافحہ کے لئے حاضر ہوا تو ایک کوٹھری سی ہے، زیادہ روشنی بھی نہیں، ایک چوکی پر حضور ﷺ تشریف فرما ہیں، میں مصافحے کے لئے جھکا اور کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں مگر وفور گریہ کی وجہ سے کہہ نہیں سکا، بمشکل اتنا کہا یا رسول اللہ (ﷺ)! دعاء فلاح دارین چاہتا ہوں۔ حضور ﷺ لطف سے سر پر ہاتھ پھیرنا چاہتے ہیں، میں جلدی سے ٹوپی اتار کر سر جھکا دیتا ہوں تا کہ بلا حائل دست مبارک سر کو مس کرے۔ (بزم اشرف کے چراغ صفحہ ۳۱۸)

خاتم المحدثین علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... جس نے ایمان کے ساتھ حضور ﷺ کی زیارت کی اس پر دوزخ حرام ہوئی اور آپ ﷺ کو خواب میں دیکھنا بمنزلہ بیداری کے ہے۔

مولانا حکیم محمد یاسین ابن مولانا واحد بخش ساکن کرم علی والہ تحصیل شجاع آباد فرماتے ہیں کہ میرے مربی مرشدی وہادی پیر طریقت حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی ثم شجاع

آبادی نے فرمایا کہ اتباع شریعت پر عمل کرنے سے خود بخود زیارت پاک کا شرف حاصل ہو جائے تو یہ سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل ہے۔اس کے بعد عملیات کے ذریعہ استقامت علیٰ الدین لازم پکڑے۔ چنانچہ اسی مضمون کے تحت خاتم المحد ثین حضرت سیدنا مولانا محمد انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کو جس دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نہ ہوتی تھی تو آپ بیمار ہو جاتے تھے اور لوگ آپ کی بیمار پرسی کے لئے آتے تھے۔ یہ سب اتباع شریعت کا ثمر تھا۔پس جس دن آپ نے وصال فرمایا تو آسمان سے رونے کی آواز سنی گئی۔سبحان اللہ۔

(ضمیمہ ''شمس المعارف'' مرتبہ مولانا حکیم محمد یاسین خواجہ۔صفحہ ۶۲۲ تا ۲۲۳۔ناشر، دارالاشاعت، کراچی)

عاشق رسول ﷺ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی

رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆......علی گڑھ (یوپی، بھارت) میں مولانا شاہ عبدالجلیل شہید اکابر علماء سے تھے۔ ۱۸۵۷ء مطابق ۱۲۷۱ھ میں جنگ آزادی کے دوران شہید ہوئے۔آپ کے بیٹے محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۶۴ھ میں پیدا ہوئے۔ املاک ضبط ہو چکی تھی، سہارا صرف ریاست چھتاری کا وظیفہ تھا، اسی اثنا میں حضرت مولانا محمد قاسم صدیقی نانانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم دیوبند (جو اس وقت مطبع احمدی میرٹھ میں متعین تھے) نے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ، قاسم علی گڑھ جاؤ اور ہمارے دوست عبدالجلیل کے بیٹے اسماعیل کو حدیث پڑھاؤ''۔ مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا خلوص و محبت مشہور ہے۔مدرسہ دیوبند میں ۵۰ روپے مشاہیر پر ملازم تھے مگر صرف ۱۰ روپے لیتے تھے۔اس پر بھی کوئی ملاقاتی آجاتا تو گھڑی سامنے رکھ لیتے اس طرح مہینہ میں جتنا وقت صرف ہوتا اپنے حساب میں لگا لیتے تھے۔نہایت معمولی اور موٹا کپڑا پہنتے تھے، عام انسان تیس دن میں جتنا کھانا کھاتا ہے آپ پورے مہینہ میں اتنا کھانا کھاتے تھے۔غرض زندگی کے اخراجات محض برائے نام تھے۔خواب دیکھنے کے بعد مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

علی گڑھ تشریف لائے اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے دوست عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے کو نو ماہ میں صحاح ستہ کا دور ختم کرا کے واپس چلے گئے اس مدت میں اجرت بجز نان جویں کے کچھ قبول نہ کی (تراجم علمائے حدیث ہند جلد اول از یحیٰی امام خاں نوشہروی صفحہ ۲۲۴ تا ۲۲۸)

قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ شوال ۱۲۴۸ھ مطابق ۱۸۳۲ء میں پیدا ہوئے اور آپ کا وصال ۱۳ جمادی الاول ۱۲۹۷ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۸۸۰ء میں دیوبند میں بوقت ۳ بجے دوپہر بروز جمعرات بعارضہ ضیق النفس ہوا اور وہیں دفن کیے گئے۔ تاریخی نام ''خورشید حسین'' تھا۔ ۱۵ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ مطابق ۲۰ مئی ۱۸۶۶ء میں مدرسہ عربیہ دیوبند (اب دیوبند اسلامک یونیورسٹی) کے نام سے پوری اسلامی دنیا میں مشہور ہوا اس کی بنیاد ڈالی گئی۔ حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بعض مفسدہ پردازوں نے حکومت ہند کو یہ درخواست دی کہ حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے دیوبند میں ایک مدرسہ گورنمنٹ کے مقابلہ پر کھولا ہے جس کا مقصد ہے کہ سرحد کے لوگوں سے تعلقات پیدا کیے جائیں تاکہ گورنمنٹ سے جہاد آسان ہو۔ یہ مدرسہ خفیہ طور پر طلبہ کو قواعد جنگ کی تعلیم دیتا ہے اور ہندوستان پر چڑھائی کرنے کے لئے کابل کو تیار کر رہا ہے۔ ہم حکومت کے خیر خواہ میں مطلع کرتے ہیں کہ وہ بیدار رہے۔ حکومت سے فوراً تفتیش کے احکامات جاری ہو گئے اور تفتیش کے مراکز، نانوتہ، رام پور اور جلال آباد قرار پائے اور دیوبند کو صدر مقام بنایا گیا۔ حکام نے دورے کیے اور بعض نے نانوتہ پہنچ کر حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے مسجد میں آنے کی اجازت چاہی۔ حضرت نے اجازت دے دی کہ جوتا اتار کر آئیں۔ حاکم آیا بیٹھا نہیں بلکہ نہایت ادب سے چپ چاپ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کھڑا رہا۔ واپس جا کر اس نے حکومت ہند کو رپورٹ دی کہ جو لوگ ایسی مقدس صورتوں پر نقص امن اور عذر و فساد کا الزام لگاتے ہیں وہ خود مفسد ہیں اور یہ محض چند مفسدوں کی شرارت ہے۔

اس واقعہ کے بعد حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں اکثر دیکھتا ہوں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں اور اپنی ردائے مبارک میں ڈھانپ کر مجھے کبھی اندر لاتے ہیں اور کبھی باہر لے جاتے ہیں اور سوتے جاگتے اکثر اوقات یہی منظر

میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ سب نے یہ سمجھا کہ مفسدوں کی مفسدہ پروازی اور شر سے تحفظ منظور ہے لیکن حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ مولانا کی عمر ختم ہو چکی ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ کو یہ دکھلانا منظور ہے کہ جب لوگ اپنے ہوکر ایسے مفسد ہو گئے کہ خدا تعالیٰ کے ایسے مقدس بندوں پر الزام لگانے سے نہیں شرماتے تو ہم بھی ایسی ہستی کو اب ایسے لوگوں میں نہیں رکھنا چاہتے کہ یہ اس قابل نہیں ، چنانچہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کے بعد زیادہ دن زندہ نہ رہے اور قریب ہی زمانہ میں آپ کا وصال ہو گیا۔

(حکایات اولیاء جمع کردہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۵۱ تا ۲۵۲)

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ہوئے۔ آپ کے جانشین آپ کے بڑے نواسے شاہ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے وصال کے بعد آپ کے چھوٹے بھائی مولانا محمد یعقوب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جانشین ہوئے۔ جن کا وصال ۲۸ ذیقعدہ ۱۲۸۲ھ میں ہوا اور مدرسہ دیوبند کی بنیاد ۱۵ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ میں رکھی گئی اور اس دن سے ''حزب دہلی'' کا نام ''دیوبند جماعت'' مشہور ہوا (التمہید صفحہ ۲۱۵) مدرسہ دہلی شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں بنا تھا جس میں آپ کے بعد آپ کے شاگرد مولانا عبدالحیٔ دہلوی اور مولانا رشید الدین خان رحمہم اللہ اساتذہ رہے اور اس کے بعد چودہ پندرہ برس اس مدرسہ شاہ جہاں آباد کے عہدہ مدرسہ پر مولانا مملوک علی شاگرد مولانا رشید الدین خان رحمۃ اللہ علیہ فائز رہے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں یہ مدرسہ بند ہو گیا۔ مولانا مملوک علی رحمۃ اللہ علیہ مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے چچا تھے۔ آپ کے اجداد میں ایک شیخ محمد ہاشم تھے جن کا سلسلہ نسب قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ شاہ جہاں بادشاہ نے آپ کو قصبہ نانوتہ میں جاگیر عطا فرمائی تھی۔ آپ کی اولادوں میں بڑے بڑے عالم پیدا ہوئے جو ''حزب دہلی'' کے نامی گرامی ارکان تھے۔ مولانا مملوک علی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۶۷ھ میں وصال فرمایا اور بمقبرۂ امام ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ میں دفن کئے گئے۔ سرسید احمد خان بانی علی گڑھ یونیورسٹی (اس کی بنا مدرسہ دیوبند کے نو برس بعد ۱۲۹۲ھ مطابق ۲۴ مئی ۱۸۷۵ء میں ڈالی گئی) سرسید احمد خان، ڈپٹی

نذیر احمد، مولوی ذکاء اللہ، مولانا قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمہم اللہ وغیرہ وغیرہ بے شمار آپ کے نامور شاگرد ہوئے۔ مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ حکمت ولی اللہ اور علوم و معارف کی عجب جامعہ صفت ہستی تھی جن سے بے شمار افراد نے فیض حاصل کیا۔

راؤ عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... راؤ عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ بزرگ تھے۔ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اکثر آپ سے ملنے جایا کرتے تھے اور ان کی یہ عادت تھی کہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ سے ملتے ہی کہتے آؤ حاجی قاسم۔ اس پر مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ حضرت میں حاجی نہیں تو فرماتے کہ بس بھائی یونہی زبان سے نکل جاتا ہے، ایک مرتبہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ واقعی حج کے واسطے تشریف لے جانے لگے اور جانے سے پہلے پنجلاسہ (مشرقی پنجاب، بھارت) کے علاقہ میں جہاں راؤ صاحب رہتے تھے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے اور ملے۔ راؤ صاحب نے کہا آؤ حاجی قاسم، مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت میں حج کو جارہا ہوں، فرمایا کہ پھر میں نے تمہیں حاجی ہی کہا تھا۔ رخصت کے وقت حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت میرے لئے دعا فرمایا دیجئے۔ اس پر راؤ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بھائی تمہارے لئے میں کیا دعا کروں میں نے اپنی آنکھوں سے تمہیں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے سامنے بخاری شریف پڑھتے دیکھا ہے۔ (حکایات اولیاء صفحہ ۲۷۱ تا ۲۷۲)

حضرت مولانا عبدالعلی (تلمیذ حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی رحمہما اللہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... آپ ﷺ کی لحیۂ مبارک حلق شدہ ہے (یعنی آپ ﷺ کی یہ مبارک سنت ختم کردی جائے گی)

حضرت شاہ ابوالخیر مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (سن وصال ۱۳۴۱ھ تلمیذ حضرت مولانا

رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ بانی مدرسہ صولتیہ، مکہ مکرمہ) حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں تھے اور ہندوستان کے نامور مشائخ میں آپ کا شمار تھا۔آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا ابوالحسن زید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد ماجد کے حالات پر مشتمل ''مقاماتِ خیر'' نامی کتاب تالیف فرمائی ہے اور اس میں اپنے استاد حضرت مولانا عبدالعلی رحمۃ اللہ علیہ کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔حضرت مولانا عبدالعلی رحمۃ اللہ علیہ (تلمیذ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ) حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کے مخلصین میں تھے۔صاحب ''مقاماتِ خیر'' اس عنوان کے تحت ''حضرت مولانا عبدالعلی رحمۃ اللہ علیہ'' تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں یہ خواب دیکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں۔آپ ﷺ اونٹ پر سوار ہیں اور اونٹ کی نکیل حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے مونڈھے پر پڑی ہوئی ہے۔حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اسی کیفیت میں ہیں جس کا بیان محدثین نے کیا ہے البتہ آپ ﷺ کی لحیۂ مبارک حلق شدہ ہے اور میں آپ ﷺ کی اونٹنی کے پیچھے چل رہا ہوں۔اس خواب کو میں نے حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا۔آپ نے فرمایا کہ تم نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی ہے اور آپ ﷺ کا اظہار حلق لحیۂ کی صورت میں یہ ظاہر کر رہا ہے کہ اب آپ ﷺ کی یہ مبارک سنت ترک کر دی جائے گی۔

حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۲۹۷ھ م ۱۸۸۰ء میں دیوبند میں ہوا۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد داڑھی منڈانے کا رواج وبا کی طرح پھیلنے لگا اور حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب کی جو تعبیر فرمائی اب تو حقیقت بن کر سامنے آ چکی ہے۔

(''مقاماتِ خیر'' صفحہ ۴۲۷ طبع اول ۱۳۹۲ھ (دہلی)

☆ حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے استاد مولانا عبدالعلی رحمۃ اللہ علیہ، بارگاہ نبوی ﷺ کے عاشق صادق اور حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات کے دلدادہ تھے۔جمعہ کے دن مدرسہ عبدالرب، دلی میں صدہا افراد کے سامنے حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے انگرکھے کے دامن کو اپنی آنکھوں سے لگاتے اور

فرماتے تھے کہ مجھے اس میں سے رسول اللہ ﷺ کی خوشبو آتی ہے۔

☆......آپ نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ مدرسے میں ٹہل رہے ہیں اور ٹہلتے ٹہلتے اچانک حضرت رسول اللہ ﷺ کی صورت میں تبدیل ہو گئے۔ حضرت مولانا عبدالعلی رحمۃ اللہ علیہ جب بھی مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرتے تھے) زار زار رونے لگتے۔ (مقامات خیر صفحہ ۴۳۷) از شاہ ابوالحسن زید فاروقی)

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف کو زیارت نبی ﷺ

☆......حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف گولڑہ شریف طبعاً شاعر تھے، اس لئے بعض اوقات ان کے دلی جذبات شعر کی شکل میں وارد ہوتے تھے جنہیں ان کے ارادتمند فوراً قلمبند کر کے محفوظ کر لیتے تھے۔ مدینہ منورہ کے سفر کے دوران ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ رہزنوں کے خوف سے نماز کو مختصر کرنے کے لئے سنتیں چھوڑ دیں اور اسی مقام پر جس کا نام وادی حمراء ہے تھوڑی سی دیر کے لئے آنکھ لگ گئی۔ دیکھا کہ ایک مسجد میں بحالت مراقبہ دوزانو بیٹھے ہیں کہ آنحضرت ﷺ تشریف لا کر فرماتے ہیں کہ "آل رسول کو سنت رسول ﷺ ترک نہیں کرنی چاہئے" حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی پنڈلیوں کو دونوں ہاتھوں سے مضبوط پکڑ کر آہ وفغاں کرتے ہوئے "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" کہنا شروع کر دیا اور عالم مدہوش میں عرض کیا کہ آپ کون ہیں۔ جواب میں وہی فرمایا گیا کہ آل رسول ﷺ کو سنت رسول ﷺ ترک نہیں کرنی چاہئے۔ اسی طرح تین مرتبہ سوال وجواب ہوئے۔ (صفحہ ۱۳ تا ۱۴)

☆......خواجہ پیر سید مہر علی شاہ گولڑہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ابتدا میں سیر و سیاحت اور آزادی بہت پسند تھی۔ حجاز مقدس کی سفر میں مکہ مکرمہ میں ہماری ملاقات حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی۔ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ صحیح کشف کے مالک تھے (انہوں نے ہمارے مزاج کی طرز اور روش معلوم کی کہ یہ بہت آزاد منش انسان ہے، اس کے بعد نہایت تاکید اور اصرار کے ساتھ فرمایا کہ ہندوستان میں عنقریب ایک فتنہ برپا ہونے والا ہے لہٰذا تم ضرور اپنے ملک ہندوستان واپس چلے جاؤ۔ بالفرض اگر

ہندوستان میں خاموش ہو کر بھی بیٹھ گئے تو بھی وہ فتنہ زیادہ ترقی نہ کر سکے گا، پس ہم عرب میں سکونت اختیار کرنے کا ارادہ ترک کر کے ہندوستان واپس چلے آئے۔ ہم حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس کشف کو اپنے یقین کی رو سے مرزا قادیانی کے فتنہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ یہ مرزا قادیانی اپنی تاویلات فاسدہ کی مقراض سے میری احادیث کو ریزہ ریزہ اور ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو۔

(یہ بھی مشہور ہے کہ آپ نے خود کشفی رنگ میں دیکھا کہ ایک شخص گورداسپوری نمونہ کی پگڑی باندھ کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں پیٹھ موڑ کر بیٹھا ہے اور آپ ﷺ کو اس پر غصہ آ رہا ہے) چنانچہ پہلے آپ نے حیوۃ مسیح (علیہ السلام) اور نزول مسیح علیہ السلام کے مسلمہ عقائد پر ''شمس الہدایت'' ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۹۰۰ء میں تحریر فرمائی اور پھر ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۹۰۲ میں ''سیف چشتیائی''۔

یہ دونوں کتابیں قادیانیت کی تردید میں لکھی گئیں۔ آپ نے اپنی زبان اور قلم دونوں سے قادیانیوں کے عقائد باطلہ کی پرزور تردید کی اور جلد ہی ہر طبقہ اور فرقہ کے علماء نے اس محاذ پر آپ کو اپنا لیڈر تسلیم کر لیا (مقامات مرضیہ المعروف بہ ملفوظات مہریہ یعنی سید پیر مہر علی شاہ قدس سرہ کے ملفوظات مبارک ملفوظ ۶۱ (الف) صفحہ ۱۰۴۔ ناشر قاضی محمد نور عالم گولڑہ شریف، ضلع راولپنڈی، سن اشاعت ۱۹۶۵ء مطابق ۱۲۸۵ھ) (تاریخ مشائخ چشت صفحہ ۱۳۷ تا ۱۴۷) (حضرت قبلہ عالم گولڑہ شریف از حاجی ملک خدا بخش خان ٹوانہ ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس صفحہ ۱۶ تا ۱۷، پبلشرز لطیف سنز بکیلر پبلیشرز اینڈ اسٹیشنرز سرگودھا) فتنہ انکار ختم نبوت کے سدباب کے لئے حضرت قبلہ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے کارہائے نمایاں کی مثال اب تک کوئی پیش نہ کر سکا اور حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پیشن گوئی حرف بہ حرف درست ثابت ہوئی۔ حضرت گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت یکم رمضان المبارک ۱۲۷۴ھ کو بتائی جاتی ہے۔ وصال ۲۹ صفر ۱۳۵۶ مطابق ۱۱ مئی ۱۹۳۷ء کو ہوا۔ عظیم بزرگ وجید عالم تھے، گولڑہ شریف نزد راولپنڈی و اسلام آباد میں

سنگ مرمر کا آپ کا نہایت خوب صورت روضہ ہے ہر سال شاندار عرس ہوتا ہے۔ سلسلہ نسبت حضرت غوث اعظم سے جا ملتا ہے۔ شریعت کے سختی سے پابند تھے اور دیگر مذاہب سے بھی پوری واقفیت تھی۔ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت اور انہی کے خلیفہ تھے۔ آپ کو حضرت شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ کے نظریہ وحدت الوجود پر بڑا عبور حاصل تھا اور اس ضمن میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ سے استفادہ کیا تھا۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حاجی امیر شاہ خان خورجوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت علیل تھی اور میں آپ کے پاس اکیلا بیٹھا پاؤں دبا رہا تھا، یہ وہ زمانہ تھا جس میں ''براہین قاطعہ'' شائع ہوئی تھی اور لوگوں میں اس پر شورش ہو رہی تھی۔ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ تخت پر جلوہ افروز ہیں اور مجھے سامنے کھڑا کیا ہے اور مجھ سے امتحاناً سو مسئلے دریافت کئے اور سو کے سو کا میں نے جواب دے دیا ہے اور آپ ﷺ نے سب کی تصویب فرمائی ہے اور نہایت مسرور ہوئے ہیں اس کے بعد فرمایا کہ اس روز سے میں نہایت خوش ہوں اور سمجھتا ہوں کہ اگر سارے عالم میرے خلاف ہوں گے تو بھی انشاء اللہ میری جانب ہوگا۔ (حکایت ۲۹۹ ارواح ثلاثہ ملقبہ حکایات اولیاء حاشیہ از حکیم الامّت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۰۴)

مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے بروز جمعہ ۸ یا ۹ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۴ء کو وصال فرمایا۔ اس وقت تک برابر آپ دارالعلوم دیوبند کے سرپرست رہے۔ آپ ۶ ذیقعدہ ۱۲۴۴ھ بیوم دوشنبہ بوقت چاشت گنگوہ (ضلع سہارنپور) میں پیدا ہوئے تھے۔ شیخ زادہ انصاری وایوبی النسل تھے۔ والد بزرگوار کا نام مولوی ہدایت احمد انصاری تھا۔ سات برس ہی کے تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ والدہ ماجدہ نہایت پارسا عابدہ زاہدہ ولیہٗ باخدا تھیں۔ آپ سے تین سو سے زائد مشائخ نے دینی علوم حاصل کئے۔

☆...... حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حاجی صاحب

(حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ) کے ساتھ برسوں میرا یہ تعلق رہا کہ آپ کے مشورے کے بغیر میری نشست و برخاست نہیں ہوئی، حالانکہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ میں تھے اور میں گنگوہ (یوپی، بھارت) میں اور اس کے بعد حضرت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہی تعلق برسوں رہا، اتنا فرما کر آپ خاموش ہو گئے مزید کچھ نہ فرمایا اور دیر تک ساکت و سرنگوں رہے۔ تذکرۃ الرشید صفحہ ۱۹۶) کیا ایسا قوی تعلق بدون اعتقاد کامل بلکہ اکمل کے ہوسکتا ہے؟ سچ تو یہ ہے کہ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ آیۃ من آیات اللہ تھے۔

☆......حضرت مولانا حکیم جمیل الدین نگینوی ثم الدہلوی سابق رکن دارالعلوم دیوبند نے فرمایا کہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ دارالعلوم دیوبند کی اس عمارت میں جس کو ''نودرہ'' کہتے ہیں ایک اجتماع ہو رہا ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ رونق افروز ہیں۔

حضرت رسول اللہ ﷺ کی نظر ایک کتے پر پڑی جو نودرہ کے سامنے صحن میں بیٹھا ہوا ہے۔ حکم ہوا اس کتے کو نکال دیا جائے۔ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے منطق و فلسفہ کو کتے کی تعبیر تصور کیا۔ آپ کی رائے نہ تھی کہ دارالعلوم دیوبند میں فلسفہ اور منطق کا درس ہو۔ ایک مرتبہ دونوں مضامین خارج بھی کر دیئے گئے تھے مگر ارکان شوریٰ نے کچھ عرصہ کے بعد پھر دونوں مضامین کو نصاب میں داخل کر دیا تھا۔

(علماء حق اور ان کے مجاہدانہ کارنامے' حصہ اول مرتبہ مولانا سید محمد میاں ناظم جمعیۃ علماء ہند۔ صفحہ ۸۵)

حافظ عبدالرحمٰن کو زیارت نبی ﷺ

☆......حضرت شیخ مولانا شاہ عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک شخص حافظ عبدالرحمٰن میرے پاس آیا اور کہا کہ میں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہوں، ان کا وصال ہو چکا ہے، آپ مجھے بیعت کرلیں، میں نے بیعت کرلیا۔ ایک مرتبہ میں حضرت سید امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر گیا۔ زیارت کے بعد واپس ہوا۔ حافظ عبدالرحمٰن میرے ہمراہ تھا، وہ کبھی ادھر دیکھتا کبھی ادھر۔ میں نے

پوچھا: کیا بات ہے؟ کہنے لگا کہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ عنہ تو حضور ﷺ کے بہت مشابہ (ہم شکل) ہیں۔ میں نے کہا: تمہیں کیسے پتہ چلا؟ کہنے لگا: وہ ہمارے ساتھ ہیں، ایک جانب حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں اور دوسری جانب حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ مکان پر پہنچنے تک حافظ عبدالرحمٰن کی یہی کیفیت رہی۔ پھر وہ مسجد نبوی ﷺ چلا گیا۔ وہاں سے واپس آکر اس نے مجھ سے کہا کہ حضور اقدس ﷺ نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ ''مولانا سے کہنا لوگوں کی باتوں سے نہ ڈرے، اپنے کام میں لگا رہے، اور آپ کے مکان پر '' المنزل النقشبندیہ مظہر الانوار المحمدیہ '' جو لکھا ہوا ہے، وہ ہم نے اپنی انگلی (مبارک) سے لکھا ہے''۔

(انور غفوریہ مدنیہ یعنی ملفوظات مولانا شاہ عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ ص: ۹۰ تا ۹۱، صدیقی ٹرسٹ، کراچی۔)

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں اور خواب میں زیارت نبی ﷺ

☆ ...... مدینہ منورہ میں قبلہ جنوب کی جانب ہے۔ گنبد خضرا مشرقی گوشے میں واقع ہے۔ مغرب کی جانب باب الرحمۃ کے متصل دالان میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ درس دے رہے تھے۔ گنبد خضرا کی جالیاں سامنے تھیں۔ تلامذہ میں سے ایک کو ''حیات النبی ﷺ'' کے متعلق کافی شکوک تھے۔ دوران درس انہوں نے ایک بار جو نظر اٹھا کر دیکھا تو نہ قبہ خضرا تھا، نہ جالیاں، بلکہ خود سید البشر حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے۔ انہوں نے کچھ کہنا چاہا (شاید دوسرے طلباء کو متوجہ کرنا چاہتے ہوں) کہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ سے انہیں منع فرما دیا۔ اب جو دیکھتے ہیں تو پھر تمام چیزیں اپنی پہلی حالت پر موجود تھیں۔ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نمبر، صفحہ ۴۰ پر مولانا احمد حسین صاحب لاہر پوری نے حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ پر جو مضمون لکھا ہے، اس میں یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ شیخ الاسلام کی زندگی کے حیرت انگیز واقعہ صفحہ ۳۱)

☆ ...... شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک

روز دوران قیام مدینہ طیبہ (زادھا شرفاً) میں اشعار کی ایک کتاب دیکھ رہا تھا، اس میں ایک مصرع تھا: ع

ہاں اے حبیب ﷺ رخ سے ہٹا دو نقاب کو

مجھے یہ اس وقت بھلا معلوم ہوا۔ میں مسجد نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور مواجہہ شریف میں بعد آدائے آداب وکلمات مشروعہ انہی الفاظ کو پڑھنا اور شوق دیدار میں رونا شروع کردیا۔ دیر تک یہی حالت رہی جس پر یہ محسوس ہونے لگا کہ مجھ میں اور جناب رسالت مآب ﷺ میں کچھ حجاب دیواروں اور جالیوں وغیرہ کا نہیں اور آپ ﷺ کرسی پر سامنے جلوہ افروز ہیں آپ ﷺ کا چہرہ انوار سامنے ہے اور بہت چمک رہا ہے۔ (نقش حیات حصہ اول صفحہ۹۲)

☆...... شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت رسول اللہ ﷺ کے روضۂ اطہر (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) پر حاضر ہوئے اور درود وسلام کے بعد سلام عرض کیا تو فوراً جواب آیا ''وعلیکم السلام یا ولدی'' جسے وہاں موجود سینکڑوں لوگوں نے سنا۔ (سلاسل طیبہ صفحہ۷۷)

مولانا مشتاق احمد مرحوم مفتی ریاست مالیرکوٹلہ (بھارت) نے فرمایا کہ میں جب مدینہ منورہ گیا تو وہاں کے مشائخ سے سنا کہ امسال روضۂ اطہر سے عجیب کرامت کا ظہور ہوا۔ ایک نوجوان نے جب درگاہ رسالت مآب ﷺ پر حاضر ہوکر صلوٰۃ وسلام پڑھا تو فوراً جواب آیا ''وعلیکم السلام یا ولدی'' (وعلیکم السلام اے میرے بیٹے) جسے وہاں موجود سینکڑوں لوگوں نے سنا۔ بعد میں آپ ہی تو دارالعلوم دیوبند (اب اسلامک یونیورسٹی دیوبند، یوپی، بھارت) کے مشہور ومعروف مدرس اول شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہ کے نام سے مشہور ہوئے اور ۱۳۷۷ھ میں بعمر ۸۱ سال وہیں وصال فرمایا۔ (سلاسل طیبہ، صفحہ۷۷، الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر)

☆......شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے جسم کا دایاں حصہ ۲ مارچ ۱۹۵۲ء کو سن ہوگیا۔ ڈاکٹروں نے تشخیص کی کہ فالج کا اثر ہے۔ آپ کو بڑا صدمہ اور تکلیف ہوئی، دوسرے دن آپ نے فرمایا کہ رات مجھے نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی

ہے۔آپ ﷺ نے داہنے ہاتھ پر دعا پڑھی اور دم کیا اور فرمایا: ''حسین احمد تشویش کی کوئی بات نہیں، ہم صرف تمہاری عیادت کو آئے ہیں''۔ چنانچہ حضرت بفضلہٖ تعالیٰ بالکل تندرست ہوگئے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام)

☆......شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کھلی ہوئی ہے۔ لاش مبارک سفید کفن میں قبر مبارک کے پاس باہر رکھی ہے۔ کفن کھلا ہوا ہے، چہرہ مبارک تروتازہ گورا گورا اور تمام جسم مبارک تروتازہ ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ چت سورہے ہیں۔ مگر آپ ﷺ کی لبیں اور ناخن بڑھے ہوئے ہیں۔ میں نے قینچی سے آپ ﷺ کی لبیں اور ناخن کتر دیئے، قیام دوران مدینہ شریف یہ خواب دیکھا تھا۔

(نقش حیات جلد اول صفحہ ۹۱)

☆...... شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے فرمایا کہ جب میں کراچی سے گنگوہ شریف کے لئے سفر کررہا تھا اور گاڑی ملتان کے قریب سے گزر رہی تھی تو خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ علیہ تشریف لائے ہیں اور ہر دو صاحبان کے ہاتھ ایک دوسرے سے تشبیک ''یعنی ایک کا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ میں اس طرح ہے کہ ایک کی انگلیاں دوسرے کی انگلیوں میں جالی کی طرح پھنسی ہوئی ہیں۔ جیسے کہ بے تکلفی اور انتہائی دوستی میں ساتھ چلتے وقت دو دوست ہتھیلی میں ہتھیلی اور انگلیوں میں انگلیاں ڈال لیتے ہیں'' کئے ہوئے ہیں۔

(نقش حیات حصہ اول صفحہ ۹۲ تا ۹۳)

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی خودنوشت سوانح حیات ''نقش حیات'' جلد اول میں فرمایا کہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اکابر نے ارشاد فرمایا کہ قریب سو برس سے ہندوستان میں برکات ذکر وشغل اٹھ گئی ہیں یا اٹھتی جارہی ہیں۔ وہ فیض جو زمانہ قدیم میں حاصل ہوتا تھا اب نہیں ہوتا۔ حرمین شریفین میں یہ فیض اب بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔

☆......شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ مکہ معظّمہ سے

روانہ ہونے کے بعد چوتھے روز جبکہ قضیمہ سے رابغ کو قافلہ جارہا تھا میں نے اونٹ پر سوتے ہوئے خواب دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں۔ میں قدموں پر گرگیا۔ آپ ﷺ نے میرا سر اٹھا کر فرمایا کیا مانگتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ جو کتابیں پڑھ چکا ہوں وہ یاد ہوجائیں اور جو نہیں پڑھی ہیں ان کو سمجھنے کی قوت حاصل ہوجائے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تجھ کو دیا۔

(نقش حیات حصہ اول صفحہ ۸۰)

☆......شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ مسجد نبوی (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) میں چارزانو بیٹھا ہوا ہوں اور حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بائیں جانب تشریف فرما ہیں اور حضرت رسول اللہ ﷺ داہنی جانب سے تشریف لائے اور آپ ﷺ کے دست مبارک میں کوئی کتاب ہے۔

(نقش حیات حصہ اول صفحہ ۹۵)

☆......شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے ایک مرتبہ دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) کے شمالی دروازہ باب مجیدی کے باہر بجانب شمال منہ کئے ہوئے (قبلہ مدینہ منورہ اور مسجد نبوی سے جنوب کی جانب ہے) مسجد سے نکل کر کھڑے ہیں اور آپ ﷺ کے لپ (دونوں ہاتھوں کا مجموعہ) میں میٹھے کدو کی بیج بھر رہے ہیں۔ میں سامنے حاضر ہوا جب قریب پہنچا تو آپ ﷺ نے لپ کو نیچے سے کھول دیا۔ کچھ بیج گرے جو میں نے اپنے دامن میں لے لئے۔ ان کی مقدار قریب تیس عدد تھی (مدینہ منورہ میں میٹھے کدو کے بیج بکثرت ہوتے ہیں۔ لوگ ان کو بھاڑ میں بھنوا کر دکانوں پر فروخت کرتے ہیں اور ان کا مغز کھاتے ہیں) دوران قیام مدینہ شریف یہ خواب دیکھا تھا۔

(نقش حیات حصہ اول صفحہ ۹۰)

☆......اپنی خودنوشت سوانح حیات ''نقش حیات'' جلد اول صفحہ ۹۲ پر حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ مدینہ شریف کے قیام کے دوران میں نے خواب کی شکل میں دیکھا کہ باب السلام (مسجد نبوی (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کا سب سے بڑا دروازہ جو کہ بجانب مغرب واقع ہے) سے مسجد میں داخل ہوا ہوں اور حجرۂ مطہرہ

(علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) کی جانب جارہا ہوں اور حضرت رسول اللہ ﷺ قبر مبارک پر ایک کرسی پر رونق افروز ہیں، قبلہ کی جانب آپ ﷺ کا چہرہ مبارک ہے۔ میں داہنی جانب سے حاضر ہوا، جب قریب پہنچا تو آپ ﷺ نے مجھ کو چار چیزیں عطا فرمائیں، ان میں سے ایک ''علم'' ہے۔ باقی تین اشیاء یاد نہ رہیں کہ کیا تھیں۔ اس کی بعد میں کرسی کے پیچھے سے ہوتا ہوا ایک باغ میں (جو کہ بجانب قبلہ آپ ﷺ کے آگے تقریباً دس بارہ گز ردور واقع ہے) داخل ہوا۔ اس میں میوہ دار درخت ہیں جن کی اونچائی قد آدم سے کچھ تھوڑی ہی زیادہ ہے، ان درختوں کے پتے سیب کے پتوں جیسے ہیں اور ان میں پھل کالے کالے لگے ہوئے ہیں اور کچھ لوگ ان درختوں میں سے پھل چن چن کر کھا رہے ہیں، میں نے بھی سیاہ پھلوں کو توڑ کر کھایا۔ مقدار میں یہ پھل چھوٹے انجیر کے برابر تھے مگر ان کا مزہ تمام پھلوں سے جدا اور اس قدر لذیذ تھا کہ ایسے پھل میں نے پہلے کبھی نہ کھائے تھے، اس کے بعد میں نے ایک درخت اسی باغ میں بڑے شہتوت کا دیکھا جس میں شہتوت لگے تھے جن کے پکے ہوئے پھل زرد رنگ کے تھے، میں نے اس میں سے پکے ہوئے شہتوت توڑے اور میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی طبیعت کسی قدر ناساز ہے اور یہ شہتوت آپ ﷺ کے واسطے لے جارہا ہوں (میں نے یہ خواب شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن قدس سرہ کی خدمت میں عرض کیا کہ معلوم نہیں تین کون سی چیزیں عطا فرمائیں تو آپ نے فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ بھی ملے وہ خیر ہی ہے۔

''نقش حیات'' دو جلدوں میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی خودنوشت سوانح حیات ہے۔ ساتھ ہی نہایت بیش قیمت پُراز معلومات، تاریخی دستاویز بھی ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے آخر ایام تک باجماعت کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی اور دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس اور ناظم تعلیمات کی حیثیت سے ۳۲ سال خدمت کر کے بعمر ۸۰ سال بعد نصف النہار قریب ڈیڑھ بجے پنج شنبہ ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء مطابق ۱۳ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ وصال فرمایا۔ دارالعلوم دیوبند کے قبرستان میں دفن کئے گئے، غسل دینے والے بزرگوں کو یہ دیکھ کر سخت حیرانی تھی کہ جسم مبارک اس طرح

نرم تھا جیسے کہ کسی زندہ کا، یہاں تک کہ ہاتھ دھوئے تو انگلیوں کے چٹخنے کی آواز سنی گئی۔ نزع روح کے وقت آنکھیں نیم باز اور دہن نیم وا ہو جاتا ہے، ناک اور بانسے اور چہرہ کی تازگی میں فرق آجاتا ہے لیکن ہر ایک کو حیرت تھی کہ آنکھیں بند ہونٹ اس طرح ملے ہوئے جیسے سونے کے وقت عادت تھی اور روئے انور پر وہ تازگی اور تازگی میں ایک لطیف تبسم کی وہ شگفتگی کہ اگر پہلے سے یقین نہ ہوتو اس شہید ناز کو مردہ تصور کرنا ناممکن تھا (سید محمد میاں، ناظم جمعیۃ العلماء ہند، دہلی) چہرہ انور کا ایک ایک بال سنت کے مطابق سجا ہوا تھا، گویا مشاطہ قدرت نے خاص اپنے ہاتھ سے ریش مبارک میں کنگھی کردی ہے اور لبوں کو درست کردیا ہے۔ آپ کے چہرہ مبارک پر جو طمانیت اور سکون تھا۔ بشاشت و نشاط کی جو نورانی کیفیت رقصاں تھی۔

والدہ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی سید احمد مرحوم کی اہلیہ میری والدہ مرحومہ کی حقیقی بھتیجی تھیں اور باقی دو بہوئیں غیر خاندانوں کی تھیں۔ دوران قیام مدینہ طیبہ وہ چاہتی تھیں کہ تمام نظام خانہ داری ہر ایک کا علیحدہ کردیا جائے مگر سرمایہ کی کمی اجازت نہ دیتی تھی، ناگوار امور پر صبر کرنا اور کرانا ضروری سمجھا جاتا تھا۔ ایک روز والدہ ماجدہ نے خواب دیکھا کہ حجرۂ مطہرہ (علی صاحبہا صلوٰۃ و سلاماً) میں قبر شریف پر چارپائی بچھی ہوئے اور اس پر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آرام فرمارہے ہیں اور والدہ ماجدہ پیچھے بیٹھی ہوئی آپ ﷺ کی کمر دبا رہی ہیں، یکایک سامنے سے بڑے بھائی مرحوم کی اہلیہ آئیں تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے والدہ ماجدہ کو مخاطب کر کے فرمایا ''تم ان کو جدا کیوں نہیں کردیتی ہو'' یہ خواب صبح والدہ ماجدہ نے والد ماجد سے ذکر کیا جس پر والد صاحب نے اسی روز سب کو جدا کردیا۔

(نفش حیات جلد اول صفحہ ۷۰)

مولانا محمد علی قاسمی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆...... مولانا محمد علی قاسمی حسینی فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے چھ سات روز قبل میں نے ایک خواب دیکھا کہ ایک مختصر سا حجرہ ہے اس میں حضرت رسول اللہ ﷺ ایک چوکی پر چت لیٹے ہوئے ہیں۔ اتنے میں ایک صاحب مسئلہ دریافت کرنے آئے، میں چونکہ دروازہ پر نگرانی کر رہا تھا اس لئے میں نے جواب دیا کہ اس وقت تو حضرت رسول اللہ ﷺ آرام فرما رہے ہیں۔ پھر کسی وقت آیئے۔ انہوں نے اپنا سوال کچھ دیر بعد پھر دہرایا۔ اس پر میں نے ان سے کہا آپ بھی عجیب آدمی ہیں مسئلہ پوچھنے پر بضد ہیں اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے آرام کا خیال نہیں کرتے۔ اسی اثناء میں ایک اور صاحب آ گئے۔ میں ان سے باتیں کرنے لگا تو یہ صاحب چپکے سے کھسک کر حضرت رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچ گئے۔ میری نظر جوان پر پڑی تو میں نے ان کو پکڑ لیا مگر اب جو دیکھا تو حضرت رسول اللہ ﷺ کی بجائے حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ وہاں چت لیٹے ہوئے ہیں اور چہرہ پر مردنی کے آثار ہویدا ہیں۔ اس خواب کی تعبیر کیلئے میں نے حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھا، جواب آیا وظیفہ پر مداومت کریں۔ میں دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے، آمین، اس خط کے بعد ہی حضرت والا شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اس دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون۔

(شیخ الاسلام نمبر صفحہ ۱۷۴)

ایک شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆......شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ طیبہ کے احترام کے سلسلہ میں ایک مرتبہ فرمایا۔ مدینہ طیبہ میں ایک بزرگ تھے۔ رات کے وقت کھانا کھا رہے تھے، کھانے میں دہی بھی تھا جو قدرے ترش تھا۔ ان بزرگ کی زبان سے کہیں یہ نکل گیا کہ مدینہ منورہ کا دہی کھٹا ہے۔ اسی شب آپ کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ کا دہی کھٹا ہے تو جہاں کا دہی میٹھا ہو

وہاں تشریف لے جائیے۔ یہ خواب دیکھ کر وہ بزرگ سخت پریشان ہوئے، ایک دوست بزرگ کو خواب سنایا۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے روضہ پر تشریف لے جائیے اور آپ کے توسل سے دعا کیجئے۔ ان بزرگ نے ایسا ہی کیا۔ سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی رات کو زیارت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر ایمان کی سلامتی چاہتے ہو تو فوراً مدینہ شریف چھوڑ دو۔ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واقعہ سنا کر فرمایا کہ جو لوگ مدینہ طیبہ کی چیزوں پر تنقید کرتے ہیں اور کچھ خیال نہیں کرتے انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ اس مقدس دیار کی ہر چیز کی تعریف کرنی چاہیے۔ ہر چیز کو قبول کرنا چاہئے اور دل سے پسند کرنا چاہیے۔ (شیخ الاسلام نمبر صفحہ ۱۵۹)

ایک اور شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆ ..... جناب شیدا اسرائیلی حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے نام اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں ''میں بہ سلسلہ تقریر موضع ہزاری باغ گیا، وہاں رات کو خواب میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ دیکھا کہ آپ ﷺ کچھ لوگوں کے ہمراہ تشریف فرما ہیں اور یہ ناچیز بھی حاضر ہے۔ آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا ''ابھی تک مولانا حسین احمد مدنی تشریف نہیں لائے؟'' میں نے جواباً بے ساختہ عرض کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما انہیں بلانے کے لئے تشریف لے گئے ہیں ابھی آتے ہوں گے۔ پھر میں نے بارگاہ عالی میں عرض کیا کہ مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو بلوانے کی کیا وجہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''مجھے ان سے اپنی امت کا حال دریافت کرنا ہے''۔ اتنے میں جناب تشریف لے آئے اور السلام علیکم کہہ کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بالکل سامنے بیٹھ گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک صاحب نے یا ابن عمر کہہ کر اپنے پاس بٹھالیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ ساڑھے تین بجنے میں دو منٹ تھے۔ وضو کیا، دو رکعت نفل نماز شکرانہ ادا کی اور نہایت فرحت افزا حالت میں مصلے پر ہی فجر کا انتظار کرتا رہا۔ (مکتوبات شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ نعیم الدین اصلاحی مکتوب نمبر صفحہ ۲۰۲ تا ۲۰۳)

مولوی حافظ محمد سلیمان صاحب انبالوی رحمۃ اللہ علیہ کوزیارت نبی ﷺ

☆......مولوی حافظ محمد سلیمان صاحب انبالوی نابینا ہونے کے باوجود دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل اور ساتوں قراتوں میں قرآن مجید کے حافظ اور قاری ہیں۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص الخاص شاگردوں میں سے ہیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد موضع لالوپور متصل منڈی کاموں کے میں سکونت اختیار کی۔ حافظ صاحب کا بیان ہے کہ مجھے ''ہمہ اوست یا ہمہ از اوست'' ''امکان کذب باری تعالیٰ''، عصمت انبیاء علیہ السلام اور تقدیر۔ ان چار مسائل میں کچھ الجھن تھی۔ ان کو سمجھنے کے لئے پورے ہندوستان کے بڑے بڑے علماء سے گفتگو کی لیکن اطمینان نہ ہوا۔ بالآخر کیلیانوالہ شریف میں حضرت سید نور الحسن شاہ صاحب سے ملا۔ آپ دو روز تک ان مسائل پر گفتگو فرماتے رہے حتیٰ کہ میرا اطمینان ہوگیا اور جب میں اپنے گاؤں واپس پہنچا تو رات کو خواب میں دیکھا کہ مسجد نبوی (علی صاحبہا الف الف صلوۃ و الف الف سلام) میں حضرت رسول اللہ ﷺ مع صحابۂ اکرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تشریف فرما ہیں۔ بعدہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت شاہ صاحب کو ایک چغہ دیا اور فرمایا کہ حافظ صاحب کو پہنا دو۔ چنانچہ شاہ صاحب نے اٹھ کر وہ مجھے پہنا دیا۔ اس واقعہ کے بعد ایک لخت میری طبیعت نے پلٹا کھایا اور ایک انقلاب شروع ہوگیا۔ (انشراح الصدور یعنی سوانح حیات حضرت سید نور الحسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ از سید منیر حسین شاہ جوکالوی، خادم آستانہ عالیہ، کیلیانوالہ۔

مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ کوزیارت نبی ﷺ

☆......حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن ابی داؤد کی عظیم اور بے مثال شرح عربی میں ''بذل المجھود فی حل سنن ابی داؤد'' کے نام سے پانچ جلدوں میں تحریر فرمائی۔ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ کو شروع کی اور ۲۱ شعبان ۱۳۴۵ھ میں پورے دس سال پانچ ماہ اور دس دن میں بڑی تقطیع کے تقریباً دو ہزار صفحات

پر مکمل کی۔ ۱۳۴۵ھ میں آپ کو حضرت نبی الامی ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''آپ میرے پاس مدینہ تشریف لے آیئے''۔ حضرت مولانا دوسرے ہی دن مدینہ طیبہ کے لئے روانہ ہوگئے۔ شرح کا باقی حصہ وہاں جا کر پورا کیا اور اس موقع پر علمائے مدینہ طیبہ کو شاندار ضیافت دی اور اس کے چھ ماہ بعد ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ بروز چہارشنبہ بعد نماز عصر وصال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔

(تذکرۃ الخلیل از حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ)

آپ نے سات حج کئے۔ نسباً حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے متعلق ہیں۔ دسویں پشت پر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کا سلسلہ جا ملتا ہے۔ اواخر صفر ۱۲۶۹ھ م ۱۸۵۲ء میں آپ اپنی ننھیال نانوتہ میں پیدا ہوئے اور پانچ برس کی عمر میں آپ کے نانا جان حضرت مولانا مملوک علی رحمۃ اللہ علیہ نے خود آپ کی بسم اللہ کرائی۔ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے خالو اور مدرس اول حضرت مولانا محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ آپ کے ماموں تھے۔ آپ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے جو حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ فرمایا میں نے تین دعائیں کی تھیں، ایک دعا یہ تھی کہ عرب میں حکومت اسلامیہ شرعیہ دیکھ لوں۔ دوسرے شرح ابی داؤد زندگی میں پایہ تکمیل کو پہنچ جائے۔ تیسرے جنت البقیع جوار رسول اللہ ﷺ میں دفن ہونا نصیب ہو۔ الحمدللہ دو دعاؤں کی قبولیت تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لی تیسری کا انتظار ہے (وہ بھی الحمدللہ پوری ہوئی) شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا محدث سہارنپوری ثم مدنی نوراللہ مرقدہ کے حواشی کے ساتھ یہ شرح سنن ابی داؤد دوبارہ بیس جلدوں کی ٹائپ میں مصر سے نہایت آب و تاب کے ساتھ شائع ہوئی ہے اور خود عربوں کے لئے باث حیرت و استعجاب ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ آپ کے خلیفہ ہیں۔

☆......مولوی احمد الدین صاحب، تاج المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک پرانے شاگرد تھے۔ وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حدیث کا سبق ہو رہا تھا کہ ہمارے استاد حضرت مولانا خلیل احمد پر غنودگی طاری ہوگئی جو دیر تک رہی، طلبہ کی خاصی

تعداد تھی اور سب کو بے وقت نیند پر تعجب ہوا۔ نیند سے بیدار ہو کر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: الحمدللہ! اس وقت دربارِ نبوی ﷺ میں حاضر تھا، دیر تک باتیں ہوئیں اور مسائل حدیث شریف پیش تھے (تذکرۃ الخلیل از مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ۔

(صفحہ ۱۱۹) مکتبہ قاسمیہ، سیالکوٹ)

☆...... تاج المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ بزمانۂ طالب علمی ایک مرتبہ اتنے بیمار ہوئے کہ کسی کو زیست کی امید نہ رہی۔ والد نے رتھ کرائے پر لیا اور آپ کو سہارنپور (یوپی، بھارت) کے ایک حاذق حکیم کے پاس لے جانا چاہا۔ اسی رات تاج المحدثین رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ مدینہ منورہ میں حاضر ہوں اور بڑے ذوق و شوق سے صلوٰۃ وسلام پڑھ رہا ہوں، دفعتاً دروازہ کھلا اور میں سلام پڑھتا اندر داخل ہو گیا، معلوم ہوا کہ سرورِ دو عالم ﷺ ملاعلی کی سیر کو تشریف لے گئے ہیں، تھوڑی دیر بعد حضور اقدس ﷺ ایک تخت پر تشریف لائے، دائیں جانب حضرت صدیق اکبر اور بائیں جانب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما تھے، میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو دیکھتے ہی پھر "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ" پڑھنا شروع کر دیا، آپ ﷺ نے میری جانب رخ فرما کر پوچھا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ بیماری کی وجہ سے پڑھنا رہ گیا ہے، آپ ﷺ میرے لئے دعا فرما دیجئے کہ صحت ہو جائے۔ فرمایا: تو اچھا ہے یا اچھا ہو گیا (صحیح لفظ یاد نہیں رہا) اس کے بعد آنکھ کھل گئی، صبح اٹھا تو آرام معلوم ہوتا تھا، پھر بھی والد صاحب رتھ پر مجھے حکیم کے پاس سہارنپور لے گئے۔ حکیم صاحب نے نبض دیکھ کر والد صاحب سے کہا کہ پیر صاحب جی! تمہارا لڑکا تو بالکل اچھا ہے، صرف نقاہت وضعف باقی ہے، سو معجون کا نسخہ لکھے دیتا ہوں، اسے کھلائیں، ضعف بھی جاتا رہے گا۔

(تذکرۃ الخلیل، صفحہ ۲۲۱ تا ۲۲۲)

مولانا انوار احمد کو زیارت نبی ﷺ

☆...... تاج المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی بھائی مولوی انوار احمد فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ جائیداد کی مشترکہ آمدنی پر میری غلط فہمی سے مجھے بھائی

صدیق احمد کی طرف سے کبیدگی ہوگئی اور میں کشیدہ ہو بیٹھا۔ میں نے خواب دیکھا کہ کسی بلند جگہ پر کھڑا ہوں، جو نہ زمین ہے نہ آسمان اور ایک خوش نما بنگلہ تعمیر ہو رہا ہے، جس کے معمار مسلمان ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا یہ بنگلہ کس کا ہے؟ بتایا گیا کہ آپ کے بھائی مولوی صدیق احمد کا۔ باہر دیکھا تو ایک نہر، ایک چھوٹی سی خوبصورت مسجد اور صدہا چھوٹے بڑے بنگلے تیار نظر آئے مگر مکین کسی میں نہیں، دوبارہ نظر اٹھائی تو ایک عالی شان عمارت نظر آئی، میں اس کے اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ سرورِ دو عالم ﷺ مع خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم تشریف فرما ہیں، فرطِ شوق سے کئی منٹ قدم چومتا رہا، غلبہ سرور سے میری آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، دفعتاً آنکھ کھل گئی تو دیکھا کہ آنسو جاری تھے، پھر آنکھ لگ گئی اور یہی خواب دیکھا، حتیٰ کہ تین بار یہی پیارا منظر نظر آیا، اس خواب کی وجہ سے بھائی کے ساتھ بدظنی جاتی رہی اور پھر ہم بھائیوں میں کبھی رنجش نہیں ہوئی۔

(تذکرۃ الخلیل، صفحہ ۲۲۲ تا ۲۲۳)

حافظ مختار احمد صاحب کو زیارت نبی ﷺ

☆...... چوہدری حافظ مختار احمد صاحب نے خواب دیکھا کہ وہ چت لیٹے ہیں، سر کے برابر سیدھی جانب ایک مونڈھ پر حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں، قلب بائیں جانب کے بجائے دائیں جانب ہے، کھلا ہوا ہے نہ اس پر کپڑا ہے نہ گوشت، کھال کو چیر کر اس کے اوپر سے ہٹا دیا گیا ہے اور قلب کے مقابل حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ مجھ پر آپ کی طرف سے فیضان کا ترشح ہو رہا ہے، جس کی لذت ۲۲ سال گزر جانے کے بعد اب بھی محسوس ہوتی ہے۔ خواب ہی میں خیال آیا کہ نور بھرا جا رہا ہے۔ چند علماء سے ذکر کیا مگر تعبیر دل کو نہ لگی، جبکہ تاج المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب سن کر فرمایا: بارک اللہ، بہت اچھا خواب ہے، آپ کو نسبت یوسفی حاصل ہے۔ چوہدری صاحب نے وضاحت چاہی تو فرمایا: جس طرح دنیا میں انعام و اکرام عطا ہوتا ہے وہ حقیقتاً بادشاہ کی جانب سے ہوتا ہے مگر اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ شاہی خزانے سے وزراء کو دیا جاتا ہے، وہ اپنے محکمے کے سردار کو دیتے ہیں، سردار اپنے ماتحت افسر اور مستحق فرد کو دیتا ہے، اسی طرح حق تعالیٰ کی طرف سے جو روحانی فیوض و برکات

بندوں کو عطا ہوتے ہیں وہ سردارِ دو جہاں ﷺ کے واسطے سے سیدنا یوسف، سیدنا موسیٰ، سیدنا عیسیٰ غرض جملہ انبیاء علیہم السلام تک پہنچتے ہیں، یہ حضرات اپنی صفات اور کمالات خصوصی کی بنا پر جس جس محکمے کے سردار اور امیر قافلہ قرار پائے ہیں اسی خصوصی انعام سے بہرہ یاب ہونے والوں کو وہ فیوض وانعامات الٰہیہ پہنچاتے ہیں، وہی صفات خصوصی نسبت کہلاتے ہیں کہ کوئی نسبت ابراہیمی ہے تو کوئی نسبت یوسفی، کوئی موسوی اور کوئی عیسوی، اس وقت چوہدری صاحب کوانشراح صدر ہوااور سمجھے کہ سر کی جانب سرور دو عالم ﷺ کا تشریف فرما ہونا اور قلب کے محاذ میں سیدنا یوسف علیہ السلام کا قلب پر انوار و برکات کا ڈالنا یہ حقیقت رکھتا ہے۔ (تذکرۃ الخلیل، صفحہ ۲۵۹ تا ۲۶۰)

شیخ سعید تکرونی مدنی کو زیارت نبی ﷺ

☆...... شیخ سعید تکرونی مدنی فرماتے ہیں کہ مجھے ہمیشہ سے حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا بہت شوق تھا، بہت دعائیں مانگیں، مگر کامیاب نہ ہوا جس زمانے میں حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس سے قبل کہ مولانا سے میری شناسائی ہو، میں نے خواب میں دیکھا کہ سرور دو عالم ﷺ تشریف فرما ہیں۔ مجھ سے کسی نے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں، ایک ہندی عالم خلیل احمد نامی انتقال کر گیا ہے لہٰذا ان کے جنازہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ میں نے اپنا خواب اسی زمانہ میں مولانا شیخ الفاہاشم سے بیان کیا، جب مولانا زکریا صاحب وغیرہ ہندوستان واپس آئے تو مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ واپس نہ ہوئے۔ مولانا شیخ الفاہاشم نے مجھ سے کہا کہ تمہارے خواب کی صداقت کے بعض قرائن ظاہر ہو رہے ہیں کہ مولانا نے مدینہ منورہ میں اقامت کی نیت کر لی ہے۔ مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ پر آخر زمانے میں بات بات پر گریہ طاری ہو جاتا تھا اور سوز و گداز بہت بڑھ گیا تھا۔ ایک مرتبہ کسی نے عرض کیا: حضرت ہندوستان کا کب تک ارادہ ہے؟ تو چشم پر آب ہو گئے اور فرمایا: اب تو بقیع کا ارادہ ہے اور چھ ماہ بعد بعمر ۷۷ سال جنت البقیع میں جا سوئے۔

(تذکرۃ الخلیل، صفحہ ۴۶۹ تا ۴۷۰)

حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆......رمضان المبارک ۱۲۲۲ھ کی ۲۱ تاریخ کو حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ لیلۃ القدر کب آئے گی؟ رات بھر عبادت گزاری معمول تھا۔ استفسار سے مقصود غالباً یہ تھا کہ اس خاص رات جاگنے کا خاص انتظام کیا جائے۔ شاہ صاحب رحمۃ نے فرمایا ''فرزند عزیز! شب بیداری کا معمول جاری رکھو، یہ بھی واضح رہے کہ محض جاگتے رہنے سے کچھ حاصل نہیں ہوسکتا۔ پاسبان ساری راتیں آنکھوں میں گزار دیتے ہیں مگر انہیں فیض آسمانی کب نصیب ہوتا ہے۔ خدائے برتر کا فیض شامل حال ہونا چاہئے، نصیبہ یاوری کرے تو انسان کو سوتے سے جگا کر دامن طلب برکات کے موتیوں سے بھر دیا جاتا ہے۔

سید صاحب قیام گاہ پر چلے گئے۔ ۲۷ رمضان المبارک ۱۲۲۲ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۸۰۷ء کو عشاء کے بعد بے اختیار نیند آ گئی۔ رات کا ایک حصہ باقی تھا کہ اچانک کسی نے جگایا۔ اٹھے تو دیکھا کہ دائیں بائیں حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں اور زبان مبارک پر یہ کلمات جاری ہیں ''احمد اٹھ اور غسل کر، آج شب قدر ہے۔ خدا تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہو اور قاضی الحاجات کی بارگاہ میں دعا و مناجات کر''۔ اس کے بعد یہ دونوں بزرگ تشریف لے گئے۔ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قیام اکبر آبادی مسجد دہلی میں تھا۔ دوڑ کر مسجد کے حوض کی طرف گئے اور باوجودیکہ سردی سے حوض کا پانی برف ہو رہا تھا اس سے غسل کیا اور کپڑے بدل کر عبادت میں مشغول ہو گئے۔ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بارہا فرمایا کہ اس رات مجھ پر افضال الٰہی کی عجیب بارش ہوئی اور حیرت انگیز واردات روح افروز ہوئے۔ بصیرت باطنی اس طرح روشن ہو گئی کہ تمام درخت، پتھر اور دنیا کی ہر چیز سجدہ میں تھی اور تسبیح و تحلیل میں مشغول مگر ظاہری آنکھوں سے اپنی اپنی جگہ کھڑی معلوم ہوتی تھی۔ صبح کی اذان تک یہی کیفیت رہی، میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ عالم غیب کا معاملہ تھا یا عالم شہادت کا یعنی عالم رؤیا میں سب کچھ پیش آیا

یا عالم اجسام میں، صبح میں نے شاہ صاحبؒ سے سب حال بیان کیا۔ آپ بہت مسرور ہوئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ آج کی رات تم اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ اس وقت سے ترقیات وعلو درجات کے آثار ظاہر ہونے لگے (سیرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ از مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن ندوی صاحب صفحہ ۷۲ تا ۷۳) (سوانح حیات سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ از مولانا غلام رسول مہر صاحب ص ۷۸ تا ۷۹)

☆...... راجپوتانہ (بھارت) میں ایک مسلمان ریاست کا نام ''ٹونک'' تھا جو ۱۹۴۷ء میں ختم کر دی گئی۔ اس کے بانی سنبھل ضلع مراد آباد (یوپی، بھارت) کے ایک افغان شریف زادے اور سپاہی نواب امیر خاں (بعدہٗ نواب امیر الدولہ خان بہادر) تھے۔ ان کے بیٹے نواب وزیر الدولہ ۱۲۲۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۵۰ھ میں مسند نشین ہوئے اور ۱۶ محرم ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۸۶۴ء میں وفات پائی، والی ریاست ٹونک نواب وزیر الدولہ نے ''وصایا'' میں لکھا ہے کہ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ جب مدینہ طیبہ پہنچے تو حرم شریف کے پاس روضۂ مقدس (علیٰ صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً) کے سامنے قیام کیا، جس روز پہنچے اسی روز رات کو سخت بخار آ گیا۔ بیدار ہونے پر اپنے مسکن کی کھڑکی میں روضۂ اطہر کے سامنے بیٹھ گئے۔ اسی حالت میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ، آپ ﷺ کے امتیوں میں سے شیخ غلام علی الہ آبادی نے قرآن مجید کا ایک نسخہ بھیجا ہے کہ روضۂ پاک پر تلاوت میں رہے۔ میں نے دیکھا کہ یہاں بہت سے قرآن مجید موجود ہیں گو کوئی نہیں پڑھتا۔ اگر آپ ﷺ اجازت مرحمت فرمائیں تو یہ نسخہ حرم پاک کے خدام میں سے الماس کو دے دوں جو اسے باقاعدہ پڑھتا رہے گا۔ یہ اجازت مل گئی۔ (وصایا حصہ اول صفحہ ۲۹ تا ۳۰)

حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ یکم محرم ۱۲۰۱ھ مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۷۸۶ء کو بمقام تکیہ متصل رائے بریلی (اودھ، بھارت) میں سادات کے ایک معزز خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ نے پہلی مرتبہ مسلمانان ہند کو دوسری قوموں کے مقابلہ میں من حیث الجماعت جمع کیا اور اس کے ایک طبقہ کو مذہبی آزادی دلانے کے لئے جان تک قربان کر دی۔ پس ماننا پڑے گا کہ مسلمانان ہند کی جداگانہ قومیت کا اظہار سب سے پہلے آپ

نے کیا۔۲۲ برس کی عمر میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلۂ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے۔ سکھوں کے مظالم کی وجہ سے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود ان کے خلاف جہاد کے متمنی تھے مگر ضعف پیری کی وجہ سے مجبور تھے چنانچہ جب سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ دہلی سے بیعت کے لئے دورہ پر نکلے تو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا سیاہ عمامہ اور سفید قبا دست مبارک سے سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پہنا کر رخصت کیا۔ آپ چھ سالِ متواتر جہاد کرتے رہے اور کامیابیاں حاصل کیں مگر بعد میں اپنوں ہی کی غداریوں اور انگریزوں وسکھوں کی مسلسل سازشوں کی بنا پر کامیابیاں سست پڑ گئیں اور اپنوں کی غداریوں کی بناء پر ۲۴ ذیقعدہ ۱۲۴۰ھ مطابق ۶ مئی ۱۸۱۳ء بروز جمعہ کے وقت بمقام بالاکوٹ (ضلع ہزارہ) معہ مولانا محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ ودیگر رفقاء شہید ہو گئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون.

حضرت مولانا مظفر حسین کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

☆......حضرت مولانا محمد مظفر حسین کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ کسی گاؤں کی ویران مسجد میں ٹھہرے۔ مغرب سے تھوڑی دیر بعد ایک غریب آدمی آیا اور جلدی جلدی نماز مغرب پڑھ کر گھر چلا گیا اور تین روٹیاں بغیر سالن یا دال کے، لاکر مولانا کو دیں۔ مولانا انہیں تناول فرما کر سو گئے۔ رات کو انہیں حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی اور عجیب و غریب انوارات وبرکات ظاہر ہوئیں، لہٰذا اگلے دن پھر وہیں ٹھہر گئے۔ دن بھر کوئی نہ آیا البتہ مغرب کے بعد وہی شخص آیا اور آپ کو بیٹھا دیکھ کر دو سوکھی روٹیاں لاکر دے دیں۔ اس رات بھی مولانا حضرت رسالت مآب ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور اگلے دن پھر ٹھہرے رہے کہ مغرب کے بعد وہی شخص آیا اور آپ کو دیکھ کر گھر سے ایک روٹی لایا اور کہا: بھائی مسافر! اب جاؤ، کل تک یہاں نہ ٹھہرنا۔ حضرت مولانا نے فرمایا: میرے یہاں ٹھہرنے کی وجہ یہ ہے کہ میں تمہاری روٹی میں عجیب لذت وحلاوت محسوس کرتا ہوں اور عجیب وغریب انوارات وبرکات کا مشاہدہ کر رہا ہوں، تم حقیقت حال بتاؤ تب جاؤں گا۔ یہ سن کر اس شخص نے کہا کہ میں بہت غریب آدمی ہوں، دن بھر محنت کر کے جو پیسے

ملتے ہیں ان سے تھوڑا آٹا لے آتا ہوں، جس سے تین روٹیاں پکتی ہیں، ایک میری، دوسری بیوی کی اور تیسری بچے کی، پہلے دن تو ہم تینوں نے فاقہ کیا اور تینوں روٹیاں تمہیں لادیں، آج بھوک کی وجہ سے حالت نہ دیکھی گئی اس لئے ایک روٹی اسے دے دی اور دو تمہیں لا دیں، آج بھوک کی وجہ سے بیوی بے تاب تھی لہٰذا اس کی روٹی اسے دے دی اور اپنا حصہ لے آیا، اب کل مجھ میں بھی فاقہ کرنے کی طاقت نہیں اسی لئے مجبوراً تمہیں کہنا پڑا۔ یہ سن کر حضرت مولانا نے فرمایا: سچ ہے یہ اسی اکل حلال اور ایثار کے اثرات، ثمرات اور برکات ہیں۔

(حالات مشائخ کاندھلہ از مولانا محمد احتشام الحسن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۸ تا ۳۹)۔

حضرت مولانا محمد ظفر حسین کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۲۰ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حضرت مفتی الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی، جبکہ ظاہری و باطنی تعلیم دہلی میں شاہ محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے پوری فرمائی، جو حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے اور شاگرد رشید تھے۔ شاہ محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اپنے چھوٹے بھائی شاہ محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی سے پہلے ہی مکہ مکرمہ جا کر آباد ہو گئے تھے۔ حضرت مولانا محمد مظفر حسین کا شاہ محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی گہرا تعلق تھا اور آپ ان ہی کے مرید تھے۔ علم طریقت، انوار معرفت اور اسرار حکمت اپنے عم بزرگان حضرت مفتی الٰہی بخش اور حضرت مولانا شاہ کمال الدین رحمہما اللہ سے بھی حاصل کئے، علاوہ ازیں آپ ان ہی دونوں بزرگوں کے خلیفہ اور جانشین سمجھے جاتے تھے۔ آپ طبعاً انتہائی سادہ اور بے تکلف تھے، ایک گاڑھے کا کرتہ، ایک پاجامہ، ایک نیلی لنگی آپ کا لباس اور کل اثاثہ تھی، نہایت منکسر المزاج تھے، ہر کام خود کیا کرتے تھے، اشراق پڑھ کر مسجد سے نکلتے، عزیز و اقارب کے جو جو گھر تھے وہاں تشریف لے جاتے اور اگر بازار سے کسی کو کچھ منگوانا ہوتا تو لا دیتے تھے، کبھی مشتبہ مال نہ کھاتے تھے اور اگر غلطی سے کھا لیتے تو فوراً قے ہو جاتی تھی، دعوت عام میں تشریف نہ لے جاتے تھے، البتہ غریبوں کی دعوت شوق سے قبول فرماتے۔ یہ آپ کی خاص کرامت اور برکت تھی کہ جو بھی آپ کا مرید ہو گیا پھر اس کی نماز تہجد کبھی قضا نہ ہوئی۔ اس دور میں بیوہ کا

نکاح بہت معیوب سمجھا جاتا تھا۔آپ کو فکر ہوئی کہ اس رسم کو ختم کرنا چاہئے لہٰذا ایک بیوہ سے خود نکاح کر کے اس رسم بد پر کاری ضرب لگائی اور پھر بیواؤں کا نکاح ہونے لگا۔ آپ نے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ میرا جی چاہتا تھا کہ مدینہ منورہ میں موت آئے، لیکن بظاہر میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے۔حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبے کے بعد فرمایا کہ آپ مدینہ منورہ پہنچ جائیں گے اور واقعی کچھ دن بعد تندرست ہوکر مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوگئے۔ابھی ایک منزل باقی تھی کہ بیمار ہوگئے اور ۱۰ محرم ۱۲۸۳ھ بمطابق ۲۵ مئی ۱۸۶۶ء بروز جمعہ انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں نزد قبرستان حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مدفون ہوئے۔کرتہ، پاجامہ، لنگی، لوٹا اور مشکیزہ یہ کل سامان چھوڑا۔

(حالات مشائخ کاندھلہ صفحہ ۲۷ تا ۴۵ سے ماخوذ)

مولانا محمد الیاس کو زیارت نبی ﷺ

☆......شوال ۱۳۴۴ھ میں دوسری بار حج کے لئے حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی ہم رکابی میں روانہ ہوئے، مدینہ منورہ میں قیام کا زمانہ ختم ہوا اور رفقاء روانگی کی تیاری کرنے لگے تو مولانا محمد الیاس (بانی تبلیغی جماعت) کو عجیب بے چینی و اضطراب میں پایا۔کسی صورت رخصت کے لئے تیار نہ تھے۔مولانا سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم ان کے جانے پر اصرار نہ کرو۔ان پر ایک حالت طاری ہے یا انتظار کرو کہ از خود تمہارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو جائیں یا خود چلے جاؤ، یہ بعد آ جائیں گے، چنانچہ رفقاء چلے گئے۔مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس قیام کے دوران مجھے اس کام کیلئے امر ہوا اور ارشاد ہوا کہ ہم تم سے کام لیں گے۔کچھ دن بے چینی میں گذرے کہ میں ناتواں کیا کرسکوں گا؟ کسی عارف نے سنا تو فرمایا کہ پریشانی کی کیا بات ہے، یہ تو نہیں کہا گیا کہ تم کام کرو گے، یہ کہا گیا ہے کہ ہم تم سے کام لیں گے پس کام لینے والے کام لے لیں گے۔اس بات سے مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کو بڑی تسکین ہوئی اور آپ نے مدینہ طیبہ سے مراجعت فرمائی۔حرمین شریفین میں پانچ ماہ قیام فرمایا اور ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ کو کاندھلہ واپسی ہوئی (حضرت مولانا محمد الیاس

رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی دینی دعوت از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مجلس نشریات اسلام، ناظم آباد، کراچی نمبر ۱۸، صفحہ ۸۴)

حافظ عبدالولی کوزیارت نبی ﷺ

☆......مولانا عبدالحفی صاحب، ناظم کتب دارالعلوم، کراچی کے والد صاحب نے مولوی محمد علی (طالب علم) سے یہ فرمایا کہ ایک آدمی نے مسجد میں بیٹھے بیٹھے یہ خواب دیکھا کہ آنحضرت ﷺ، سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہم اللہ مسجد کی محراب سے نکل رہے ہیں۔ محمد علی نے پوچھا: دیکھنے والے کون صاحب ہیں؟ فرمایا: نام بتانے سے منع کیا ہے۔ ۲۶ محرم ۱۳۸۴ھ (اشاعت خصوصی ماہنامہ ''البلاغ'' کراچی صفحہ ۵۳۴)

(یہ خواب حافظ عبدالولی صاحب مجاز صحبت حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا تھا)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کوزیات نبی ﷺ

☆......قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ایک خواب بیان فرمایا، جسے حضرت ہی کے الفاظ میں درج کرتا ہوں۔ فرمایا: مجھے سید الکونین حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی، حصرت مولانا رشید احمد گنگوہی نور اللہ مرقدہ حضور ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے حضور ﷺ سے شکایت کی کہ زکریا کو حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری کا بہت اشتیاق ہورہا ہے، لیکن میرا جی چاہتا ہے کہ کچھ اور اس سے کام لیا جائے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! اس کو یہاں آنے کا اشتیاق تو بہت ہے، مگر میرا ابھی یوں ہی جی چاہتا ہے کہ اس سے کچھ اور کام لیا جائے'' اس خواب کے بعد میں بہت حیرت میں پڑ گیا کہ میں کسی کام کا نہیں، ساری عمر یوں ہی ضائع کی، اب کیا کام کرلوں گا اور یہ کہ میں کیا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری کا اشتیاق کروں؟ میرا حاضری کا منہ ہی نہیں، مگر کچھ دنوں بعد چچا جان (حضرت مولانا محمد الیاس صاحب دہلوی

رحمۃ اللہ علیہ) کا واقعہ یاد آیا کہ جب چچا جان (حضرت دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) مدینہ منورہ آئے تو ان کا یہاں ٹھہر جانے کا ارادہ ہوا، روضۂ اقدس سے اشارہ ہوا کہ ''ہندوستان جاؤ، تم سے کام لینا ہے''۔ چچا جان نے فرمایا کہ میں بہت دنوں تک پریشان رہا کہ بولنا مجھے نہیں آتا، تقریر مجھے نہیں آتی، میں ضعیف کیا کروں گا؟ کچھ دنوں کے بعد شیخ الاسلام حضرت سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی مولانا سید احمد صاحب نے جب انہیں پریشان دیکھا تو کہا اس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟ یہ تو نہیں کہا گیا کہ تم کام کرو، بلکہ کہا گیا کہ تم سے کام لیا جائے گا، لینے والا خود لے لے گا۔ اس کے بعد چچا جان کو اطمینان ہوا اور ہندوستان واپس آ کر تبلیغی کام شروع ہوا، جو ماشاء اللہ خوب چلا (آپ مجدد تبلیغ اور امام تبلیغ کہلائے۔ ۱۳۳۹ھ بمطابق ۱۹۲۱ء سے لے کر آج تک پوری دنیا میں تبلیغی جماعتیں خوب کام کر رہی ہیں) میں نے سوچا کہ یوں نہیں کہا کہ تو کر، بلکہ یوں کہا کہ کام لیا جائے، میں سوچتا رہا کچھ دنوں بعد خیال ہوا کہ ذکر شغل کی لائن ٹوٹ گئی ہے، ہندوستان اور پاکستان کی اکثر خانقاہیں برباد ہوگئی ہیں، اس لئے شاید حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی منشأ ہو کہ ذکر شغل ان کی خانقاہ کا اہم مشغلہ تھا اور جب حضرت آنکھوں سے معذور ہو گئے تو تعلیم کی جگہ بھی ذکر شغل نے لے لی تھی، لہٰذا مجھے ذکر شغل کا اہتمام ہو گیا اور اسی بنا پر اپنے معمولات اور معذوری کے باوجود لندن، پاکستان (اور اب افریقہ) جہاں جہاں بھی خانقاہ قائم کرنے کا وعدہ ہو تو جس حال میں بھی ہوں، پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں، اللہ کرے یہ کام اس کے فضل سے کچھ چل جائے اور یہی مراد حضرت کی بھی ہو تو کچھ سرخروئی ہو جائے۔

(''ذکر و اعتکاف کی اہمیت'' مرتبہ جناب صوفی محمد اقبال صاحب مدنی، صفحہ ۷ تا ۸)

☆...... شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے روزنامچے سے یہ خواب نقل کیا جاتا ہے۔ زکریا نے خواب دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ کے ہاں ولی اللہ نامی ایک شخص کو بلایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ زکریا (شیخ الحدیث) سے کہہ دو کہ تجھے قطب الاقطاب بنا دیا گیا، یہی اپنے آپ کو سمجھے اور لوگوں سے کہہ دے، چنانچہ مجھ سے کہہ دیا گیا۔ خواب ہی میں میں نے سوچا کہ ولی اللہ سے مراد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

نور اللہ مرقدہ ہیں اور ان کو ذریعہ بنانے کی وجہ یہ ہوئی کہ میرے دل میں کبھی کبھی حضرت شاہ صاحب کے متعلق یہ خیال آتا رہا کہ شاہ صاحب نے اپنے متعلق یہ الفاظ کیوں تحریر فرمائے؟ پھر خواب ہی میں مجھے خیال ہوا کہ یہ تیرے خیال کی اصلاح ہے۔ تیرے اس خیال نازیبا کی اصلاح مقصود ہے کہ شاہ صاحب نے اس قسم کے الفاظ حکماً لکھے ہیں۔

(مولانا محمد زکریا ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا سفر نامہ افریقہ وانگلینڈ صفحہ ۱۷ تا ۱۸)

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ ضلع مظفر نگر (یوپی، بھارت) کے مشہور قصبے کاندھلہ میں ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۲ فروری ۱۸۹۸ء بروز جمعرات پیدا ہوئے۔ ۱۳۸۸ھ سے مستقلاً مدینہ منورہ میں مقیم ہوگئے تھے اور سعودی وطنیت حاصل ہوگئی تھی۔ ۲۴ جولائی ۱۹۸۲ء مطابق یکم شعبان ۱۴۰۲ھ کو وصال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ اردو اور عربی میں آپ کی تصانیف کی تعداد ایک سو سے زیادہ ہے۔ قرآن مجید کے بعد کوئی کتاب کثرت اشاعت میں شیخ الحدیثؒ کی فضائل کی کتابوں کی اشاعت کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ اب تک ان کے سات غیر ملکی اور گیارہ ملکی زبانوں میں تراجم ہوچکے ہیں جن کے لاکھوں نسخے پوری دنیا میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ذکر جہر کی مجالس کا اہتمام کرنے کی آپ بہت ترغیب فرماتے تھے۔ فرمایا اگر تم تبلیغ کی کوشش کے ساتھ ساتھ ذکر پر بھی مداومت رکھو گے تو انشاء اللہ عجیب وغریب برکات دیکھو گے۔ جو کچھ کرو اللہ کو راضی کرنے کے لئے کرو۔ اللہ کا نام کتنی ہی غفلت سے لیا جائے اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میرے دوستو مالک کے سامنے جھک جاؤ تو ساری چیزیں تمہارے سامنے جھک جائیں گی۔ فرماتے تھے کہ ابھی وقت ہے جو کچھ آخرت کے بینک میں جمع کرنا ہے جمع کردو۔

☆...... یہ سب خواب مولانا سید محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں، جنہیں آپ کے حضرت مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا:

''ماہنامہ البینات'' ماہ اگست ۱۹۷۵ء میں مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد کی وفات پر ''بصائر وعبر'' کے عنوان کے تحت ان کے کمالات کا ذکر کیا ہے۔ ۵ جون ۱۹۷۵ء بمطابق ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۵ھ مولانا سید محمد زکریا نے وصال فرمایا۔ آپ نے جوانی میں جب ریاضت شروع کی تو روزانہ صرف ساڑھے تین ماشے غذا پر سالہا

سال زندگی بسر کی۔ پندرہ دن میں بمشکل اجابت کی ضرورت پڑتی تھی۔ رویائے صادقہ و مبشرات کا سلسلہ شروع ہوا تو ۱۶ سال کی عمر سے ۲۰ سال تک سو مرتبہ سے زیادہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوئے۔ اویسی نسبت کے وہ کمالات حاصل ہوئے کہ عقل حیران ہے۔ یہ سلسلہ آخر عمر تک جاری رہا۔ آپ کے والد سید میر مزمل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا تھا۔ والدہ حیات تھیں جن کا اصرار تھا کہ ازدواجی زندگی اختیار کریں اور ایک رویائے صالحہ کے نتیجے میں نکاح کر لیا۔

مرشد کامل کی تلاش وجستجو کے لئے جب استخارہ کیا تو خواب میں حضرت محسن انسانیت ﷺ کو دیکھا اور ۱۹۰۶ء میں تلاش کرتے ناسک (صوبہ بمبئی) کے جنگل میں شیروں اور چیتوں کے درمیان تکمیل ریاضت کی اور ایک مرتبہ ۸ ماہ اور دوبارہ ۹ ماہ کی گوشہ نشینی اختیار کر کے چنوں اور پتوں پر گزارا کیا۔ غرض آپ کے مجاہدات حیرت انگیز ہیں۔ جب علم کی طرف توجہ کی اور علم استحضار اور ارواح میں قدم رکھا تو روحانی قوت کے وہ کرشمے دیکھے اور عالم ارواح کے وہ عجائبات منکشف ہوئے کہ عقل حیرت میں ہے۔ جب سلب امراض کا ارادہ کیا تو اس میں کمال حاصل کر لیا۔ علم اسرار الحروف وعملیات وتعویذات کی وادی میں قدم رکھا تو انتہا کر دی۔ طب میں ایسے محیر العقول علاج کئے کہ جرمنی، فرانس اور لندن سے آئے ہوئے مایوس مریض شفایاب ہوئے۔ تجارت اور ٹھیکیداری کی تو ڈنکے بجا دیئے۔ غرض جس سمت قدم اٹھایا کمال کی انتہا کو پہنچ کر رکے۔ سب سے زیادہ کمال یہ کہ اپنی ہستی کو مٹا ڈالا اور کسی کو ان باتوں کی ہوا نہ لگنے دی۔ آخری تیس سال میں سب چیزیں بالکل ترک کر کے مسلسل یادالٰہی میں گزارے حتیٰ کہ ذریعہ معاش سے بھی بے نیاز ہو گئے۔ جلالی مزاج ہونے کے باوجود ہر وقت خوش مزاج اور خوش طبع نظر آتے تھے۔ عربی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں کے عمدہ مصنف تھے۔ اپنے خوابوں کو جمع کیا اور ''المبشرات'' نام رکھا اور ان کی تعبیرات ''عبیر المسرات'' کے نام سے لکھی۔ فرمایا: مجھے تین چیزوں سے محبت ہے: ۱۔ اللہ تعالیٰ، ۲۔ حضرت رسول اللہ ﷺ ۳۔ اور اپنے خواب، فرمایا: اگر شرعاً جائز ہوتا تو اپنے ان خوابوں کی کتاب کو اپنے ساتھ قبر میں دفن کرنے کا حکم دیتا۔

☆......ایک مرتبہ افغانستان میں امیر نصر اللہ خان، نائب السلطنت کابل کا ترکہ فروخت ہوا۔ مولانا سید محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے سمور کی ایک پوستین ۱۴ ہزار افغانی روپیہ (برابر دس ہزار برطانوی روپے) میں خریدی۔ رات آپ کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ محبت آمیز لہجے میں عتاب فرمایا کہ ''جب تمہارے پاس دولت ہوتی ہے تو ایسا اسراف کرتے ہو کہ ہزاروں کی پوستین خریدتے ہو''۔

☆...... ایک مرتبہ ایک بلی پالی، اس نے جگہ ناپاک کردی تو اسے مار کر گھر سے باہر نکال دیا۔ رات حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے عتاب فرمایا کہ ''تم نے بلی کو کیوں مارا؟ کیا وہ عقل وشعور رکھتی ہے؟ خبردار دوبارہ ایسا نہ کرنا''۔ مولانا سید محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ صبح بلی کو تلاش کر کے گھر لائے،

☆......ایک مرتبہ ایک پڑوسی نے مولانا سید محمد زکریا سے پانچ روپے قرض مانگا۔ اتفاق سے قرض دینے سے انکار کردیا۔ شب کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے عتاب فرمایا کہ ''سائل کو کیوں روپیہ نہ دیا؟ اس کے گھر جا کر دو''۔ غرض اس نوعیت کی روحانی تربیت اور عظیم ترین تعلق کا سلسلہ قائم تھا۔

☆...... کتنے ہی مبشرات ایسے ہیں جن میں حضرت رسول اللہ ﷺ انتہائی محبت اور مولانا سید محمد زکریا سے ایسے تعلق کا اظہار فرمارہے ہیں کہ جس کی نظیر عالم میں نہ ملے گی۔ بیمار ہوگئے تو خواب دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زکریا جب تم بیمار ہوتے ہو تو میں بھی بیمار ہوتا ہوں، جب تمہارے سر میں درد ہوتا ہے تو میرے سر میں بھی درد ہوتا ہے۔ غرض اس قسم کے حیرت انگیز منامات ومبشرات کتنے ہی ہیں۔

☆......وسوسہ دل میں آیا کہ سکرات موت میں کیا حالت ہوگی؟ شیطان بہت پریشان کرے گا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہاں میں ہوں، وہاں شیطان کا کیا کام''۔ چند دن حیات کے باقی تھے۔ مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد ماجد مولانا سید محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حسب معمول اذان فجر سے قبل یا بوقت اذان، رات کی حالت معلوم کرنے پہنچے تو فرمایا: آ گئے، میں نے عرض کیا: جی ہاں! آج حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔

☆......مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے ان ہی ایام میں خواب دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ سے کہہ رہے ہیں: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں نے خواب میں دیکھا کہ حق تعالیٰ کرسی پر جلوہ گر ہیں اور میں ان کا طواف کر رہا ہوں۔ جب یہ بیان شروع کیا وہی حالت وصورت سامنے ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ خواب کی تعبیر دے رہے ہیں۔

بچپن سے مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی دادی اور پھوپی مریم سے سنا کرتے تھے کہ تمہارے والد کی عمر ایک سو سال ہوگی اور یہی ہوا کہ ٹھیک سو سال کی عمر پا کر مولانا سید محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے وصال فرمایا اور مسکراتے ہوئے نور کے شعلوں میں واصل بحق ہوئے۔

☆......مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی چھوٹی پھوپی مریم صاحبہ خوارق وکرامات تھیں۔ واردات واحوال غریبہ طاری ہوتے تھے۔ اس حال میں جو بات کہتی تھیں ہو جاتی تھی، بچپن سے دونوں بھائی، بہن (زکریا و مریم) میں خونی رابطہ سے زیادہ روحانی رابطہ تھا۔ مکاشفات اور واردات میں جب حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوتی تو ایک دوسرے کے لئے سفارش کرتے تھے۔ ان کا معاملہ فطری تھا، بغیر سابقہ ریاضات کے حالات طاری ہوتے تھے جب کہ مولانا سید محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کا معاملہ ریاضات کے بعد شروع ہوا۔ (ماہنامہ البینات، کراچی ماہ اگست ۱۹۷۵ء)

پھوپی شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

☆......شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ''آپ بیتی'' حصہ اول کے صفحہ ۱۸ پر بیان کرتے ہیں کہ ۱۳۴۲ھ میں میری حقیقی پھوپی (بانی تبلیغی جماعت مولانا محمد الیاس قدس سرہ کی حقیقی ہمشیرہ) سخت علالت کے بعد انتقال فرما گئیں۔ ان کے انتقال کا واقعہ بڑا عجیب ہے۔ بہت سخت بیمار تھیں، اشارہ سے نماز پڑھتی تھیں۔ اسہال کبدی کئی دن سے تھے کہ بوقت صبح صادق دوشنبہ ۲۴ شعبان ۱۳۴۲ھ کو انہوں نے یکدم مجھے آواز دی۔ میں جاگ ہی رہا تھا۔ فرمایا کہ مجھے جلدی

بٹھا، تو پیچھے سہارا لگا دے، مجھے خیال ہوا کہ اذان کا وقت ہوگیا، مبادا اس میں دیر ہو جائے۔ میں نے ایک دوسرے عزیز کو اشارہ کیا۔ وہ جلدی سے بیٹھ گئے۔ انہوں نے جلدی میں فرمایا کہ تو بیٹھ، حضور (ﷺ) تشریف لے آئے اور اپنے ہاتھ سے کوٹھے کے دروازے کی طرف اشارہ کیا کہ حضور (ﷺ) تشریف لے آئے اور یہ کہتے ہی گردن پیچھے کو ڈھلک گئی۔ رحمہا اللہ رحمۃ واسعۃ (آپ بیتی، مکتبہ رشیدیہ)

شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی دادی صاحبہ حافظہ تھیں۔ قرآن بہت اچھا یاد تھا۔ ایک منزل روز کا معمول تھا۔ رمضان شریف میں ۴۰ پارے روز کا عمل تھا۔ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے دادا حضرت مولانا محمد اسماعیل نے بعمر ۶۰ سال ۴ شوال ۱۳۱۵ھ/ ۱۸۹۸ء میں وصال فرمایا۔ مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ جنازے پر اتنا ہجوم تھا کہ کاندھے کی سہولت کے لئے بانس باندھے گئے۔ اس کے باوجود دہلی سے نظام الدین تک (تقریباً ساڑھے تین میل) بہت سوں کو کاندھے کا موقع ہی نہ ملا۔ مختلف العقیدہ او مختلف الخیال لوگ جنازے میں شریک تھے، جو آپ کی مقبولیت کی علامت تھی۔ لوگوں کی کثرت کی وجہ سے بار بار نماز جنازہ پڑھائی گئی جس کی وجہ سے دفن میں تاخیر ہوگئی۔ اس عرصہ میں ایک صاحب ادراک بزرگ نے دیکھا کہ مولانا محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے ہیں کہ مجھے جلدی رخصت کر دو، میں بہت شرمندہ ہوں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ مع صحابہ رضی اللہ عنہم میرے منتظر ہیں۔ مسجد بنگلہ والی، واقع بستی حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ دہلی کے گوشہ میں آپ کی آخری آرام گاہ ہے۔

(حالات مشائخ کاندھلہ صفحہ ۲۱۴ تا ۲۱۵، سیرت مولانا محمد الیاس صفحہ ۳۸ تا ۴۰)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بہجۃ القلوب

فی

مبشرات النبی المحبوب صلی اللہ علیہ وسلم

جس میں بذریعہ مکاشفہ، قطب العالم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق حضور اقدس ﷺ کی طرف سے چالیس (۴۰) بشارتیں

مکاشفات کی شرعی حیثیت

منامات اور مکاشفات کے بارے میں عام طور پر افراط وتفریط پائی جاتی ہے اس لئے مناسب ہے کہ اس بارے میں اکابر کے ارشادات نقل کردیئے جائیں۔

☆......نمبرا: حضرت گنگوہی قدس سرہ اپنی کتاب امداد السلوک میں تحریر فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انہوں نے (یعنی حضرت یوسف علیہ السلام نے نبوت سے پہلے) اپنے والد یعقوب علیہ السلام سے کہا ''اے میرے باپ میں نے گیارہ ستاروں اور آفتاب ومہتاب کوخواب میں دیکھا کہ مجھے سجدہ کررہے ہیں اور حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اچھی خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے پس معلوم ہوا کہ جب سالک ریاضت اور مجاہدہ شروع کرتا ہے اور نفس وقلب کی تزکیہ وتصفیہ اور مراقبہ میں کوشش کرتا ہے تو اس کا عالم ملکوت پر گزر ہوتا ہے اور اسی لئے ہر مقام پر اس کی حالت کے مناسب واقعات کا کشف ہونے لگتا ہے کبھی بطریق مکاشفہ اور کبھی صالح خواب میں اور کبھی بطریق واقعہ، پس ذکر اور استغراق کی حالت میں کہ سارے محسوسات اس سے غائب ہوجاتے ہیں، جب غیبی معاملات کے حقائق میں کسی مضمون کے منکشف ہونے کا اتفاق

ہوتا ہے تو اس وقت اگر سالک سونے اور جاگنے کے بین بین حالت میں ہوتا ہے تو صوفیاء کرام کی اصطلاح میں اس کشف کو واقعہ کہتے ہیں اور عین بیداری اور حضور میں ہوتا ہے تو مکاشفہ کہتے ہیں اور اگر سویا ہوا ہوتا ہے تو رویاء صالحہ کہتے ہیں اور خواب کبھی تو سچی اور واقعہ کے مطابق ہوتی ہے اور کبھی جھوٹی، مگر مکاشفہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے اس لئے کہ حق تعالیٰ روح کے بدنی پردوں سے مجرد ہونے کی حالت میں دکھلاتا ہے اور اکثر مقامات میں نفس روح کے ساتھ شریک ہوجاتا ہے اور سچ جھوٹ کے ساتھ مخلوط ہوجاتا ہے پس جو کچھ سچ ہو وہ روح کا معلوم کیا ہوا ہے اور جو جھوٹ ہے وہ نفس کا معلوم کیا ہوا ہے کیونکہ سچ روح کی صفت اور جھوٹ نفس کی صفت ہے اور سچی خواب نبوت کا جزو ہے، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ثابت ہو چکا ہے کہ آنحضرت کی وحی کا ابتدائی حصہ سچی خوابیں تھیں، بعض مکاشفے ایسے ہوتے ہیں کہ دنیا ہی کی مسافت بعیدہ والی چیزوں کو دیکھ لیتے ہیں چنانچہ سرور دو عالم ﷺ پر مسجد اقصیٰ مکشوف ہوگئی تھی اور آپ ﷺ نے اس کے ستون شمار کر کے بتادیئے تھے اور اسی قسم میں یہ مکاشفہ داخل ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا'' مجھے یوں القا ہوا ہے کہ بنت خارجہ (زوجۂ خود) کے شکم میں لڑکی ہے، چنانچہ لڑکی ہی ہوئی اور ایسا ہی مکاشفہ فاروقی بہت مشہور ہے کہ ''نہاوند'' کی جنگ کا نقشہ ممبر پر خطبہ دیتے ہوئے ظاہر ہوگیا وہیں سے حضرت ساریہ رضی اللہ عنہا کو ہدایات دیں اور ساریہ کو بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنائی دی گئی اسی قسم کے مکاشفات مشائخ کرام کے واقعات میں بکثرت اور اتنے مشہور ہیں کہ شمار سے باہر ہیں۔

☆......نمبر۲: رویاء صالحہ کے نبوت کا جزو ہونے کے مطلب اور تشریح میں علماء کا طویل کلام ہے اور یہ کہ رویاء صالحہ میں کونسی چیز زیادہ معتبر اور افضل ہے اس میں بھی بہت اختلافات بیان ہوئے ہیں جو اس فن کی کتب میں درج ہیں یہاں تو صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ قرآن و حدیث میں اس لائن کا ثبوت ہے اور جو بعض لوگ ان باتوں کا انکار کردیتے ہیں یا ان چیزوں میں جاہل صوفیوں کا غلو اور ان کا مکاشفات سے احکام شرعیہ نکالنے کی غلط کاری سے متاثر ہو کر صلحاء کے سچے مکاشفات کو بھی خرافات اور اوہام قرار

دیتے ہیں یہ ان کی بے انصافی اور ناواقفیت کی بات ہے۔

☆......نمبر۳: حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ الفاظ منزلہ مشروع کا دروازہ بند ہو چکا ہے لیکن ان علوم کی حقیقت و معارف اور دقائق کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ یہ حقائق وقتاً فوقتاً کامل عارفوں کے دلوں پر نازل ہوتے رہتے ہیں اور یہ دروازہ تا قیامت کھلا رہے گا تاکہ ہر زمانے میں ان کے ذریعہ سے صاحب استعدادوں کو فائدہ پہنچتا رہے۔ (بحوالہ انوار قدسیہ)

☆......نمبر۴: رسالہ ''عربی زبان کی فضیلت'' میں حضرت اقدس شیخ زید مجدہ اپنے متعلق مبشرات کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مالک کے انہی انعامات (اولیاء اللہ کی محبتیں) میں اپنے اور اپنے پاک رسول اللہ ﷺ کے دربار کی بار بار حاضری اور بچپن اور حال کے مبشرات جو اس ناکارہ نے تو کم دیکھے مگر میرے دوستوں نے بہت دیکھے اور حجاز مقدس کے اسفار میں بہت بڑھ گئے جس کے متعلق میں دوستوں کو منع کرتا رہتا ہوں کہ اس کا تذکرہ بھی نہ کریں اور کہیں چھاپیں بھی نہیں اس لئے کہ یہ ساری چیزیں حسن خاتمہ پر موقوف ہیں۔ اگر مالک اپنے لاتعداد لاتحصی انعامات میں حسن خاتمہ کی دولت سے بھی مالا مال فرمائیں تو یہ سب کچھ موجب مسرت ہے اور خدا نہ کرے کہ میری بداعمالیاں غالب آ جائیں تو یہ ساری حسرت ہی حسرت ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مشہور ارشاد ہے کہ **ان الحی لاتؤمن علیہ الفتنۃ** '' کہ زندہ پر فتنہ سے کسی وقت بھی اطمینان نہیں ہو سکتا اور حضرت شیخ الاسلام مدنی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے بہترین خوابوں پر امیدیں باندھنی اور جناب باری عزاسمہ کی رحمتوں پر نظر رکھنا ہمیشہ بندوں کا فریضہ ہے۔

☆......نمبر۵: منامات اور مکاشفات کی اہمیت اور حیثیت میں صاحب مکاشفہ کی شخصیت کو بڑا دخل ہے۔ مکاشفہ میں اس کے باطنی حالات یعنی باطنی صفائی اور کدورت کا بڑا دخل ہو جاتا ہے اس لئے بندہ نے مکاشفات کے بیان میں اس کا التزام کیا ہے کہ سینکڑوں مکاشفات میں سے صرف چالیس مکاشفات اور منامات ہی درج کئے ہیں جو کہ یا تو خود حضرت اقدس کے ہیں یا حضرت کے خاص خلفاء صاحب نسبت وعلم اور

باطنی ادراک رکھنے والے ذاکر شاغل حضرات نے بیان کئے اوران کوحضرت اقدس نے اپنے روزنامچے میں درج کرانے کے قابل قرار دیا، سچے مکاشفات والے حضرات میں صفائی قلب اور فہم وفراست کے علاوہ کچھ طبعی خصوصیات مثلاً یہ استعداد کہ مراقبہ کے وقت دوسرے محسوات سے غائب ہو کر طبیعت کوایک طرف ہمہ تن متوجہ کر لینے کی صلاحیت ہو اس یکسوئی والی خصوصیت کے لئے بزرگی بھی لازم نہیں حتیٰ کہ غیر مسلموں میں بھی پائی جاسکتی ہے جس کی وجہ سے کشف الٰہی تو نہیں کشف کونی ان کو بھی حاصل ہو جاتا ہے۔لہٰذا صاحب مکاشفہ کی شخصیت کو سمجھنا بہت مشکل ہے اور اس بیان میں بہت تفصیل ہے، اس لئے اختصار کے پیش نظر اصحاب مکاشفہ کے اسماء مبارکہ اوران کے حالات درج نہیں کرتا کہ وہ عام سمجھ سے بالا ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی صاحب کا کوئی پہلو دیگر اوصاف حمیدہ ضروریہ کے ساتھ ناقص ہو۔

تنبیہ: جن رویاء صالحہ اور مکاشفات میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت اور حضور ﷺ کے ارشادات ہوئے ہوں ان کی اہمیت وصداقت ظاہر ہے کہ بخاری ومسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ کوخواب میں دیکھا اس نے مجھ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہوسکتا۔

ف: فضائل درود شریف میں حضرت شیخ زید مجدھم فرماتے ہیں ”کہ جس شخص نے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی، روایات صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے اور محقق ہے کہ شیطان کواللہ تعالیٰ نے یہ قدرت نہیں عطا فرمائی کہ وہ خواب میں آ کر کسی طرح اپنے کو نبی کریم ﷺ ہونا ظاہر کرے مثلاً یہ کہ میں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کونعوذ باللہ نبی کریم ﷺ سمجھ بیٹھے۔ انتہیز رگوں نے فرمایا ہے کہ یہ اس لئے نہیں ہوسکتا کہ نبی کریم ﷺ اسم مبارک ہادی کے مظہر اتم ہیں۔ شیطان کی دخل اندازی سے ہادیت کی اس شان کا کمال نہ رہتا اور یہ وجہ مکاشفہ کی زیارت ہونے میں بھی پائی جاتی ہے گوحدیث شریف میں اس امر کی صراحت تو خواب ہی سے متعلق ہے لیکن چونکہ خواب مکاشفہ اور واقعہ تینوں صورتیں مغیبات کے کشف کی ہیں اور ان سب میں استغراق اور محسوسات سے غائب ہونا امر مشترک ہے اور پھر بعض کے نزدیک مکاشفہ خواب سے بڑھ کر بھی ہے جیسا کہ امداد

السلوک کی عبارت میں اوپر گزر چکا اسی صورت میں مکاشفہ کی زیارت بدرجہ اولیٰ حق ہوگی۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

اب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق چالیس مکاشفات درج کرتا ہوں۔

کتب فضائل کی قبولیت بارگاہِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اور حضرت علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی حالت

☆......۱/۸/۱۳۹۷ھ، ۴/۱۱/۱۹۷۷ء اس شب میں ایک بزرگ نے دیکھا کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہیں اور ساکت بیٹھے ہیں۔ نبی کریم ﷺ ذرا اونچی جگہ پر تشریف فرما ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس متعدد کتب ایسی خوشنما جلد کہ نگاہ بھی نہیں جمتی۔ ان میں سب سے اوپر حضرت شیخ کی فضائل حج پھر فضائل درود شریف پھر حکایات صحابہ اور اس کے نیچے دوسری کتب ہیں۔ اسی میں تھوڑی دیر میں حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ صاحب نہایت خوش پوش ہنستے ہوئے آئے۔ ان کے سر پر پشاوری عمامہ گول سا بندھا ہوا ہے۔ ان کے آنے پر حضرت شیخ اٹھے اور معانقہ کیا۔ مولانا نہایت خوش ہیں، حضرت نے پوچھا کہ کیا گزری؟ تو انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ان کی برکت سے بہت اچھی گزری، حضرت نے کہا کہ ان کی برکتیں تو سب پر ہیں۔ حضور اکرم ﷺ دونوں حضرات کی گفتگو سن رہے ہیں اور تبسم فرما رہے ہیں۔ (یہ مکاشفہ حضرت مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے فوراً بعد کا ہے)

رسالہ شریعت وطریقت کا تلازم کی تعریف کا حکم

☆......یکم جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ بمطابق ۸ مئی ۱۹۷۸ء بروز پیر آج ایک بزرگ نے رسالہ داڑھی کا وجوب کی تعریف شروع کی (یعنی عربی میں ترجمہ شروع کیا)۔ آج عشاء کے بعد روضۂ اقدس پر حاضری پر حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک میں کچھ کاغذات

دیکھے، موصوف نے سمجھا کہ میری تعریب کے کاغذات ہیں۔ حضرت اکرم ﷺ نے اس کی تعریف پر اظہار مسرت فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ شیخ الحدیث کے رسالہ شریعت وطریقت کی بھی تعریب کرو (الحمد للہ کہ عربی ترجمہ ہو کر چھپ گئی)

حضرت اقدس شیخ زید مجدہ کا مبارک خواب

☆.....آج صبح جمعۃ المبارک ۱۱ رجب ۱۴۰۱ھ احقر محمد اقبال حضرت شیخ زید مجدھم کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ حضرت بہت خوش تشریف فرما ہیں۔ فرمایا آج بہت اچھا خواب آیا پھر مندرجہ ذیل خواب سنایا جس کو یہاں حضرت کے روزنامچے سے نقل کرتا ہوں۔

''رات کو نیند تو کئی دن سے نہیں آ رہی ہے، مگر کسی وقت اونگھ سی آ جاتی ہے۔ شب میں زکریا نے خواب دیکھا کہ میری اوجز (اوجز سے مراد حضرت شیخ کی تالیف اوجز المسالک شرح موطا امام مالکؒ ہے) کا مسودہ پورا ہو گیا میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کرنے کو چلا، داہنی طرف علامہ زرقانی اور بائیں طرف علامہ باجی میرے ساتھ ساتھ ہیں، میں جب حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو حضور کے ہاتھ میں اوجز کے مطبوعہ فارم تھے اور وہی تھے جن کا مسودہ میں لے کر گیا تھا۔ حضور ﷺ بہت مسرت فرما رہے تھے اور بہت دعائیں دیں جو مجھے یاد نہیں اس خواب سے بہت مسرت ہوئی اوجز کے بارے میں مقبول ہونے کی امید ہوئی۔

اوجز اور بذل میری ہی کتابیں ہیں

☆.....۱۹ رجب ۱۴۰۰ھ بروز بدھ مولانا عبدالحفیظ صاحب نے اپنے پریس کے واسطے ذکر کیا (مراقبہ میں) کہ پریس لگ رہا ہے اس کے لئے دعا فرمائیں، کہ آپ کی کتابوں کی اس میں قبولیت اور افادیت عامہ کے ساتھ اشاعت ہو، حضور ﷺ نے فرمایا کہ بذل، اوجز، لامع (حضرت شیخ کی شرح حدیث) میری ہی کتابیں ہیں۔ پریس کے لئے دعا کی درخواست پر فرمایا ''مقبولة مباركة انشاء الله''

ف: حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس بندہ پر اللہ رب العزت کے جو بہت ہی عظیم الشان انعامات اور بے شمار احسانات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس بندہ نے جس قدر فضائل کے رسائل تالیف کئے ہیں مثلاً فضائل قرآن اور فضائل حج وغیرہ اور ان کے علاوہ جو کتابیں تالیف کی ہیں، ان سب رسائل اور کتب کے بارے میں اس بندہ کو یا اس کے بعض مخلص اصحاب کو رویاء صالحہ اور مبشرات سے نوازا گیا، اس میں سے دو تین یہاں درج کرتا ہوں۔

فضائل حج کے متعلق رویائے صالحہ

☆......ا: رائے پور شریف کی خانقاہ میں ایک ذاکر شاغل بزرگ مولانا خدا بخش صاحب مقیم تھے۔ انہوں نے ایک روز خواب دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت شیخ بیت اللہ شریف کی تعمیر کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنا خواب حضرت رائے پوری قدس سرہ کی خدمت میں عرض کیا۔ حضرت اقدس نے اپنی عادت شریفہ کے مطابق فرمایا کہ اس کی تعبیر حضرت شیخ سے پوچھنا۔ حضرت شیخ رائے پور جب تشریف لے گئے تو یہ خواب بیان ہوا اور تعبیر پوچھی گئی۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ میں آج کل رسالہ فضائل حج تالیف کر رہا ہوں۔ انشاء اللہ رسالہ بیت اللہ شریف کی تعمیر روحانی میں معین ہوگا۔ چنانچہ ہزاروں خطوط اس نوع کے پہنچے کہ اس رسالہ سے حج و زیارت میں بہت لطف آیا۔

عمرات النبی ﷺ کا سبب تالیف

☆......ب: حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں رسالہ حجۃ الوداع کے سننے سے فارغ ہوا تو میں نے جمادی الاولیٰ کی پہلی بدھ کو دوپہر کے قیلولہ میں یہ خواب دیکھا کہ ایک شخص مجھے حکم دیتا ہے کہ میں جزء حجۃ الوداع کی تکمیل آنحضرت ﷺ کے عمروں کے بیان سے کروں اور اس نے کہا کہ جزء حجۃ الوداع کی تکمیل کے لئے آپ کی عمروں کی تفصیل ضروری ہے۔ پس خواب ہی میں میں نے اس حکم کی تعمیل کی اور کاغذ قلم لے کر اپنے قلم سے لکھنے لگا۔ اس وقت گویا مجھے نہ آنکھ کی تکلیف ہے نہ کوئی اور عارضہ ہے اور

میں نے خواب ہی میں "حدیث جعرانہ" کے دو متنوں کی شرح لکھ دی، پہلا جملہ جامع الطریق المدینہ اور دوسرا جملہ فاصبح بمکۃ کبائت اس کے بعد خواب ہی میں ایک تبلیغی جماعت کے لئے گیا۔

رسالہ حجۃ الوداع کا حضور ﷺ کا سماع فرمانا

☆.....حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسالہ ''جزء عمرات'' جب اختتام کے قریب پہنچا تو ہمارے ایک مخلص دوست جناب الحاج سلمان افریقی نے (جو مدت تک مدینہ منورہ میں اس بندہ کے پاس رہ کر اوراد و اشغال میں مشغول رہے اور سعادت حج سے بہرہ ور ہونے کے بعد سہارنپور آئے اور سفر و حضر میں ہمیشہ میرے ساتھ رہتے ہیں) ایک خواب دیکھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ حضرت سید المرسلین ﷺ کی بارگاہ عالی میں شرف قبول سے سرفراز ہوا۔ الحاج سلمان کے الفاظ میں خواب کا متن درج ذیل ہے۔

''میں نے خواب دیکھا کہ میرے دل میں زیارت نبوی ﷺ کا داعیہ پیدا ہوا اور میں مدینہ منورہ کی طرف پیدل چل کھڑا ہوا، ابھی تھوڑی دور چلا تھا کہ مجھے دور سے حرم نبوی نظر آنے لگا۔ دریں اثنا کہ میں حرم شریف کی طرف جا رہا تھا اچانک میں اپنے تئیں آپ کے (یعنی حضرت شیخ کے) حجرے کے سامنے کھڑا پاتا ہوں، بہت سے لوگ حجرے کے باہر کھڑے ہیں اور مولانا محمد یونس صاحب استاذ حدیث مظاہر علوم سہارنپور حجرہ سے باہر آ رہے ہیں اور مجھ سے کسی نے کہا کہ آنحضرت ﷺ حجرہ کے اندر رونق افروز ہیں۔ یہ کہتے ہوئے اس نے مجھے داخل ہونے کا اشارہ کیا۔ میں اندر گیا تو فرحت و مسرت کو ضبط نہ کر سکا اور میرے جسم میں گویا بجلی کی لہر دوڑ گئی۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ آپ کی چارپائی کے سرہانے کی جانب تکیہ لگائے تشریف فرما ہیں، سفید دستار زیب سر ہے۔ ریش مبارک سفید ہے اور آنکھوں پر چشمے لگا رکھے ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا، تو آنحضرت ﷺ نے سلام کا جواب مرحمت فرمایا اور مصافحہ کے لئے اپنا دست مبارک بڑھایا پھر آپ کی جانب متوجہ ہوئے۔ آپ آنحضرت ﷺ

کی داہنی جانب زمین پر بیٹھے ہیں اور یہ رسالہ جزء ''حجتہ الوداع'' سنا رہے تھے پس آنحضرت ﷺ اس کے سننے میں مصروف ہوگئے اور میں چارپائی سے نیچے اقدام عالیہ کی جانب بیٹھ گیا''۔

اس رویاء میں جو واقعہ ذکر کیا گیا ہے یعنی آنحضرت ﷺ کا اس مبتلائے سیئات کی طرف سماع کے لئے متوجہ ہونا اور اس بندہ کا رسالہ کی قرأت میں مصروف ہونا یہ اس بندۂ ضعیف کے لئے شرف وابتہاج کا کافی سرمایہ ہے، فللہ الحمد والمنة۔

عربی زبان کی فضیلت کا سبب تالیف

☆......۲۹ شوال ۱۳۹۵ھ بمطابق ۴ نومبر ۱۹۷۵ء کی شب میں حضرت شیخ زید مجدہ کو سید الکونین ﷺ کی زیارت ہوئی۔ ارشاد فرمایا وہ لاؤ اور سناؤ رسالہ کا نام تو یاد نہیں رہا لیکن وہ عربی زبان کی فوقیت وفضیلت پر تھا اسی وقت خواب میں رسالہ لکھنے کا ارادہ بلکہ افتتاح بھی کردیا اس وقت بہت روایات اور مضامین ذہن میں آئے اور بڑی اچھی ترتیب ذہن میں آئی مگر صبح کو تفصیل تو بھول گئی۔ حضرت شیخ نے ارادہ کرلیا کہ انشاء اللہ مدینہ پہنچ کر تکمیل کروں گا۔ (تکمیل ہوگئی یعنی طبع بھی ہوگئی)

فضائل درود شریف کے متعلق بشارت

☆......فضائل میں سب سے پہلا رسالہ فضائل قرآن حضرت شاہ یاسین نگینوی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت گنگوہی قدس سرہ کی فرمائش پر تالیف ہوا اسی طرح عرصہ کے بعد موصوف ہی کی فرمائش پر فضائل درود شریف لکھا گیا، علی گڑھ میں ماجد علی نے خواب دیکھا، حضور ﷺ کی زیارت ہوئی فرمایا کہ زکریا فضائل درود شریف کی وجہ سے اپنے معاصرین پر سبقت لے گیا۔ (ماجد علی کا مفصل خط اور اس کا جواب آپ بیتی صفحہ ۲۱۰ پر درج ہے)

حضرت شیخؒ کا مبارک خواب

☆......حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک خواب ہے جس رؤیا صالحہ میں خود حضرت نے حضور اکرم ﷺ کے یہ الفاظ مبارک سنے تھے کہ مجھے ان کی یہ ادا بہت پسند ہے کہ یہ وقت ضائع نہیں کرتے۔

ف: جب حضرت تشریف لائے تھے تو حرم تک گاڑی میں آنا ہوتا تھا پھر باب جبرئیل کی طرف حضور سرورِ دو عالم ﷺ کے قدموں مبارک میں دیوار کے ساتھ جہاں اکثر فقراء بیٹھتے ہیں بیٹھا کرتے تھے۔ مواجہ شریفہ پر جانے کے لئے جب عرض کیا تو فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ ہو آؤ میں سامنے جانے کی ہمت نہیں کرتا۔ اس کے بعد کے سفروں میں وہاں سے بھی پیچھے حجرۂ اغوات کے پاس بیٹھنا شروع فرمادیا۔ اس کے بعد اب عرصے سے وہاں بیٹھنے کی بھی ہمت نہیں پڑتی تو بہت دور باب عمر پر مستقل بیٹھنا مقرر ہو گیا ہے۔ اقدام عالیہ کی طرف بیٹھنے کے متعلق وصف شیخؒ میں حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں۔

عاشقانہ می نشیند، سمت اقدام حبیب   مشفقانہ می نوازد، سرورِ پیغمبراں

ترجمہ: (حضرت رحمۃ اللہ علیہ) عاشقانہ انداز میں (تواضع اور عاجزی و تذلل کے ساتھ) حبیب پاک ﷺ کے قدموں کی جانب بیٹھتے ہیں اور سرورِ پیغمبراں (حبیب پاک ﷺ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے قرب خاص اور دیگر مقامات عالیہ سے) مشفقانہ طور پر نوازتے اور سرفراز فرماتے ہیں۔

حضرت کا ہمہ وقت مشغول رہنا اور کوئی لمحہ ضائع نہ کرنا بچپن ہی سے طبیعت ثانیہ بن گئی ہے۔ حضرت نے فرمایا تھا کہ بچپن میں میرے والد صاحب نور اللہ مرقدہ مجھے سنا کر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

ترا ہر سانس نخل موسوی ہے   یہ جزر و مد جواہر کی لڑی ہے

حضرت کی مبارک زندگی اس مشغولی کی شاہد عدل ہے۔

اب حضرت کے خواب کے مطابق ایک بزرگ کا شعر بھی درج کیا جاتا ہے۔

مجھے ان کی یہ ادا بہت پسند ہے کہ وقت ضائع نہیں کرتے

☆......ایک شب میں ایک بزرگ کو بہت طویل مکاشفہ ہوا جس کا ایک حصہ کہ ناظرین کے لئے بھی نصیحت آموز ہے درج کرتا ہوں۔

''مراقب ہوتے ہی یہ محسوس ہوا جیسے دستر خوان لگا ہوا ہے اور سات آٹھ اکابر جلوہ افروز ہیں جن کی شکلیں نہیں دکھائی دے رہیں۔اس حلقہ میں قبر شریف کی جگہ پر قبلہ رخ چار زانوں حضور اکرم ﷺ بھی تشریف فرما ہیں۔موصوف ان کے دائیں طرف کے درمیان ذرا پیچھے کو حضور ﷺ کی طرف جھک کر بیٹھ گیا (پھر آگے طویل حالات میں ان کو چھوڑ کر مقصدی ارشادات نقل کرتا ہوں۔پھر موصوف نے محسوس کیا کہ جیسے حضور ﷺ اس حلقہ سے اٹھ کر چل دیئے اور یہ دیکھا کہ ہم باب الرحمتہ باب عبدالعزیز کے درمیان سے باب عمر کی طرف جارہے ہیں۔حضور اکرم ﷺ آگے آگے، میں پیچھے پیچھے خادمانہ جارہا ہوں، حتیٰ کہ حضرت شیخ کے پاس پہنچ گئے جہاں حضرت شیخ مولوی محمد اسماعیل صاحب کو قرآن شریف سنا رہے تھے (اس وقت تقریباً عربی ایک بجا تھا اور حضرت شیخ کا اس وقت معمول بھی یہی تھا) وہاں پہنچ کر حضور ﷺ کے ہاتھ چوم لئے اور معانقہ کرتے وقت حضرت پر گریہ طاری ہو گیا، معانقہ کے بعد فوراً حضور ﷺ نے اپنے دونوں دست مبارک حضرت شیخ کی داڑھی پر پھیرے، ہاتھ پھیرے جاتے اور بہت ہی ناز سے یہ فرمایا:

''هذا امام عصره و بركة دهره و ابنى البآر''

یہ اپنے دور کے امام اور زمانے کے برکت ہیں اور میرے نیک بخت بیٹے ہیں۔

اور یہ فرما کر کھڑے ہو گئے اور واپس جانے کیلئے مڑ گئے اور میں گویا ساتھ ساتھ چار پانچ قدم چلنے کے بعد مسکراتے ہوئے حضرت کی طرف مڑ کر دیکھا، میں نے بھی دیکھا حضرت نفلوں کی نیت باندھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضور ﷺ نے مجھے فرمایا کہ بس ان کی یہی ادا مجھے پسند ہے کہ وقت ضائع نہیں کرتے ،مطلب یہ ہے کہ وقت ضائع نہیں کیا بلکہ فوراً میرے مڑتے ہی نماز میں مشغول ہو گئے۔پھر قبر پر واپس چلے گئے وہی حلقہ، وہی دستر خوان، وہی کھانا پینا، ایک بزرگ کے مکاشفہ میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ

میرے قریب ہیں میں ان کے قریب ہوں۔

حضور اکرم ﷺ کی حضرت اقدس کے حجرہ میں تشریف آوری

☆.....۴/ رجب ۱۳۹۸ھ بمطابق ۹ جولائی ۱۹۷۸ء بروز جمعہ حضور اکرم ﷺ نے مولانا عبدالحفیظ صاحب سے (مکاشفہ میں) فرمایا کہ زکریا کی خدمت کرتے رہو اس کی خدمت میری ہی خدمت ہے، یہ بھی فرمایا کہ میں اکثر اس کے حجرہ میں جاتا رہتا ہوں۔

رحمت کے خزانہ کی چابی

☆.....۱۶/ رجب ۱۳۹۸ھ بمطابق ۲۵ جون ۱۹۷۸ء بروز اتوار مغرب کے بعد ایک بزرگ نے روضۂ اقدس پر مراقبہ میں دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ نے کنجی کا گچھا دیا جس میں چابیاں تھیں۔فرمایا یہ رحمت کے خزانہ کی چابی ہے۔ شیخ کو پیش کردو۔

روحانیت کی گاڑی تو یہی چلا رہے ہیں

☆.....۲۶/ صفر ۱۳۹۹ھ بمطابق ۲۴ جنوری ۱۹۷۹ء اس شب میں بعد عشاء ایک بزرگ نے اقدام عالیہ میں بیٹھے ہوئے مراقبہ میں دیکھا جیسا کہ حضرت کیلئے حضور اکرم ﷺ سے بار بار دعا کے لئے عرض کرر ہے تھے اور یہ عرض کرر ہے تھے کہ بالکل بے ہوشی ہے، کمزوری ہے تو دیکھا کہ بائیں طرف ایک گھوڑا گاڑی عالی شان بگھی ہے اور حضرت شیخ بہت تندرستی کی حالت میں گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہیں جیسے بگھی چلا رہے ہیں اور حضرت کے سر پر بہت ہی چمکدار سنہری تاج ہے اور چہرے اور تاج سے دور دور تک سنہری شعاعیں پھیل رہی ہیں۔ حضور اکرم ﷺ مسکرا کر موصوف سے فرما رہے ہیں ''دیکھو روحانیت کی گاڑی تو یہی چلا رہے ہیں اور تم بتلاتے ہو کہ..........

حضرت شیخ کا مکاشفہ

☆.....۱۰/صفر ۱۴۰۰ھ آج دوپہر کو حضور اقدس ﷺ مدرسہ علوم شرعیہ کے کمرے میں تشریف

لائے (قیام گاہ حضرت شیخ) اور فرمایا کہ انہیں (شیخ کو) ظہر کی نماز پڑھانے آیا ہوں۔

ہمارے خزانہ کے وارث

☆ ......۲۰/ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ بمطابق ۲۴ فروری ۱۹۸۱ء اس شب میں ایک بزرگ نے اپنا صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد حضرت شیخ کی طرف سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا پھر آپ کے لئے دعا کی درخواست کی۔ دیکھا کہ ایک بڑا سا صندوق ہے جس میں سونے کی بڑی بڑی سلیں رکھی ہیں جو بہت روشن اور چمکدار ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کا خزانہ اعمال ماشاء اللہ تعالیٰ بھرا ہوا ہے۔ پھر تھوڑی دیر میں دیکھا کہ حضور ﷺ کھڑے ہیں اور ان کے ارد گرد مختلف قسم کے پیکٹ رکھے ہوئے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان میں ہمارا سارا سرمایہ ہے اور پھر وہ سارا ڈھیر حضرت کی طرف بڑھا دیا۔ فرمایا اس وقت یہ ہمارے ہر قسم کے خزانہ کے وارث ہیں اور پھر جیسے دعا میں مشغول ہو گئے اور بہت دیر اسی میں مشغول رہے۔

هذا شيخ المشائخ المحبين

☆ ......۲۸/ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ بمطابق ۱۷ نومبر ۱۹۷۹ء شنبہ کی شب میں صلوٰۃ وسلام کے بعد مصلی جنائیز میں ایک بزرگ نے دیکھا کہ حضرت شیخ زید مجدہ حضور اقدس ﷺ کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں اور حضور بہت محبت سے ان کی طرف دیکھ کر فرما رہے ہیں۔ هذا شيخ المشائخ المحبين۔

آج کل اللہ کی مدد ونصرت وقبولیت ان کے ساتھ ہے

☆ ......۲۹/ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ بمطابق ۵ مارچ ۱۹۸۱ء اس شب میں ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کی طرف سے صلوٰۃ وسلام اور دعا کے لئے عرض کیا دیکھا جیسے ایک کشتی سی چل رہی ہے سمندر میں گھوم رہی ہے اور پھر جیسے تھوڑی دیر میں وہ کشتی

جزیرہ سا ہوگئی۔ بہت وسیع حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کی مثال ایسی ہی ہے اور جیسے انبیاء کرام علیہم السلام کے زمانہ میں ہر نبی علیہ السلام کے ساتھ اس کے وقت میں اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت ہوتی تھی اسی طرح آج کل اللہ کی مدد و نصرت وقبولیت ان کے ساتھ ہے۔

حضرت شیخ ہمارے حبیب ہیں!

☆......۲/ رجب ۱۳۹۸ھ بمطابق ۱۴ جون ۱۹۷۸ء بروز بدھ اس شب میں ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ حضرت (حضرت شیخ) بہت فکر مند ہیں کہ کس منہ سے سامنا ہوگا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔" انه حبيبنا من حزب المفلحين الغر المحجلين"۔ پھر تھوڑی دیر بعد دیکھا جیسے حضور ﷺ کے سامنے خوبصورت صندوقچہ ہے اس کے اوپر تہہ کیا ہوا بہت خوبصورت سفید عمامہ ہے جس پر سفید رنگ کی کڑھائی ہوئی ہے جو بہت چمکدار ہے۔ حضور ﷺ بہت پیار سے اس کی تہہ کو کھولتے ہیں اور اوپر ہاتھ پھیرتے جاتے ہیں۔ پھر اس طرح تہہ فرما کر رکھ دیتے ہیں اور مسکرا کر مجھے فرمایا کہ (یہ) ان کے لئے ہم نے تیار کر رکھا ہے۔

ایمان کا نور حکمت کا ہار

☆....../ ۱۶ شعبان ۱۳۹۸ھ بمطابق جولائی ۱۹۷۸ء بروز چہار شنبہ اس شب میں ایک بزرگ نے روضۂ اقدس پر حاضری پر صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت شیخ کی طرف سے بھی صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد کچھ خوف وغیرہ کا ذکر کیا تو حضور اکرم ﷺ نے ایک بہت ہی خوبصورت ہار اپنے دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر حضرت شیخ کے گلے میں ڈالا حضرت شیخ سامنے بیٹھے تھے، پھر مسکرا کر فرمایا:" هذا عقد الايمان والنور والحكمة" اور مسکراتے رہے عشاء کے بعد دو تین دریکے بعد کھولے اور کسی صندوقچی سے ایک مشلح سا (چوغہ) گہرے بادامی رنگ کا نکالا جس کے بازو بھی ہیں اور حضرت شیخ کو پہنایا اور فرمایا: وهذا ستر العافيه۔

معاون خادم اور محبوب

☆...... ۲۸ جمادی الاولی ۳۰ اپریل اس شب میں ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد دیکھا کہ جیسے روضہ شریف کی جگہ ایک لمبی قطار میں بہت سے لوگ بیٹھے ہیں ان کو ایک دو خادم کھانا کھلا رہے ہیں، بعد میں معلوم ہوا یہ درویشوں کی جماعت ہے۔ تھوڑی دیر اس جگہ جیسے کوئی حجرہ ہے اس میں حضور ﷺ کسی کام میں مشغول ہیں اور حضرت ان کی کچھ مدد کر رہے ہیں اور بالکل خادمانہ انداز سے حالانکہ حضرت کی داڑھی اس طرح سفید ہے اور حضور ﷺ کی کالی مگر لگ بھی حضرت خادم رہے ہیں اور حضور ﷺ مخدوم، پھر جیسے اس کام سے فراغت ہوگئی اور کھانے کیلئے کچھ آنے لگا تو حضرت نے جلدی سے کچھ پکڑ کر حضور اکرم ﷺ کی طرف بڑھایا پھر حضرت کو حضور اکرم ﷺ نے اپنے پاس بٹھالیا اور بہت محبت سے حضرت کی طرف دیکھ کر فرمایا یہ میرا معاون بھی ہے خادم بھی اور محبوب بھی۔

حضور ﷺ کی بھائی ابوالحسن صدیقی کو دعا (خادم خاص حضرت شیخ)

☆...... حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ عزیز عبدالحفیظ جدہ میرے ساتھ آیا تھا دو تین دن کے بعد بیروت چلا گیا۔ بیروت سے واپسی پر چند روز کے لئے آیا، روزانہ بہت تفصیلی واقعات سنتا رہا جن کو یہ ناکارہ اپنی نااہلیت کی وجہ سے نقل سے بھی ڈرتا ہے۔ منجملہ ان کے یہ کہ تو (حضرت شیخ) بیٹھا ہوا ہے اور حضور اکرم ﷺ کی طرف سے کچھ عطا یا ہو رہے ہیں اور تو کھا رہا ہے۔ اسی دوران میں ابوالحسن تجھے کوئی دوا پلانے کے لئے آیا اور تجھے وہ دوا دی تو نے پی لی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کی طرف (ابوالحسن کی طرف) اشارہ کر کے فرمایا: اکرمک اللہ کما اکرمتنی بکرمک ھذا ھذا میری طرف اشارہ تھا۔ اللہ جل شانہ، عبدالحفیظ کو بہت بلند درجے عطا فرمائے کہ اس کی برکت سے مبشرات بہت سننے میں آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس روسیاہ کو اس قابل بنائے۔

یہ تو کریم ابن کریم ہے

☆......اس شب میں عزیز عبدالحفیظ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد دعائے صحت وعافیت کے لئے عرض کیا تو دیکھا جیسے حضور ﷺ کے سامنے ایک بڑا طباق ہے اس میں کوئی میٹھی چیز ہے۔ سوجی کے حلوے کی طرف مختلف لوگوں کو ایک ایک چمچہ دے رہے ہیں تھوڑی دیر میں حضرت بھی سامنے آ گئے۔ حضور ﷺ نے پہلے تو چمچہ سا دیا پھر خادم سے فرمایا کہ سارا طباق انہیں دے دو اور جب خادم نے ذرا تردّد کیا تو پھر فرمایا کہ سارا دے دو یہ تو کریم ابن کریم ہیں۔

ہمارے گلدستے کے سب سے بڑا اور سب سے خوشبودار پھول

☆......۲۳/ صفر ۱۴۰۱ھ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۰ء اس شب میں مغرب کے بعد صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد حضرت کی طرف سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور صحت کے لئے درخواست کی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کے لئے تو ہم خود دعا کرتے ہیں ان کو یاد دلانے کی ضرورت نہیں، پھر جیسے دعا وغیرہ میں مشغول ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد دیکھا جیسے حضور اکرم ﷺ کے دائیں طرف ایک گلدستہ ہے جس میں دس بارہ پھول قسم قسم کے ہیں ایک پھول ان میں سے ذرا بڑا اور ابھرا ہوا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس بڑے پھول کی طرف گویا اشارہ کر کے فرمایا یہ تو (حضرت شیخ) ہمارے گلدستہ کے سب سے بڑے اور سب سے زیادہ خوشبودار پھول ہیں۔

اصل رسوخ علم مطلوب ہے

☆......۲۶/ جمادی الاول ۱۴۰۱ھ بمطابق یکم اپریل ۱۹۸۱ء اس شب میں مولانا عبدالحفیظ صاحب نے مدرسہ مظاہر علوم کے دوروں (بسلسلہ چندہ مدرسہ) کی کامیابی و قبولیت و برکت کے لئے دعا کی۔ دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ کسی دروازے کے اوپر لکھے ہوئے پر دست مبارک پھیر رہے ہیں اور اس پر دباؤ ڈال کر مضبوط بھی کر رہے ہیں۔ بعد

میں واضح ہوا کہ کچھ اور الفاظ کے علاوہ [illegible] علوم بھی لکھا ہے جیسے تختی ہو اور وہ مسجد مدرسہ قدیم کا بیرونی دروازہ ہے پھر حضور ﷺ جیسے مدرسہ قدیم کی عمارت میں تشریف لے گئے اس طرح پھر دار الطلبہ قدیم و جدید تشریف لے گئے بعض طلباء کو دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار فرمایا پھر فرمایا کہ سرپرستان محبتین مظاہر کو چاہئے کہ خوب دعا کریں حفاظت و ترقی کے لئے اصل رسوخ علم مطلوب ہے۔ اساتذہ وطلبہ کو چاہئے کہ اخلاص اور انہماک فی العلم کا اہتمام کریں۔ (مظاہر کے لئے دورے کے بعد معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی توجہ عالیہ سے غیر معمولی کامیابی ہوئی)۔

مبشرات نمبر۲:

حضرت شیخ زید مجدہٗ کا ایک اہم خواب

☆ ......حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھے زیارت ہوئی اور حضرت گنگوہی نور اللہ مرقدہٗ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ''زکریا'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کا اشتیاق بہت ہو رہا ہے لیکن میرا جی یُوں چاہے ہے کہ کچھ اور اس سے کام لے لیا جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اس کو یہاں آنے کا اشتیاق تو بہت ہے مگر میرا بھی یونہی جی چاہے ہے کہ اس سے کچھ اور کام لیا جائے۔

اس خواب کے بعد میں بہت حیرت میں پڑ گیا کہ میں کسی کام کا نہیں۔ ساری عمر یونہیں بیکار ضائع کی اَب کیا کام کریُوں گا اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کا اشتیاق میں کیا کروں میرا منہ حاضری کے ہے ہی نہیں مگر کچھ دنوں کے بعد چچا جان کا واقعہ یاد آیا وہ یہ کہ جب چچا جان (حضرت مولانا محمد الیاس صاحب دھلوی رحمۃ اللہ علیہ) مدینہ رہ آئے تو ان کا ارادہ یہاں ٹھہر جانے کا ہوا۔ روضۂ اقدس سے اشارہ ہوا کہ ھندوستان جاؤ تم سے کام لینا ہے۔ چچا جان نے فرمایا کہ میں بہت دن تک پریشان رہا کہ بولنا مجھے نہیں آتا تقریر مجھے نہیں آتی میں ضعیف کیا کام کروں گا کچھ دنوں کے بعد حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی مولانا سید احمد صاحب نے جب انھیں پریشان دیکھا

تو کہا کہ اس میں پریشانی کی کیا بات ہے یہ تو نہیں کیا گیا کہ تم کام کرو بلکہ کہا گیا کہ تم سے کام لیا جائے گا۔ لینے والا خود لے گا اس کے بعد چچا جان کو اطمینان ہوا۔ ہندوستان واپس آکر تبلیغی کام شروع ہوا اور ماشاء اللہ خوب چلا میں نے بھی سوچا کہ یوں نہیں کہا کہ تو کر بلکہ یوں کہا کہ کام لیا جائے میں سوچتا ہی رہا کچھ دنوں کے بعد خیال ہوا کہ ذکر و شغل کی لائن بالکل ٹوٹ گئی ہے۔ ہندوستان پاکستان کی اکثر خانقاہیں برباد ہوگئی ہیں۔ اسی واسطے شاید حضرت گنگوہی [illegible] اللہ علیہ کی بھی یہی منشا ہو کہ ذکر و شغل ان کی خانقاہ کا اہم مشغلہ تھا اور جب [illegible] کی آنکھیں جاتی رہیں تو تعلیم کے لیے بھی ذکر و شغل نے لے لی تھی، اس لیے مجھے ذکر و شغل کا اہتمام ہوگیا اور اسی بنا پر اپنے معمولات اور معذوری کے باوجود لندن، پاکستان جہاں جہاں بھی خانقاہ قائم کرنے کا وعدہ ہو جس حال میں بھی ہوں پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اللہ کرے کہ یہ کام اللہ کے فضل سے کچھ چل جائے۔ اور یہی مراد حضرت کی بھی ہو تو کچھ سرخروئی ہو جائے۔" انتہی مرتب کرتا ہے کہ اس کام کے لیے حضرت شیخ مدظلہ کی نقل وحرکت کسی کے اصرار یا اپنی مرضی سے نہیں ہوتی بلکہ استخاروں کے بعد روضۂ اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اجازت کے اشارہ پر مدار ہوتا ہے جو کہ آئندہ اوراق میں اسفار سے متعلق مکاشفات کے مطالعہ سے ظاہر ہوگا اس بارے میں حضرت اقدس مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ چند اشعار ان کی تصنیف "وضع شیخ" سے نقل کرتا ہوں۔

کمالِ اطاعت اور فنافی الرسول ﷺ ہونا

☆ ...... کرد اوقات عزیزش بر اشارت منقسم (گاہ او در طیبہ آید گاہ در ہندوستان)

ترجمہ: حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اوقات عزیز کو اشارۂ محبوب ﷺ پر تقسیم فرما دیا، کبھی (شوق زیارت میں) طیبہ (مدینہ طیبہ زادھا اللہ شرفا و کرامۃً) پہنچتے ہیں اور کبھی طالبین و سالکین اور عام بندگان خدا کے افادہ اور رہبری و رہنمائی کی خاطر ہندوستان تشریف لاتے ہیں۔

بے اجازت نقل وحرکت وصل وہجرت ہیچ نیست　　　شد فنا قصدش بہ قصد سید پیغمبراں

ترجمہ: محبوب رب العالمین ﷺ کی اجازت کے بغیر نقل وحرکت وصل وہجرت کچھ نہیں۔

تشریح: یعنی حضرت زید مجدہٗ آنحضرت ﷺ کی اجازت کے بغیر کوئی کام نہیں فرماتے حتیٰ کہ کوئی نقل وحرکت خود مدینہ طیبہ (زادھا اللہ شرفاً کرامۃً) کی حاضری اور وہاں سے واپسی کچھ بھی بلا اجازت نہیں فرماتے اس کی وجہ دوسرے مصرعہ میں بیان فرماتے ہیں: ع

شد فنا قصدش بہ قصد سید پیغمبراں

ترجمہ: حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ کا قصد (ارادہ) سید پیغمبراں ﷺ کے قصد میں فنا ہو گیا۔

تشریح: جب اپنا ارادہ فنا ہو گیا تو جو کچھ بھی فرماتے ہیں، آنحضرت ﷺ کے ارادہ کے مطابق ہی ہوتا ہے بقول شاعر: ؎

خواہش قربان کردے سب رضائے دوست پر　　　پھر میں دیکھوں دل کا جی چاہا کیوں نہ ہو!

شیخ نور اللہ مرقدہ کا فیض عام

خانقاہ و مدرسہ قائم نمودہ جابجا　　　تربیت کردہ فرستد کارواں درکارواں

ترجمہ: جگہ جگہ خانقاہ ومدرسہ قائم فرمائے اور تربیت فرما کر قافلے کے قافلے بھیجتے ہیں۔

مکہ، طیبہ، پاک، افریقہ رسیدہ فیض او　　　ساخت مرکز مورسش، رنگون، لندن، انڈماں

ترجمہ: مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ (زادھا اللہ شرفاً وکرامۃً) پاکستان افریقہ (اور دوسرے ملکوں میں) حضرت کا فیض پہنچا ہے اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مورسش، رنگون، لندن، انڈمان (جیسے مقامات کو جو علم دین سے بالکل خالی تھے، دین وسنت کی اشاعت کے لئے) مرکز بنایا ہے۔

تشریح: کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء وخدام ان مقامات پر خدمت دین میں مشغول ہیں جن کی وجہ سے بڑے بڑے مدارس ان مقامات پر قائم ہو گئے اور بڑا فیض پہنچ رہا ہے، اب مندرجہ بالا کے متعلق مکاشفات درج کرتا ہوں۔

رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ کیلئے سفر ہند کی اجازت کا نہ ملنا

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کوخواب، رمضان المبارک مدینہ میں کرنا

☆......۲۳/ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ ۱۱ مئی ۱۹۷۷ء بروز بدھ رات حضرت نے خواب دیکھا کہ کوئی ڈرافٹ آیا اس پر انعام کریم لکھا ہوا تھا۔ حضرت نے اس کو اوپر (اوپر کے کمرے میں مولانا انعام کریم رہتے تھے) مولانا انعام کریم کے پاس بھیج دیا۔ مولوی انعام کریم نے اسے واپس کر دیا کہ یہ تمہارا (حضرت کا) ہی ہے نام اگرچہ میرا ہے مگر ہے آپ کا۔ میرے پاس براہ راست خط آچکا اور یہ پیام بھیجا جس کے بعینہ الفاظ تو یاد نہیں کہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان مدینہ میں کرنا۔

الہند بعید

☆......۲۹/ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ مغرب کے بعد ایک بزرگ نے حضرت شیخ کے لئے ہند جانے کی اجازت مانگی۔ ہر دفعہ ارشاد ہوا "الھند بعید، الھند بعید" گویا اشارہ فرمایا کہ وہ مسجد تک تو آ نہیں سکتا ہندوستان کے لئے کیسے جائے گا۔ میں نے سفر ہند کے التوا کا مژدہ سنایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے قریب ہیں میں اس کے قریب ہوں۔

سید الکونین ﷺ کی نیابت اور وراثت

☆......۲۱/ صفر ۱۴۰۱ھ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء اس شب میں عشاء کے بعد ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کی طرف سے صلوٰۃ وسلام اور یہ عرض کیا کہ جیسے آپ ﷺ نے یہاں بلالیا ہے آخرت میں بھی شفاعت میں نہ بھولیے اس پر حضور ﷺ نے فرمایا وہ ان میں سے نہیں ہیں جس کو ان کے بارے میں کہنا پڑے اس کے لئے تو میں خود ہمیشہ ہر شر سے حفاظت کی دعا کرتا ہوں۔ پھر دیکھا جیسے ساری دنیا پر حضور ﷺ کی نورانیت پھیل گئی ہے۔ یہ مشاہدہ ہونے لگا کہ اس دنیا پر حضور ﷺ کی حکومت ہے اور وہ احادیث و

مضامین ذہن میں آنے لگے جن میں یہ ہے کہ جو چیز حضور ﷺ کے طریقہ پر نہ ہوگی وہ مردود ہے۔ بہت دیر تک اس کا مشاہدہ ہوتا رہا پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہی تو ہمارے نائب و وارث اس حکومت کرنے میں ہیں۔ پھر فرمایا کہ ماشاء اللہ تعالیٰ جس پاک اور صاف طریقہ سے یہ کام کررہے ہیں اس سے دل خوش ہوتا ہے اور جہاں جہاں یہ جاتے ہیں اس کے اثرات لوگ نہیں جانتے، بعد میں ظاہر ہوں گے۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے مردہ زمین پر ہل چلایا جائے تو جو آدمی ہل کی حقیقت کو نہیں جانتا وہ یہ نہیں سمجھ سکتا کہ اس سے کیا فائدہ ہوگا، پھر دیکھا کہ روضہ شریف پر کچھ پک رہا ہے اور ارد گرد حضور اکرم ﷺ اور شیخ کے علاوہ اور لوگ بھی بیٹھے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس دعوت کا انتظام انہیں (حضرت کی) کی آمد کی وجہ سے کیا ہے۔

رمضان ہندوستان وسفر لندن کی تحریک اور حالات

☆......حضرت کے محبّ ومحبوب اور خلیفہ خاص مولانا محترم یوسف متالا نے حضرت کے حکم سے لندن میں ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی۔ حضرت کی دعا وتوجہ سے کمال سرعت سے اس کو ترقی ہوئی کہ آج دار العلوم بن گیا۔ آج کل مدارس تبلیغ اور دینی کاموں میں ذکر وشغل کا جوڑ اور خانقاہی تعلق جو کہ ان کاموں کی روح ہے اس پر حضرت اقدس کی بہت توجہ ہے۔ مولانا متالا صاحب نے اس مقصد کیلئے حضرت شیخ کو لندن کی دعوت دی کہ حضرت کے وہاں تشریف لے جانے سے اس لائن میں ترقی ہوگی۔ لندن کے طویل سفر کیلئے حضرت کے حالات بے حد نامساعد تھے اپنے حجرہ سے حرم شریف تک جانا مشکل تھا امراض اور شدید ضعف کا خصوصیت سے ان دنوں غلبہ تھا، اسی حالت میں حضرت نے متالا صاحب سے فرمایا کہ روضۂ اقدس پر عرض کرو اور وہاں سے منظوری کا اشارہ ہو جائے تو میں چلوں گا۔ اس سفر کے خیال پر حضرت کے تمام خدام اور جن حضرات سے حضرت سنت کے مطابق مشورہ بھی طلب کرلیا کرتے ہیں تقریباً سب ہی نے حضرت کی نازک بلکہ خطرناک حالت کے پیش نظر سفر کی شدید مخالفت کی مگر روضۂ اقدس سے اشارہ پاتے ہی حضرت نے عزم فرمالیا۔ ادھر صحت بھی اچھا ہونا شروع ہوگئی۔ چنانچہ سفر بہت

ہی راحت وعافیت کے ساتھ پورا ہوا اور وہاں کئی مدارس، خانقاہیں اور مساجد کی بنیاد پڑنا سنا گیا۔ ہزاروں بیعت ہوئے، سینکڑوں نے ذکر و شغل شروع کیا اور دیگر خصوصی انعامات کا ظہور ہوا جس کی تفصیل لندن کے اخبارات اور ہندو پاک کے مجلات میں شائع بھی ہوئی یہاں صرف مکاشفات بسلسلۂ لندن کی تمہید کے طور پر مختصر لکھا گیا۔

سفرِ لندن کے مبشرات:

میں تو ساتھ ہی ہوں

☆......۷/رجب ۱۳۹۹ھ ۲ جون ۱۹۷۹ء اس شب میں ایک بزرگ نے روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت شیخ کی طرف سے سفرِ لندن و ہند کی اجازت اور دعا کے لئے عرض کیا تو دیکھا جیسے کسی بڑے ورق پر لکھا ہوا ہے: ''لئن شکرتم لازیدنکم'' پھر جیسے حضور ﷺ کے ہاتھ میں دو ورق ہیں جنہیں حضور ﷺ الٹ پلٹ کر دیکھ رہے ہیں اندازہ ہوا کہ مسافرین کی فہرست ہے پھر دیکھا جیسے حضور ﷺ اور سات آٹھ آدمی اور ہیں۔ سب قرآن خوانی میں مشغول ہیں۔ پھر موصوف نے دعاء اور حضرت کے سفر کی صراحت کے ساتھ اجازت کے لئے عرض کیا تو یہ منظر ختم ہو گیا اور جیسے حضور ﷺ تنہا ہیں بہت خوبصورت لکیر دار جبہ زیب تن اور سر پر سنہرہ عمامہ ہے جو بہت خوبصورت ہے۔ حضور ﷺ کا قد بھی جیسے بہت بڑا ہو گیا اور گویا مدینہ منورہ سے لے کر مکہ مکرمہ تک ایک ایسا راستہ بن گیا پھر مکہ معظّمہ سے لندن تک ہاتھ مارا اور پھر خود بھی وہاں تک چلے گئے اور وہاں تک راستہ سا بن گیا اور وہاں جا کر دار العلوم میں کھڑے ہو کر اس کا معائنہ فرمانے لگے اور اس کی تصویر یا نقشہ ہاتھ میں ہے اور دعا فرمائی:

اللهم اجعله مركز الخير واعل به كلمتك واظهر به الحق.

غالباً مدرسہ کو یہ دعا فرمائی پھر وہیں کھڑے کھڑے وہاں سے لے کر سہانپور تک نظر دوڑائی اور فرمایا کہ تو خیر ہی خیر ہے۔ سفر کے بارے میں دعا کے لئے بھی عرض کیا فرمایا ''میں تو ساتھ ہی ہوں'' اور پھر عشاء کے بعد دوبارہ عرض کیا تو اسی طرح اس ہیبت میں مکہ مکرمہ تک ہاتھ مارا اور راستہ صاف ہو گیا، پھر مکہ مکرمہ سے لندن تک حضور ﷺ خود

تشریف لے گئے۔ راستے میں جیسے دو شرورتے (جو موصوف پر ظاہر نہ ہوسکے کیا تھے) سر اٹھایا حضور ﷺ نے ایک کے سر پر پاؤں مارا اور دوسرے کے سر پر دوسرا پاؤں جس سے دونوں اسی لمحہ بالکل ختم ہو گئے، پھر جیسے انگلینڈ میں ہیں وہاں بہت لمبی چوڑی گندگی کی لوہے کی بہت بڑی ٹینکی مدفون ہے حضور ﷺ نے بہت زور لگا کر اسے نکالنا چاہا مگر وہ بہت گہری تھی حضور ﷺ کے زور لگانے سے اس کے کئی ٹکڑے ہو گئے۔ حضور ﷺ نے ان ٹکڑوں کو اٹھا کر باہر دور پھینک دیا اور فرمایا کہ ایسی کئی گندگیاں دور کرنی ہیں، قوت و ہمت کی ضرورت ہے، پھر فرمایا یہ سفر انشاء اللہ فیصلہ کن ہوگا، پھر فرمایا یہاں بہت فتنے اور شرور سر اٹھا رہے ہیں انشاء اللہ علم و یقین کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوگا۔ جس میں قوت و ہمت کی ضرورت ہے (اسے بار بار فرمایا) موصوف کے ذہن میں اس وقت یہ بات آئی کہ حضرت کے ساتھیوں کو اس پر بہت اہتمام سے توجہ دینی چاہئے کہ لندن کے سفر سے کوئی دنیا یا سیر و تفریح وغیرہ ابتداء اور سفر کے دوران ذہن میں نہیں آنا چاہئے بلکہ خالص اللہ تعالیٰ کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے دین ہی کو پوری قوت اور ہمت کے ساتھ مقصد بنانا چاہئے۔

جہاد کی نیت سے سفر کریں اور ہزار بار روزانہ درود شریف کا اہتمام کریں

☆......رجب ۱۳۹۹ھ ۶ جون ۱۹۷۹ء کی شام کو بعد نماز عشاء ایک بزرگ نے صلوٰۃ و سلام عرض کیا ہی تھا کہ دیکھا حضور ﷺ بہت جوش میں ہیں اور جیسے قتال کا لباس پہنا ہوا ہے اور ہاتھ میں جھنڈا لئے ہوئے ہیں اور موصوف سے کہا کہ حضرت سے کہنا جہاد کی نیت سے سفر کریں پھر آہستہ سے کہا جہاد کے لئے قتال بالسیف ضروری نہیں ہے ویسے بھی ہوتا ہے پھر فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ غلبہ حق ہی کا ہوگا۔

☆...... ۷/ جون کو بعد عشاء صلوٰۃ و سلام حضرت کی طرف سے عرض کرنے اور سفر و حضر کے لئے دعائے خیر کے لئے عرض کیا۔ حضور ﷺ کے سامنے بہت سی رکابیاں بڑی بڑی اوپر تلے پڑی ہوئی تھیں، کچھ جا رہی تھیں اور کچھ آ رہی تھیں۔ حضور اکرم ﷺ پرسکون

انداز سے تشریف فرما تھے بار بار موصوف کی دعا کے لئے درخواست پر اہتمام سے فرمارہے تھے کہ گویا اس کی کیا ضرورت ہے میں تو ہوں ہی ساتھ، پھر فرمایا کہ ایک ہزار بار روزانہ درود شریف کا اہتمام کیا کرو۔

☆ ......۸/ جون کو بعد نماز عشاء صلوٰۃ وسلام کے بعد دعاء کے لئے عرض کیا تو حضور ﷺ کے سامنے جیسے آگ بجھانے والی موٹریں ہیں حضور ﷺ نے فرمایا یہ سفر ایسا ہی ہے آگ بجھانے جارہے ہیں راستہ میں مکہ مکرمہ بھی آئے گا تو اصل مقصد یاد رکھنا اور وہاں بھی اسی کے لئے خوب دعا کرنا حضرت سے کہیں۔

☆ ......۱۳/ جون کو قبل عشاء صلوٰۃ وسلام کے بعد دعا کیلئے عرض کیا تو جیسے قبر شریف سے لے کر دور تک دوگز چوڑی تہ درتہ سڑک سی بنی ہوئی ہے حد نظر تک جس سے میں سمجھا کہ اوپر کی تہہ کھیر کی ہے سفید رنگ کی۔ اس کے نیچے بادامی رنگ کی کوئی اور غذا ہے اس کے نیچے پھر سفید رنگ کی تھوڑی دیر میں یہ منظر ختم ہوگیا۔ پھر دیکھا جیسے حضور ﷺ تنہائی میں اپنے خاص کمرہ میں ہیں اور ایک دو خاص خدام کچھ سامان کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ بھی تیار کررہے ہو ہم بھی تیاریاں کررہے ہیں پھر عشاء کے بعد دیکھا کہ جیسے حضور ﷺ کی جگہ سے جیسے شعائیں نکل رہی ہیں جو مغرب، مشرق، شمال، جنوب مختلف سمتوں میں یہاں سے پھوٹ کر جارہی ہیں۔ اس میں یہ بھی دیکھا ایک شعاع کی لڑی ایک ہی سمت میں لگاتار مسلسل مغرب کی طرف جارہی ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم دعا کہتے ہو میں تو مستقل ادھر ہی متوجہ ہوں۔

☆ ......۱۴/ جون کو بعد عشاء صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کے سفر کے لئے دعا کو عرض کیا تو تھوڑی دیر میں دیکھا جیسے حضور ﷺ اپنی جگہ پر تشریف فرما ہیں اور سامنے ایک گیٹ سنہرہ اور بلند بن گیا اور اس کے بعد لگاتار گیٹ بنتے چلے گئے جو سنہری بہت خوبصورت اور اس کے نیچے سفید رنگ کی سڑک ہے، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بظاہر تو اس سفر میں تم لوگ مدینہ سے باہر جارہے ہو گویا تم جنت میں جارہے ہو یا جنت کا راستہ بنارہے ہو اور فرمایا کہ توجہ الی اللہ اصل ہے اس کا اہتمام خوب ہونا چاہئے پھر تھوڑی دیر میں یہ منظر ختم

ہوگیا اور حضور ﷺ نے فرمایا کثرت سے درود پڑھو۔ میں نے کثرت سے درود پڑھنا شروع کیا جس پر دیکھا کوئی راستہ ہے وہ درود شریف پڑھنے سے کشادہ ہوتا جاتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا درود سے راستے کشادہ ہوتے ہیں۔

☆......۱۵/ جون کو قبل عشاء صلوٰۃ وسلام کے بعد پورے سفر کی خیریت اور قبولیت اور خیر و عافیت واپسی کے لئے دعا کی درخواست کی کہ اب تو کل روانگی ہے تو حضور ﷺ تھوڑی دیر چپ رہے پھر جیسے حجابات اٹھے اور مختلف جگہوں پر مکہ معظمہ، انگلینڈ، ہندوستان وغیرہ پر پُر انوار نظر پڑے اور اوپر آسمان پر بھی جیسے ہنگامہ سا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس سفر کا تو آسمانوں پر بھی شور ہے۔ بس مخلوق پہ رحمت کی نظر اور رحم کھا کر ہدایت کی کوشش و دعاء ہوتی چاہئے۔

مبشّرات فیصل آباد پاکستان دل میں

(حضرت کے دل میں) تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے آیا ہے

☆......۱۰/ جمادی الاول ۱۴۰۱ھ ۲۷ مارچ ۱۹۸۰ء آج بعد عشاء ایک بزرگ نے روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کی صحت اور رمضان شریف کے بارے میں جہاں خیر ہو وہاں کے لئے دعا اور توجہ کے لئے عرض کیا۔ حضور ﷺ نے سکوت فرمایا تھوڑی دیر میں موصوف نے پھر عرض کیا اور یہ بھی کہ ان کے (حضرت شیخ) دل میں پاکستان آرہا ہے تو حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ دل میں تو اللہ ہی کی طرف سے آرہا ہے، موصوف نے عرض کیا کہ حضرت آپ کی طرف سے بھی کچھ چاہئے تو حضور ﷺ نے جیسی دعا فرمانی شروع کردی کافی دیر تک متوجہ رہے اور پھر فرمایا: رحلة الخير الكثير الى باكستان انشاء الله اس عبارت کو دو تین بار بہت سنجیدگی سے فرمایا۔ پھر جیسے فیصل آباد کا دار العلوم سامنے نظر آیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ ٹکڑا تو رمضان میں انشاء اللہ ریاض الجنۃ بن ہی جائے گا گویا ذکر کثیر کی طرف اشارہ فرمایا اللہ تعالیٰ مفتی کو (مفتی زین العابدین صاحب) کو جزائے خیر دے کر بہت اہتمام فرما رہے ہیں حضرت کی صحت کے

لئے عرض کرنے پر فرمایا" انه ابنی و حبیبی و انا به حبی "اور پھر بہت دیر تک دعا فرماتے رہے۔

ماشاء اللہ یہ تو نور کا بہت بڑا خزانہ ہے

☆ ......۱۴/ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ بمطابق یکم مارچ ۱۹۸۰ء شب میں بعد عشاء ایک بزرگ نے روضۂ اطہر پر صلوٰۃ وسلام کے بعد صحت وعافیت کی دعا کے لئے عرض کیا اور خاص طور پر رمضان المبارک کے لئے دعا کی درخواست کی کہ جہاں خیر ہو وہاں کے لئے تَیَسُّرْ کی (آسانی کی) دعا فرمائیں اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کیا کہ حضرت یوں فرماتے ہیں ان کا دل فیصل آباد میں کرنے کو چاہ رہا ہے۔ اس پر حضور ﷺ نے تھوڑی دیر کے لئے سکوت فرمایا جیسے کچھ سوچ رہے ہیں۔ پھر اچانک دیکھا جیسے سامنے مفتی زین العابدین صاحب کے مدرسے ومسجد کا احاطہ ہے۔ مگر ایک چیز یہ نوٹ کی کہ دیواروں کے ساتھ ساتھ یکے بعد دیگرے چھوٹے چھوٹے درختوں کے پودے لگے ہوئے ہیں۔ حضور ﷺ تھوڑی دیر کے لئے اس منظر کا معائنہ فرماتے رہے۔ تھوڑی دیر میں ایک دوسرا منظر سامنے آیا جیسے ایک بہت بڑی مکعب صورت میں نورانی شکل کی ٹینکی سی ہے۔ موصوف کی ذہن میں آیا کہ گویا یہ حضرت کی شبیہ ہے۔ حضور ﷺ اس نورانی شکل کی طرف بہت خوشی سے سنجیدگی سے دیکھ کر بار بار فرما رہے ہیں کہ ماشاء اللہ یہ تو نور کا بہت بڑا خزانہ ہے اگر فیصل آباد میں رمضان ہو جائے تو سارے علاقہ کے لئے بہت خیر کا ذریعہ بنے یا سبب بنے ان الفاظ کو دو تین بار فرمایا اور یہ منظر کافی دیر تک سامنے رہا اور حضور ﷺ بغور وسنجیدگی سے اس کو دیکھتے رہے۔

مبشرات نمبر ۳۔

ان کی طرف تو میں بذاتِ خود متوجہ رہتا ہوں

☆ ......۱۷/ جمادی الثانی ۲ مئی ۱۹۸۰ء اس شب میں ایک بزرگ نے روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام کے بعد دعا کے لئے اور حضرت کی صحت وعافیت اور سفر میں قبولیت وسہولت

کے لئے دعا کوعرض کیا تو حضور ﷺ تھوڑی دیر ایسے ہی چپ رہے پھر تھوڑی دیر بعد دیکھا جیسے حضور ﷺ کے سامنے روشن موم بتیاں تقریباً دس پندرہ مدور شکل میں ہیں۔ حضور ﷺ نے توجہ سے انہیں گھمایا جس سے ان کے انوارات پوری مسجد میں گویا پھیل گئے اور اس پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اب جو قلوب اس طرف متوجہ ہوں گے وہ مستفید ہوں گے پھر فرمایا کہ ایک استفادہ تو ہر آنے والے کو ہوتا ہے اور ایک خصوصی فیض جو خاص طور سے متوجہ ہونے والوں کو ہوتا ہے جو یہ تھا۔ موصوف نے باادب عرض کیا حضرت کے بارے میں تو فرمایا (ذرامسکرا کر) کہ ان کی طرف تو میں بذات خود متوجہ رہتا ہوں (گویا وہ متوجہ ہو یا نہ ہو)

انشاءاللہ میں بھی اپنے عصا کے ساتھ وہاں موجود رہوں گا

☆......۲۳/رجب ۱۴۰۰ھ ۵ جون ۱۹۸۰ء بعد عشاء عزیز عبدالحفیظ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد میری (حضرت شیخ) طرف سے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ یہاں حرمین کا رمضان چھوڑ کر پاکستان (فیصل آباد) اس لئے جارہا ہوں کہ وہاں لوگوں کو اللہ اور اس کے حبیب کا نام لینا آجائے اور اس کے لئے دعا فرمائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس سے بڑھ کر کونسا کام ہوسکتا ہے پھر فرمایا کہ حرمین کا ثواب انشاءاللہ کہیں گیا نہیں، پھر بہت دیر تک دعا فرماتے رہے اس کے بعد بہت وقار سے فرمایا کہ ہمیں تو فیصل آباد کا خود بھی اہتمام ہے انشاءاللہ میں بھی اپنے عصا کے ساتھ وہاں موجود رہوں گا۔

میں تو ساتھ ہی ہوں انشاءاللہ تعالیٰ

☆......۱۷/شعبان المعظم ۱۴۰۰ھ ۳۰ جون ۱۹۸۰ء بعد ظہر ایک بزرگ نے روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور حضرت کی طرف سے اس سفر کے بارے میں عرض کیا کہ بہت سہم سوار ہے جس کے لئے خیریت کی دعا فرمائیں تو دیکھا جیسے ایک بڑی سی گٹھڑی ہے جس میں مختلف قسم کا سامان ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہم تو اپنا سامان سفر باندھ چکے پھر دعا کے لئے عرض کیا تو فرمایا کہ میں تو ساتھ ہی ہوں انشاءاللہ تعالیٰ۔

سفرافریقہ کی تحریک

☆.....لندن اور پاکستان کے سفروں کے بعد جنوبی افریقہ کے خدام کا تقاضا بھی ہوا کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک رمضان وہاں گزرے یہ بھی حسب دستور اجازت ملنے پر طے ہو گیا۔ انشاء اللہ حسب بشارت یہ سفر بھی کامیاب ہوگا۔

مبشّرات متعلقہ سفرافریقہ

ان کی مثال بادل کی سی ہے

☆.....۲۷/صفر ۱۴۰۱ھ ۳جنوری ۱۹۸۱ء اس شب میں بعد عشاء ایک بزرگ نے صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کے بعد حضرت کی طرف سے بھی صلوٰۃ وسلام کے بعد اور حضر وسفر میں صحت و عافیت اور رمضان شریف بخیر و عافیت گزرنے کے لئے دعا کی گزارش کی۔ حضور ﷺ پہلے تو ذرا مسکرائے پھر دعا فرمائی۔ تھوڑی دیر بعد اسے لگا جیسی دنیا کا نقشہ سامنے ہے مدینہ منورہ سے لے کر افریقہ تک نگاہ دوڑائی جیسے محسوس فرمایا کہ بیچ میں کہیں کوئی اٹک سی ہے اس جگہ ہاتھ سے ٹولا تو ایک بہت بڑا چکی کا پاٹ سا تھا جولوہے کا وزنی اور زمین کے اندر کافی گہرائی میں دھنسا ہوا تھا۔ حضور ﷺ نے زور لگا کر اکھاڑا جس سے وہ اکھڑ گیا اور باہر آ گیا۔ پھر حضور ﷺ نے زور لگا کر اس کو دھکیلا اور سمندر میں پھینک دیا اور پھر جس جگہ سے نکالا تھا وہاں سے چونکہ گھڑا سا بن گیا تھا اس لئے اس کو اپنے دست مبارک سے ادھر ادھر کی مٹی سے پر کیا اور وہ فوراً ہی پر ہو گیا۔ پھر اس پر ہاتھ پھیر کر زمین کی سطح کی افق پر برابر کر دیا۔ اس سے فارغ ہو کر فرمایا ان کی (حضرت شیخ) مثال بادل کی سی ہے کہ یہ انبیاء کے وارث ہیں اس میں سے جو پانی برستا ہے وہ خیر و رحمت ہی ہوتا ہے مگر اس سے فائدہ وہی زمین اٹھاتی ہے جو نرم ہو اور بنجر و سخت زمین کو اس سے فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر افریقہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہاں کی زمین تو ماشاء اللہ بہت اچھی اور نرم ہے۔

کام کا اچھا میدان ہے

☆......۴/ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ ۱۰، جنوری ۱۹۸۱ء اس شب میں ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کی طرف سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور عرض کیا کہ رمضان شریف کے بارے میں حضرت کو پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ مگر قوانین اور پابندیوں کی وجہ سے دعا بھی فرمائیں اور حکم بھی فرمائیں، دیکھا جیسے حضور ﷺ کسی باغیچہ میں مشغول ہیں فرمایا کیا ابھی طے نہیں کیا؟ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے طے تو کر ہی لیں پھر دیکھا جیسے کسی اور علاقہ میں کھڑے ہیں اور ہاتھ میں ایک کارتون ہے جس میں بہت سی ٹافیاں ہیں اور انہیں اس علاقہ میں بانٹیں جار ہے ہیں۔ اسی طرح مختلف علاقوں میں گھومتے اور بانٹتے جار ہے ہیں، اس دوران فرمایا بہت اچھے لوگ ہیں اور کام کا بہت اچھا میدان ہے۔ اگر اصول سے کام کیا جائے، اور مجھے ایسا لگا کہ وہ سارا علاقہ گویا افریقہ کا علاقہ ہے اس کے بعد حضور ﷺ تھوڑی دیر اوران علاقوں میں رہے اس کے بعد فرمایا کہ طے کر ہی لو اور یہ آیت تلاوت فرمائی "**فاذا عزمت فتوکل علی اللّٰہ**" اللہ برکت فرمائے۔

سفر افریقہ کا کوٹہ

☆......۳/ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ ۷ فروری ۱۹۸۱ء اس شب میں ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کیلئے دعا کی گزارش کی خاص طور سے افریقہ کیلئے، دعا کے لئے، چونکہ صوفی اقبال صاحب نے بھی کہا تھا اس لئے ان کے لئے بھی دعا کی درخواست کی، دیکھا جیسے حضور سرور عالم ﷺ کے دائیں جانب کسی چیز کو ڈھیر لگی ہوئی ہے اس میں سے حضور اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے صوفی جی کو دینا شروع کیا کہ صوفی صاحب کے ہاتھ میں ایک تھیلا ہے۔ حضور ﷺ نے کئی دوہتھے اس میں ڈالے اس کے بعد حکیم عبدالقدوس صاحب کے لئے بھی دعا کیلئے عرض کیا وہ بھی جیسے پیچھے کھڑے تھے ان کے تھیلے میں بھی حضور ﷺ نے کئی دوہتھے ڈالے اس کے بعد دیکھا کہ وہ چیز جو ان کے تھیلوں میں ڈالی بہت پھیلی ہوئی اور نیچے تک بھری ہوئی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس سفر کے

لئے تو ہم نے یہ مستقل کوٹہ کر دیا ہے۔ اس کے بعد دیکھا کہ سامنے دور کئی باغ اور باغیچے قائم ہیں۔ حضور ﷺ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ اس سفر میں انشاء اللہ کئی باغ اور کئی باغیچے لگیں گے۔ پھر تھوڑی دیر میں دیکھا جیسے حضور ﷺ کے پاس کچھ آدمی بیٹھے ہیں اور حضور اکرم ﷺ ان سے کچھ مشورہ اور حساب کتاب کی باتیں کر رہے ہیں۔ موصوف نے دعا کے وقت یہ بھی عرض کیا تھا کہ حضرت پر افریقہ کے سفر کا بہت بوجھ ہے کہ اس کا زور شور بہت ہو گیا۔ حضور سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے ہاں بھی زور شور ہے اور ہمارا تو سارا عملہ اسی کی فکر میں لگا ہوا ہے۔ پھر فرمایا کہ انہیں (حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) زیادہ بوجھ اپنے اوپر نہیں لینا چاہئے البتہ دعا ضرور کرتے رہیں''۔

(از مرتب: چنانچہ انما انا قاسم و اللہ یعطی کا ظہور اسی طرح ہوا کہ راقم الحروف کا انتظام سفر بہت سہولت سے ایسی جگہ سے ہو گیا جہاں گا گمان بھی نہ تھا)

یہ (حضرت شیخ) دین کے ستون اور حق کی علامت ہیں

☆......۲۸ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ ۲ مئی ۱۹۸۱ء شب شنبہ میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد حضرت کے لئے دعا کے لئے عرض کیا دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ تشریف فرما ہیں۔ سامنے ایک دیگ ہے اور اس میں سفید رنگ کا حلوا ہے۔ حضور سرکار دو عالم ﷺ نے ایک رکابی اس سے بھری اور جیسے کسی کو کہیں لے جانے کے لئے دی پھر موصوف کی طرف دیکھ کر مسکرا کر فرمایا یہ رکابی حسب معمول انہیں ہی بھجوا رہا ہوں اس کے بعد صوفی اقبال صاحب کے لئے دعا کا عرض کیا دیکھا جیسے حضور ﷺ کے ہاتھ میں خوبصورت فوجی بوٹ وہ اوپر سے پھاڑا گیا ہے اور اس میں ایک مادہ جیسے دو انڈوں کی زردی سفیدی ملا کر ڈال رہے ہیں اور اپنی انگلیوں کو اس پر مل رہے ہیں اور ساتھ ساتھ مسکرا کر فرما رہے ہیں کہ پختگی اور پائیداری تو ہے ہی عمدہ چیز مگر نرمی کے ساتھ ہونی چاہئے اور بوٹ کو مروڑ کر دکھایا کہ جوتا بھی پائیدار ہو مگر سخت ہو تو پاؤں پر اچھا نہیں لگتا کجا انسان اور صوفی بھی، پختگی اور مضبوطی تو ہونی ہی چاہئے اور جتنی بھی ہو اچھا ہے مگر نرمی کے ساتھ پھر صوفی صاحب کو وہ

بوٹ پہنائے تو وہ پیچھے سے خود بخود اونچے ہونے لگے اور ایڑی زمین پر رہی حضور ﷺ نے مسکرا کر فرمایا کہ اس سے انشاء اللہ ترقی ہوگی۔ عرض کیا صوفی صاحب نے افریقہ میں رمضان کی نیت تو کرلی ہے۔ بقیہ انتظام وغیرہ کی سہولت کے لئے دعا کرائی ہے دیکھا جیسے سامنے آیت ان تنصر اللہ ینصر کم نقش ہے اور حضور ﷺ نے گویا توجہ سے یہ فرمایا کہ اس کی فکر سے یہ بالاتر ہیں اس کا تو اللہ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے پھر موصوف نے ڈاکٹر اسماعیل صاحب کی طرف سے عرض کیا کہ وہ اور ان کے صاحبزادے دونوں ہی حضرت کے ساتھ افریقہ لندن جارہے ہیں اور پیچھے کوئی ذمہ دار نہیں دکان وغیرہ کے مسائل ہیں اس کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں پہلے تو وہی آیت ان تنصر اللہ ینصر کم سامنے آئی مع سابقہ تفہیم سامنے آئی پھر حضور ﷺ نے سنجیدگی و وقار سے فرمایا کہ یہ (حضرت) دین کے ستون ہیں اور حق کی علامت ہیں۔ ان کی ہر قسم کی خدمت دین کے خدمت ہے اور ان کا قرب ومعیت حق کی قرب ومعیت ہے۔

یہ اس وقت میرا لاڈلا بیٹا ہے

☆......شب جمعرات ۲۶ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ ۱۳ اپریل ۱۹۸۱ء شب ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد دعا کیلئے عرض کیا تو دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ ایک پیالے کا معائنہ فرمارہے ہیں اور بہت اہتمام سے اس میں جو انگور جیسا پھل ہے اس پر دست مبارک پھیر رہے ہیں پھر فرمایا کہ ہم نے رات ان کیلئے ثرید بھیجا تھا اور اس وقت یہ بھجوار ہے ہیں۔ پھر موصوف نے افریقہ کے سفر کیلئے دعا کا عرض کیا تو فرمایا کہ جتنی دعا و توجہ زور سے ہوں گی اتنی ہی برکت انشاء اللہ زیادہ ہوگی اور فرمایا کہ اس سفر سے پورے افریقہ کی نیت کریں۔ تھوڑی دیر بعد محسوس ہوا جیسے حضور ﷺ حضرت کی طرف بہت محبت سے دیکھ رہے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ یہ میرا اس وقت لاڈلا بیٹا ہے اور لاڈلا بیٹا جب سمجھدار بھی ہو اور باادب بھی ہو تو پھر کتنا پیارا ہوتا ہے بہت دیر تک محبت بھرے انداز سے دیکھتے رہے۔

وجوده بركة و مشيه أو ذهابه رحمة

☆......شب جمعہ ایک بزرگ نے صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت کے لئے دعا کا عرض کیا۔ خصوصاً افریقہ کے رمضان کے لئے، دیکھا جیسے اسٹینگر کی مسجد کے اوپر سے بہت بڑا تیزی سے بہت نورانی شعلہ آگ کی طرح نکلا اور یکا یک دور دور تک اس کے اثرات پھیل گئے ہیں اور اس کا اثر جیسے ہر چیز میں محسوس ہو رہا ہے۔ تھوڑی دیر بعد حضور ﷺ نے فرمایا (حضرت کے بارے میں) "وجوده بركة و مشيه أو ذهابه رحمة" پھر دیکھا جیسے حضور ﷺ تشریف فرما ہیں اور آس پاس اور اصحاب بھی ہیں حضور ﷺ نے ایک گلاس کسی شربت کا موصوف کو عنایت فرمایا اور ایک بہت خوبصورت جگ پاس پڑا ہے، حضور ﷺ کچھ پڑھ کر اس پر دم بھی فرمائے جاتے ہیں جیسی یہ جگ حضرت کو ارسال کرنا ہے۔

قطب الاقطاب

☆......ایک بزرگ نے اپنا طویل مکاشفہ بیان کیا جس میں حضرت شیخ پر خصوصی انعام الطاف دیکھے تو دل میں خیال گزرا کہ حضرت شیخ قطب زمان ہیں اس خیال کے آنے پر حضور ﷺ نے فرمایا قطب کیا چیز ہے وہ قطب الاقطاب ہیں۔ فقط (اسی کو اصطلاح صوفیہ میں غوث اور قطب مدار بھی کہا جاتا ہے)

ایک بزرگ کو بیداری میں زیارت نبی ﷺ

☆......ایک بزرگ نے مکاشفہ (نیم بیداری) میں دیکھا کہ سید الانبیاء ﷺ فرما رہے ہیں کہ "مجھے ان (حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ) کی یہ ادا بہت پسند ہے کہ کوئی وقت ضائع نہیں کرتے"۔ (محبتیں، حصہ اول، صفحہ ۱۵)

عبدالقادر کو زیارت نبی ﷺ

☆......رمضان ۱۳۹۳ھ مطابق اکتوبر ۱۹۷۳ء میں بیماری نے ایسا زور باندھا کہ حج کو جانے کی ہمت نہ ہوئی۔ ادھر مدنی احباب کا اصرار تھا کہ میں حج کو جاؤں۔ اس دوران شب ۱۲ ذیقعدہ میں زکریا نے خواب دیکھا کہ ایک شخص کہہ رہا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے قاضی عبدالقادر صاحب کو پیام بھیجا ہے کہ زکریا کو حج پر لے جانے پر اصرار نہ کریں۔ خود قاضی صاحب نے بھی بین النوم والیقظہ دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ احرام تقسیم فرمارہے ہیں اور تو (زکریا) پاس کھڑا ہے مگر تجھے احرام نہیں دیا اور میں (قاضی صاحب) دل میں سوچ رہا ہوں کہ اس کو احرام کیوں نہیں دیا؟ زکریا نے قاضی صاحب سے کہا اب تو آپ نے بھی خود ملاحظہ فرمالیا کہ اس نا کارہ کو حج کے لئے نہیں جانا، مگر احباب کا اصرار ہوتا ہی رہا مگر یہ نا کارہ نہ گیا۔ (قطب عالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی آپ بیتی نمبر ۷ کا صفحہ ۳۴، مکتبہ مدنیہ، اردو بازار لاہور)

ایک بزرگ کو زیارت نبی ﷺ

☆......شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ کا سفر حجاز کا سلسلہ ۱۳۸۳ھ سے شروع ہوا، یہ خیال بھی ہوا کہ جب علمی کام نہیں ہے تو دارالکفر میں خالی پڑے رہنے کے بجائے دیار حبیب اللہ میں ہی وقت گزارا جائے۔ میرے امراض اور عوارض کا تقاضا بھی یہی تھا کہ سفر نہ کروں مگر جب بھی یہاں آیا ساتھ ہی ہندوستان کے اکابر و احباب کا واپسی کا تقاضا مسلط ہوا۔ اس سال میرا جانے کو دل نہ چاہتا تھا۔ ایک بزرگ نے جنہوں نے اپنا نام ظاہر کرنے کو منع کر دیا تھا، استخارہ کیا۔ ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۵ھ کو خواب میں انہیں حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی اور میرے ہند کے سفر کے بارے میں استفسار کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا وہ یہاں بیکار ہے؟ عرض کیا: بیکار تو نہیں کام میں لگا رہتا ہے۔ تو ارشاد فرمایا کہ جب ہمارے مدینہ منورہ میں بھی کام میں لگے ہوئے ہیں تو پھر باہر جانے کی کیا ضرورت ہے؟ عرض کیا: کیا آپ کا منشأ یہ ہے کہ حضرت شیخ مدینہ منورہ

میں رہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ ہمارا منشا یہی ہے۔ عرض کیا: بالکل پکی بات ہے جا کر کہہ دوں؟ تو ارشاد فرمایا کہ ہاں ہمارا انشا تو یہی ہے۔ تو اس پر زکریا نے نہ جانا بالکل طے کرلیا، مگر تعجب ہے امسال مکی مدنی احباب اور باقی احباب کا بھی بہت شدید اصرار رمضان ہند میں گزارنے پر ہوا۔ میں نے فیصلہ مولانا انعام الحسن صاحب پر رکھا۔ انہوں نے ہر دفعہ یہی کہا کہ وہاں کی مختلف ضرورتوں کا تقاضا تو جانے کا ہے مگر اس کی بیماری کی حالت دیکھ کر میری ہمت جانے کیلئے کہنے کی نہیں پڑتی۔ اس دوران عزیز عبدالحفیظ نے یکے بعد دیگرے استخاروں پر دو خواب مسلسل دیکھے۔ دوسرے خواب میں جانے کی تاکید حضور اقدس ﷺ نے تحریراً فرمائی۔ خواب دونوں طویل ہیں اس لئے ارادہ کر ہی لیا۔ ہندوستان سے بھی بعض دوستوں کے خواب اسی تائید میں پہنچے۔ مجھ ناکارہ کا قریب پچاس سال سے یہی معمول ہے کہ اہم کام میں استخارہ کا اہتمام کرتا ہے (آپ بیتی نمبر ۷ کے صفحہ ۱۰۵ تا ۱۰۷ سے ماخوذ)

رمضان ۱۳۹۵ھ میں مولانا انعام الحسن صاحب کی مسجد میں ۲۸ ملکوں کے دو سو سے زیادہ حضرات معتکف رہے۔ حضور اقدس ﷺ کا تشریف لانا اور معتکفین سے مصافحہ کرنا وغیرہ منامات کی تفصیل روزنامچہ میں ہے۔ (صفحہ ۱۱۷ تا ۱۱۸)

ایک صالح شخص کو زیارت نبی ﷺ

☆......زکریا کا معمول ہمیشہ سے یہ ہے کہ ہندوستان سے واپسی پر پہلے ہی سے آئندہ رمضان کے لئے استخارہ شروع کر دیتا ہے۔ ۱۳۹۷ھ میں اولاً ممانعت آئی مگر ۲۴ جمادی الثانی کو ایک صالح شخص کے مکاشفہ میں جو کئی دن سے ہو رہا تھا، یہ الفاظ حضور اقدس ﷺ کے پہنچے: (ترجمہ) ''سفر سعید ہے، موافق ہے، مبارک ہے، مقبول ہے، انشاء اللہ''۔ تقریباً چھ مرتبہ یہ الفاظ فرمائے جن میں ایک دو مرتبہ ''مقبولتہ'' فرمایا اور بقیہ اس کے بغیر۔ اس پر سفر ہند کا ارادہ کرلیا اور ۲۴ جمادی الثانی کو مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ روانگی ہوئی۔

(آپ بیتی نمبر ۷ کا صفحہ ۲۱۶)

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی دامت برکاتھم کو زیارت نبی ﷺ

☆...... ۶/نومبر ۱۹۷۷ء کی ایک شب کا مکاشفہ عزیزم عبدالحفیظ نے سنایا کہ تو (مولا زکریا) مجلس میں حاضر ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ذرا اونچی جگہ تشریف فرما ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے متعدد کتب ایسی خوشنما جلدوں کی رکھی ہیں کہ نگاہ نہ جمے۔ ان میں سب سے اوپر فضائل حج، پھر فضائل درود، پھر حکایات صحابہ رضی اللہ عنہ اور ان کے نیچے دوسری کتب۔ تھوڑی ہی دیر میں مولانا یوسف بنوری نہایت خوش پوشاک ہنستے ہوئے تشریف لائے، سر پر پشاوری عمامہ گول سا بندھا ہے، ان کے آنے پر تو (مولانا زکریا) اٹھا اور معانقہ کیا، مولانا نہایت خوش ہیں، تو نے پوچھا کہ کیا گذری؟ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اشارہ کر کے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے بہت اچھی گذری۔ تو (مولانا زکریا) نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتیں تو سب ہی پر ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کی گفتگو سن رہے ہیں اور تبسّم فرما رہے ہیں۔ (آپ بیتی نمبر ۷ صفحہ ۲۴۳ تا ۲۴۴)۔

☆......عزیزم عبدالحفیظ نے چندروز بعد دوسرا مکاشفہ بیان کیا کہ تو (مولانا زکریا) حضور اقدس ﷺ کی مجلس میں بیٹھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ کی طرف سے کچھ عطا ہو رہا ہے جسے تو کھا رہا ہے۔ اسی دوران ابوالحسن تجھے کوئی دوا پلانے کیلئے آیا اور تجھے وہ دوا دی، تو نے پی لی، آپ ﷺ نے اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: (ترجمہ) ''تیری اس عزت کرنے کی وجہ سے جیسے تو نے میری عزت کی اللہ تعالیٰ تیری عزت کرے''۔ ''ہذا'' میں تیری طرف اشارہ تھا۔ اللہ جل شانہ عزیزم عبدالحفیظ صاحب کو بہت بلند درجات عطا فرمائے کہ ان کی برکات سے بہت مبشرات سننے میں آتے ہیں۔ (آپ بیتی نمبر ۷ صفحہ ۲۴۴)

☆......۱۴/ جون ۱۹۷۸ء کی شب میں عبدالحفیظ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ صلوٰۃ وسلام کے بعد عرض کیا کہ حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم)! بہت فکر مند ہوں، میرا کس منہ سے سامنا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ)

''بے شک وہ ہمارا دوست ہے، بے شک وہ کامیاب لوگوں اور چمکتی پیشانیوں والے لوگوں کی جماعت میں سے ہے۔'' پھر تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک خوبصورت صندوقچہ ہے، اس پر تہہ کیا ہوا ایک خوبصورت عمامہ ہے جس پر سفید رنگ کی کڑھائی ہے، جو بہت چمکدار ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت پیار سے اس کی تہہ کھولتے ہیں اور ہاتھ پھیرتے جاتے ہیں، پھر اسی طرح تہہ فرما کر رکھ دیتے ہیں اور مسکرا کر فرماتے ہیں کہ یہ ان (مولانا زکریا) کے لیے تیار کر رکھا ہے

(آپ بیتی نمبر ۷ صفحہ ۲۴۳ تا ۲۴۴)

☆......۱۵/ جون ۱۹۷۸ء کی شب میں عبدالحفیظ نے دیکھا کہ جیسے حضور اقدس ﷺ چار زانو تشریف فرما ہیں اور جیسے مدرسہ شرعیہ (مدینہ منورہ) کی طرف کوئی نورانی دروازہ کھلا ہے جہاں حضرت شیخ (مولانا زکریا) چارپائی پر مضطرب نظر آرہے ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے میری جانب دیکھ کر فرمایا: (ترجمہ) ''وہ ہماری ملاقات اور ہماری زیارت کے لئے مضطرب ہے اور ہم بھی اس کے مشتاق ہیں، محبّ ہیں''۔ (آپ بیتی نمبر ۷ صفحہ ۲۴۴)

☆......حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے قطب الاقطاب، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق جناب عبدالحفیظ کا یہ مراقبہ بیان فرمایا کہ حضور ﷺ نے حضرت الشیخ کے بارے میں فرمایا: **''امام عصرہ و برکۃ دھرہ ابنی البار''** (ماہنامہ ''البلاغ'' کراچی خصوصی اشاعت بیادِ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ صفحہ ۱۰۹۰)

☆......۲۳/صفر ۱۴۰۱ھ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۰ء مغرب کے بعد صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد مولانا عبدالحفیظ نے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور صحت کے لئے درخواست کی بمقام مواجہہ شریف (مسجد نبوی ﷺ) تو حضرت اقدس واکرم وافضل محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''ان کے لئے تو ہم خود دعا کرتے ہیں، ان کو یاد دلانے کی ضرورت نہیں''۔ پھر جیسے دعا وغیرہ میں مشغول ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ حضور انور ﷺ کی دائیں جانب ایک گلدستہ ہے جس میں دس بارہ پھول قسم قسم کے ہیں۔ ایک پھول ان میں سے ذرا بڑا اور ابھرا ہوا

ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس بڑے پھول کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''یہ (حضرت شیخ) ہمارے گلدستہ کے سب سے بڑے اور سب سے زیادہ خوشبودار پھول ہیں''

(بہجۃ القلوب صفحہ ۲۶ تا ۲۷ از محمد اقبال)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مہاجر مدنی ابن حضرت علامہ محمد یحییٰ کاندھلوی قدس سرہ کی ولادت باسعادت شب ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ بعد تراویح بمقام کاندھلہ ہوئی۔ ۱۳۳۵ھ ہجری کو جامعہ مظاہر العلوم، سہانپور میں مدرس ہوئے اور ۱۳۴۵ھ میں شیخ الحدیث مولانا خلیل احمد سہانپوری ثم مہاجر مدنی قدس سرہ کی طرف سے چاروں سلسلوں میں بیعت وارشاد کی اجازت ملی۔ آپ کی تصانیف وتالیفات کی تعداد ایک سو کے قریب ہے، جن میں بیشتر کے ترجے غیر ملکی زبانوں میں ہو چکے ہیں اور ان کی تعداد لاکھوں سے متجاوز ہے۔ ان کتابوں کو کوئی بھی شائع کر سکتا ہے۔ دن رات کے ۲۴ گھنٹوں میں کوئی ایسا لمحہ نہیں گزرتا کہ جب دنیا میں کہیں نہ کہیں آپ کی تصانیف بالخصوص تبلیغی نصاب اور کتب فضائل نہ پڑھی جاتی ہوں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کے اشارے پر سعودی حکومت نے آپ کو مدینہ طیبہ میں اقامت کی خصوصی اجازت مرحمت فرمائی۔ ۲۴ مئی ۱۹۸۲ء بمطابق یکم شعبان ۱۴۰۲ھ کو وہیں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔

صاحب کشف بزرگ کو زیارت نبی ﷺ

☆......ایک صاحب کشف بزرگ نے سید الانبیاء ﷺ کو قطب العالم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا قدس سرہ کے متعلق ''امام عصرو برکتہ دھرہ'' کا خطاب دیتے سنا جس کا اثر محدث شہیر علامہ محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ پر اس طرح ہوا کہ انہوں نے نام نامی کے ساتھ برکۃ الدھر لکھنا شروع کر دیا تھا۔ (محبتیں حصہ اول یعنی محبوب العارفین قطب العالم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی نور اللہ مرقدہٗ سے اللہ کے محبوبوں کی محبتیں صفحہ ۴۹، مرتبہ محمد اقبال، ادارۂ اسلامیات، ۱۹۰ انارکلی لاہور)

ایک بزرگ کوزیات نبی ﷺ

☆......ایک بزرگ نے مکاشفہ میں دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ فرمارہے ہیں کہ مجھے ان (شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ) کی یہ ادا بہت پسند ہے کہ کوئی وقت ضائع نہیں کرتے، محبتیں حصہ اوّل صفحہ ۵۱

☆......یکم جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ بمطابق ۸ مئی ۱۹۷۸ء بروز پیر ایک بزرگ نے رسالہ ''داڑھی کا وجوب'' کی تعریف کی (یعنی عربی میں ترجمہ شروع کیا) آج عشاء کے بعد روضۂ اقدس پر حاضر ہوکر حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک میں کچھ کاغذات دیکھے۔ موصوف نے سمجھا کہ میری تعریف کے کاغذات ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے اس کی تصریف پر اظہار مسرت فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ ''شیخ الحدیث کے رسالہ ''شریعت و طریقت'' کی بھی تعریف کرو''۔ (الحمد للہ کہ عربی ترجمہ ہوکر چھپ گیا محبتیں، حصہ دوم از محمد اقبال، مدینہ منورہ، صفحہ ۱۲ تا ۱۳، ادارۂ اسلامیات، لاہور، اس کا اصل نام ''بهجة القلوب فی مبشرات النبی المحبوب ﷺ'' ہے، جس میں قطب العالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور ساتھیوں کے درجنوں مکاشفات، خواب اور بشارت ہیں)۔

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند کوزیارت نبی ﷺ

☆......حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا یہ خواب خود سنایا جبکہ ۷۶/۱۱/۱۷ کو وہ بھارت سے دورۂ پاکستان تشریف لائے تھے۔

فرمایا کہ میں مذبذب تھا اور سوچتا تھا کہ قادیانیوں کی لاہوری پارٹی کی تکفیر نہیں کرنی چاہئے البتہ ان کو فاسق سمجھنا چاہئے کیونکہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی نہیں صرف مجدد مانتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی خود مدعی نبوت تھا اور اس وجہ سے کافر تھا پس وہ مجدد کیونکر ہوسکتا ہے۔

اسی زمانہ میں میں نے خواب دیکھا کہ ایک لمبی چوڑی گلی ہے جس کے آخر میں اندھرا ہے، وہیں گلی کے دونوں جانب دو دروازے ہیں جہاں چاندنی چٹکی ہوئی ہے، گلی کی انتہا پر ایک تخت بچھا ہوا ہے اور اندھیرے میں اس تخت پر حکیم نورالدین (خلیفہ اول مرزا غلام احمد قادیانی) بیٹھا ہوا ہے اور ایک نوجوان برابر کھڑا قادیانیوں کی تعریف کر رہا ہے کہ اسی وقت ایک دروازے میں سے حضرت رسول اللہ ﷺ ظاہر ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ کے رخ انور پر غصہ کے آثار ہویدا ہیں۔ آپ ﷺ نے پورے جلال اور نہایت سختی کے ساتھ فرمایا ''میری ساری امیدوں پر اس نے پانی پھیر دیا ہے، میری توقعات ختم کر دیں، اس کی قبر دیکھ لو''۔ (مراد مرزا غلام احمد قادیانی کی قبر ہے) آخری فقرہ آپ ﷺ نے اس قدر غصہ سے فرمایا کہ وہاں کی ہر چیز اڑ گئی، نہ تخت رہا نہ نورالدین نہ نوجوان۔

(قادیانیوں کو ہوش میں آنا چاہئے اور صدق دل سے مسلمان ہوکر اپنی عاقبت سنوارنے کی فکر کرنا چاہئے)

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کیلئے مبشّراتِ منامیہ میں زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ولادت باسعادت

ہندوستان کے صوبہ یو۔ پی کے ضلع پرتاب گڑھ کی ایک چھوٹی سی بستی اٹھیہہ کے ایک معزز گھرانے میں حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ سنِ ولادت ۱۹۲۸ء ہے۔ آپ کے والد ماجد کا نام محمد حسین تھا، جو ایک سرکاری ملازم تھے۔ حضرت والا اپنے والد صاحب کے اکلوتے فرزند تھے۔ آپ کی دو ہمشیرگان تھیں، اس لئے والد صاحب آپ سے بے انتہا محبت فرماتے تھے۔

مبشرات منامیہ

حضرت اقدس دامت برکاتہم العالیہ کے لئے مبشرات منامیہ بھی عظیم الشان ہیں اور چونکہ

مبشرات آیت لھم البشری کی تفسیر ہیں اس لئے یہاں چند مبشرات ملاحظہ فرمائیں

پہلی بشارت

چند سال قبل حضرت اقدس دامت برکاتہم العالیہ کے جنوبی افریقہ کے سفر کے دوران حضرت مولانا عبدالحمید صاحب خلیفہ اجل حضرت اقدس دامت برکاتہم مہتمم دارالعلوم آزادوں نے خواب دیکھا کہ وہ حضرت اقدس دامت برکاتہم العالیہ کے ہمراہ مواجہ شریف میں حاضر ہیں اور حضرت والا کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پڑھ رہے ہیں۔ اور خواب میں دیکھا کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم روضہ مبارک سے باہر تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرات شیخین (حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما) بھی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہوکر تبسم فرماتے ہوئے حضرات شیخین کو مخاطب کر کے فرمایا کہ دیکھو! میرے اختر کو دیکھو۔

دوسری بشارت

اس خواب سے تقریباً دس سال پہلے بنگلہ دیش کے قاری عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پیشانی اور چہرے کا بار بار اتنا بوسہ لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن مبارک ان کو اپنے چہرے پر محسوس ہونے لگا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ معلوم ہے میں تم سے کیوں محبت کرتا ہوں؟ عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تو کچھ خبر نہیں۔ ارشاد فرمایا کہ چونکہ تم میرے اختر سے محبت کرتے ہو اس لئے میں تم سے محبت کرتا ہوں۔

تیسری بشارت

اور اسی سال حضرت والا کے ایک خادم محمد فہیم صاحب کو جو نہایت صالح جوان ہیں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے فرمایا کہ چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ چاروں سلسلے حق ہیں لیکن ان چاروں سلسلوں میں سب سے زیادہ ہمارے قریب یہ ہیں اور یہ فرماتے ہوئے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت والا کی طرف اشارہ فرمایا جو نہایت ادب سے دوزانو گردن جھکائے ہوئے بیٹھے ہیں اور پھر فرمایا کہ جو میرے اختر سے محبت کرے گا میں اس سے محبت کروں گا۔

چوتھی بشارت

اور لیسٹر (انگلینڈ) کے مولانا سلیمان نانا صاحب جو اس سال یعنی ۱۴۲۰ھ کو خاص عید الفطر کے دن مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور مواجہہ شریف میں صلوٰۃ وسلام پڑھتے وقت بیداری میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی کہ مولانا اختر سے ہمارا سلام کہہ دینا اور صلوٰۃ وسلام پڑھ کر جب واپس ہونے لگے تو اجہہ شریف سے پھر آواز آئی کہ دیکھو مولانا اختر کو ہمارا سلام ضرور پہنچا دینا، سبحان اللہ۔

بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست

ترجمہ:۔ اس بشارت پر اگر جان فدا کر دوں تو بجائے اور پھر بھی حق تعالیٰ کا شکر ادا نہیں ہوسکتا۔

پانچویں بشارت

اور حال ہی میں پشاور کے ایک صالح جوان جن کا تبلیغی جماعت سے تعلق ہے کراچی حضرت والا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے کہ روضہ مبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دستِ مبارک سے حضرت والا کے سر پر عمامہ باندھ رہے ہیں۔

یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

یارب صلّ وسلم دائما ابداً
علی حبیبک خیر الخلق کلهم

رضاء بالقضاء کی تصویر

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک مقام اخلاص سے بھی بلند ہے وہ رضاء بالقضاء یعنی اللہ تعالیٰ کے قضاء وقدر کے فیصلوں پر دل وجان

سے راضی رہنا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اس کی عملی تعلیم اس وقت دی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے اے ابراہیم آپ کی جدائی پر غمگین ہیں لیکن ہم اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر دل سے راضی ہیں۔ اس واقعے سے معلوم ہوا کہ طبعی غم رضاء بالقضاء کے منافی نہیں ہے بشرطیکہ دل اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر مطمئن ہو۔

اولیاء صدیقین کو اس مقام کا حاصل ہونا ضروری ہے لیکن اللہ تعالیٰ ان کے مقام قریب میں اضافہ اور مخلوق کو ان کے رضاء بالقضاء کے مقام پر نظارہ اور سبق دینے کیلئے آزمائشوں میں مبتلاء فرمادیتے ہیں۔

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم پر ۳۱/ جولائی ۲۰۰۰ء بروز بدھ فالج کا حملہ ہوا جس سے دایاں حصہ اور زبان بری طرح متاثر ہوئی لیکن اول یوم سے حضرت کے چہرہ پر جو اطمینان کی کیفیت تھی وہ کسی تندرست اور توانا کو بھی حاصل نہیں۔

اس بیماری کے بعد حضرت والا دامت برکاتہم کے بارے میں بہت سے مبشرات منامیہ آئیں جو آپ کے رفع درجات اور مقام خاص پر فائز ہونے کا ارشارہ دیتی ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

پہلی بشارت

احقر محمد عبداللہ انصاری عرض رسا ہے کہ آج سے ایک سال قبل جبکہ احقر جنوبی افریقہ آزادویل میں حضرت والا عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کے بیانات کی کیسٹیں سنتے سنتے سو گیا تو بحمد اللہ خواب ہی میں احقر کو محبوب کائنات سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک وسیع میدان میں تشریف فرمائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ریتلی مٹی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم بھی حاضر ہیں، پھر احقر نے دیکھا کہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہایت حزن وملال کے ساتھ حضرت والا دامت برکاتہم سے ارشاد فرمارہے ہیں:

''اختر! تجھے لوگوں نے پہچانا نہیں، اختر! لوگوں نے تیری قدر نہیں کی۔''

احقر نے خواب ہی میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ یہ جملہ ارشاد فرمایا اور پھر توقف کے بعد چوتھی اور پانچویں دفعہ یہی ایک جملہ نہایت دردو رقت سے ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد احقر کی آنکھ کھلی تو احقر زار وقطار رودیا۔ اس وقت جنوبی افریقہ میں رات کا ایک بج رہا تھا اور پاکستان میں صبح کے ۴، ۵ بج رہے تھے لیکن احقر نے پھر یہ خواب حضرت اقدس شاہ فیروز بن عبداللہ صاحب دامت برکاتہم کو فون پر سنایا۔

یہ ایک بدیہی بات ہے کہ جس میں حضرت والا کی قدر وعظمت کماحقہ نہ تھی اور جس کی اندھی آنکھیں حضرت والا کے عالی مرتبے کے ادراک سے کورتھیں ایسی ہی محروم آنکھوں کے اس خواب کے ذریعے تنبیہ کی گئی۔ اللہ تعالیٰ حضرت والا کی قدر کماحقہ کرنے کی ہم سب کو توفیق کاملہ عطا فرمائے۔

بعد مدت کے ہوئی اہل محبت کی شناخت
خاک سمجھا تھا جسے لعل بدخشاں نکلا

(دیوان اختر)

دوسری بشارت

احقر سید محمد عارف نے ۱۴/ مارچ ۲۰۰۶ء بمطابق ۱۳/ صفر ۱۴۲۷ھ بروز بدھ کی صبح ایک خواب دیکھا۔ بندہ نے دیکھا کہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احاطے کے اندر قبر اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہی حضرت والا دامت برکاتہم اپنی مخصوص نشست پر تشریف فرما ہیں۔ اولیاء کرام کا ایک بڑا مجمع فرش پر موجود ہے۔ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت والا دامت برکاتہم سے براہ راست کلام فرمارہے ہیں، غالباً بشارتوں کا سلسلہ تھا۔

حاضرین مجلس وقفہ وقفہ سے ماشاء اللہ، سبحان اللہ کی صدائیں دھیمیں دھیمیں لگا رہے تھے۔ میر صاحب دامت برکاتہم کی طرف سے بھی ماشاء اللہ، سبحان اللہ کی آواز

آ رہی تھی۔ حضرت والا دامت برکاتہم نہایت ادب کے ساتھ اپنی نشست پر سر جھکا ئے سماعت فرمار ہے تھے۔ یہ سلسلہ کافی دیر چلتا رہا، احاطے کے باہر حضرت فیروز میمن صاحب دامت برکاتہم اور راقم الحروف (محمد عارف) بھی موجود تھے، بندہ نے اس منظر کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا۔

غیب سے آواز آئی جامعۃ الرشید اور دیگر مدارس کے حضرات یہاں بیان کیلئے آرہے ہیں، جس پر اتحاد الامت کا گمان، غالب ہوا اور خوشی ہوئی، ساتھ ہی ایک چیخ کی آواز آئی اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آنے والی آواز بند ہوگئی۔ دروازے کھل گئے۔ تمام حضرات باہر آنے لگے اور ایسا محسوس ہوا کہ حضرت امام مہدی کا ظہور ہونے والا ہے جس پر انتہائی خوشی ہوئی، آنکھ کھلنے پر آذان فجر کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

(ماخذ سفر نامہ رنگون (برما) ص۴۹ تا ۵۷)

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

علمائے اہلِ سنت والجماعت کو خواب میں رحمتِ دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہونے والوں کا ایمان افروز تذکرہ

عاشقانِ رسول ﷺ

کو خواب میں

زیارتِ نبی ﷺ

پسند فرمودہ

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب

خلیفہ مجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ

محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی Tel: 021-4594144 Cell: 0334-3432345
فراز 0302-2691277